(تخریج شدہ)

حصہ ہفتم 7

Compiled by the team of ALAHAZRAT.net

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا **امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی

نکاح کے مسائل کا مجموعہ

نکاح کا بیان اور مسائل،

محرمات کا بیان،

دودھ کے رشتے کا بیان،

مہر کی کم سے کم مقدار،

میاں بیوی کے حقوق،

شادی کی رسوم،

بہار شریعت

حصہ ہفتم (7)

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حصہ ہفتم (7) کی اصطلاحات

1	مَفقُودُالخبر	وہ شخص جس کا کوئی پتانہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت حصہ ۱۰ ص ۱۷ کا مطالعہ فرمائیں)
2	وصی	وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۹، ص ۵۵)
3	عاریت	دوسرے شخص کو کسی چیز کی مَنفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۵۱)
4	خُنثیٰ مشکل	جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (بہار شریعت حصہ ۷، ص ۴)
5	رُکن	وہ چیز ہے جس پر کسی شے کا وجود موقوف ہو اور وہ خود اس شے کا حصہ اور جز ہو جیسے نماز میں رکوع وغیرہ۔ (ماخوذ از التعریفات، باب الراء، ص ۸۲)
6	خیارِ رؤیت	مشتری کا بائع سے کوئی چیز بغیر دیکھے خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر بیع کے فسخ (ختم) کرنے کے اختیار کو خیار رؤیت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۴۹)
7	خیارِ شرط	بائع اور مشتری کا عقد میں یہ شرط کرنا کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۳۶)
8	خیارِ عیب	بائع کا مبیع کو عیب بیان کئے بغیر بیچنا یا مشتری کا ثمن میں عیب بیان کیے بغیر چیز خریدنا اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس چیز کے واپس کر دینے کے اختیار کو خیار عیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۶۰)
9	مُکاتب	آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور غلام اس کو قبول بھی کر لے تو ایسے غلام کو مکاتب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
10	مُدبَّر	وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۹)

11	خلع	عورت کا اپنے آپ کو مال کے بدلے میں نکاح سے آزاد کرانا خلع کہلاتا ہے۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۸۸ کا مطالعہ فرمائیں)
12	نکاح فاسد	ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کرنا۔ (ردالمحتار، ج ۵، ص ۴۳)
13	مُتارکہ	مرد کا اپنی بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا یا اس سے وطی ترک کردی یا اس طرح کے اور الفاظ کہنا متارکہ ہے۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۳۰ کا مطالعہ فرمائیں)
14	ذَوِی الفروض	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا میراث میں معیّن حصہ قرآن وحدیث اور اجماعِ امت کی رو سے بیان کردیا گیا ہے ان کو اصحاب فرائض کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۱۴)
15	ذوی الارحام	قریبی رشتہ دار، اس سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو نہ تو اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں سے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۴۷)
16	بِکر	کنواری، بِکر وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو اگرچہ زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہوگئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
17	ثیب	جو عورت کنواری نہ ہو اسے ثیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
18	تَبوِیہ	ایسی لونڈی جس کا نکاح مالک نے کسی شخص سے کر کے اسی کے حوالے کردیا ہو اور اس سے خدمت نہ لیتا ہو۔ (ردالمحتار، ج ۴، ص ۳۲۷)
19	عَصبہ	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا وراثت میں حصہ مقرر نہیں، البتہ اصحاب فرائض کو دینے کے بعد بچا ہوا مال لیتے ہیں اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو میت کا تمام مال انھی کا ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۴)
20	عصبہ بنفسہ	اس سے مراد وہ مرد ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے، مثلاً بیٹا وغیرہ۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۴)

21	رہن	شرع میں کسی حق کی وجہ سے کسی شے کو روک رکھنا جس کے ذریعے اس حق کو حاصل کرنا ممکن ہو۔ اسے رہن کہتے ہیں۔ کبھی اس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
22	دارُالحرب	وہ دار جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلّط ہو گیا جس نے شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت یک لخت اٹھا دیئے اور شعائرِ کفر جاری کر دیئے، اور کوئی شخص اَمان اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۱۶، ج ۱۷، ص ۳۶۷)
23	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۹۹)
24	دارُالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت باقی رکھے ہوں تو وہ دارالاسلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۷، ص ۳۶۷)
25	حیض	بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۹۳ کا مطالعہ فرمائیں)
26	ایلا	شوہر کا یہ قسم کھانا کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۶۷ کا مطالعہ فرمائیں)
27	نفاس	وہ خون ہے جو عورت کے رحم سے بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ (نور الایضاح، ص ۴۸)
28	مہرِ معجّل	وہ مہر جو خلوت سے پہلے دینا قرار پائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۷۵)
29	مہرِ مؤجل	وہ مہر جس کے لیے کوئی میعاد (مدت) مقرر ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۷۵)
30	اُمِّ ولد	وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۲)

میاں بیوی کا اس طرح تنہا ہونا کہ جماع سے کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی نہ ہو۔ مانع حسی سے مراد زوجین میں سے کوئی ایسی بیماری میں ہو کہ صحبت نہ کر سکتا ہو۔ مانع طبعی شوہر اور عورت کے درمیان کسی تیسرے کا ہونا۔ اور مانع شرعی کی مثال عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا نماز فرض میں ہونا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۶۸)	خلوتِ صحیحہ	31
میاں بیوی کا ایک مکان میں اس طرح جمع ہونا کہ جماع سے کوئی مانع موجود ہو اسے خلوت فاسدہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۷ ص ۶۸)	خلوتِ فاسدہ	32
اپنی زوجہ یا اس کے کسی جز و شائع یا ایسے جز و کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تَشْبِیْہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۹۹)	ظہار	33
جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۶۴)	رَجعت	34
نکاح زائل ہونے یا شبہُ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۲۸)	عدت	35
عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو وہ اس کے لیے مہر مثل ہے۔ مثلاً اس کی بہن، پھوپی وغیرہا کا مہر۔ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۷۱)	مہرِ مثل	36
عنین اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا عضو مخصوص تو ہو مگر اپنی بیوی سے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے۔ (تفصیل بہار شریعت حصہ ۸ ص ۱۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں)	عِنّین	37
کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۵۳)	کُفو	38
غیر منقول جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴۷)	شُفعہ	39

40	طلاق بائن	وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۴)
41	نکاحِ شغار	کسی شخص کا اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے اس شرط پر کرنا کہ وہ اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کرے گا اور ہر ایک کا مہر دوسرے کا نکاح ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۲۶)
42	ماذون	وہ غلام جس کے آقا نے اسے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دیدی ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۸)
43	ہبہ	کسی شخص کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنا دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۶۴)
44	مراہق	وہ لڑکا جو نابالغ ہو مگر بالغ ہونے کے قریب ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۴۷)
45	ولی	وہ ہے جس کا حکم دوسرے پر چلتا ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۴۲)
46	فضولی	اس شخص کو کہتے ہیں جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۰۷)
47	نکاح فضولی	وہ نکاح جو کوئی شخص کسی مرد یا عورت کا اس کی اجازت کے بغیر جبکہ وہ موجود نہ ہو کسی دوسری عورت یا مرد سے کردے تو یہ نکاح نکاحِ فضولی ہوگا۔ (ماخوذ از ردالمحتار، کتاب النکاح ص ۲۱۴)
48	ایجاب وقبول	نکاح کرنے والوں میں سے پہلے کا کلام ایجاب اور دوسرے کا قبول کہلاتا ہے۔ (ردالمحتار کتاب النکاح ج ۴ ص ۷۸)

اعلام

1	گُلگُلے	ایک قسم کا میٹھا پکوان۔
2	انگرکھا	ایک لمبا مردانہ لباس
3	چقمق	چقماق (ہلکے مٹیالے رنگ کا سخت پتھر جسے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے)۔

حل لغات باعتبار حروف تہجی

ا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِذن	اجازت	اِندامِ نہانی	عورت کی شرمگاہ
اِغلام	انسان کی دبر میں وطی کرنا	اِضافت	نسبت
اعانت	مدد کرنا	اصول	اصل یعنی آباواجداد
اذن	اجازت	اِستہزا	مذاق کرنا
امر	بات، حکم، معاملہ	اصیل	جواپنا معاملہ خود طے کرے وہ اصیل ہے
احوط	زیادہ محتاط	اُنثیین	خصیے
اعادہ کیا	دوبارہ کیا	افاقہ	مرض میں کمی
امور	معاملات	اختیارِ فسخ	نکاح ختم کرنے کا اختیار
اولیاء	ولی کی جمع سرپرست	اسباب	سازوسامان
انزال	منی کا نکلنا	اثر بد	بُرا اثر

آ

آزادکنندہ	آزاد کرنے والا	آمادہ بفساد	لڑائی جھگڑے پر تیار ہونا

بیش	زیادہ	بدخلقی	برے اخلاق
بلاضرورت	بغیر کسی ضرورت کے	بیع وشراء	خرید وفروخت
بیع	خرید وفروخت	باعث ننگ وعار	بے عزتی ورسوائی کا سبب
بے ولی	ولی کے بغیر، سرپرست کے بغیر	بیک عقد	ایک ہی ایجاب وقبول کے ساتھ
بلوغ	بالغ ہونا	بکارت	کنوارہ پن
بدرجہا	کئی درجے	بربنائے احتیاط	احتیاطی طور پر
بعد عتق	آزاد ہونے کے بعد	بدخلق	بُرے اخلاق والا
بقصدِ زیادتی	اضافے کا ارادہ	بے جا صرف	فضول خرچی
بوقتِ عقد	نکاح کے وقت	بشہوت	شہوت کے ساتھ
بنظرِ احتیاط	احتیاط کا لحاظ کرتے ہوئے	بلائے جان	جان کی مصیبت
بت پرست	بتوں کی عبادت کرنے والی، والا	بنیوں	ہندو تاجر
بدون	بغیر	بھلی	اچھی، پسند
بلفظِ شہادت	گواہی کے لفظ کے ساتھ یعنی اس طرح کہے میں گواہی دیتا ہوں		
بُٹنا لگانا	شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں ایک خوشبودار مسالا دولہا، دلہن کے جسم کو صاف اور ملائم بنانے کے لیے مَلا جاتا ہے۔		

پیشتر	پہلے	پھر گیا	مُکر گیا، اپنے پہلے قول سے انکار کیا

پوشاک	لباس	پشتوں	نسلوں

ت

تموّل	مالداری۔ دولت مندی	تمتع	لطف اٹھانا، فائدہ اٹھانا
تفریق	جدائی	ترکہ	وہ مال جو انسان مرنے کے بعد چھوڑے
تملیک	مالک بنانا	تعمیم	عمومیت
تسلط	غلبہ	تلف	ضائع
تلخ	بدمزہ	تحمّل	برداشت
تشدد آمیز	سخت		

ج

جمگھٹے	ہجوم، کثیر مجمع، ٹولیاں	جُثہ	جسامت ، جسم
جمال	خوبصورتی	جہل	نہ جاننا، معلوم نہ ہونا

ح

حِرفہ	پیشہ	حُریت	آزادی
حسب	خاندانی شان و شوکت	حائل	آڑ، رکاوٹ
حرمتِ نکاح	نکاح کا حرام ہونا	حربی	دارالحرب میں رہنے والا
حلق	گلا	حلف	قسم
حقنہ	پاخانے کے راستے سے کوئی چیز (دوائی) اندر ڈالنا		

خ

خرافات	فضولیات	خیالاتِ فاسدہ	بُرے خیالات
خوش خلق	اچھے اخلاق والے	خیار	اختیار
خَصی	وہ شخص جس کے خُصیے نہ ہوں یا نکال دیئے گئے ہوں		

د

دانستہ	جان بوجھ کر	دُھن	مال وغیرہ

ر

ربیبہ	پرورش میں لی ہوئی لڑکی ،سوتیلی لڑکی	رَواداری	یکساں برتاؤ رکھنا،ایک دوسرے کا لحاظ کرنا
رذیل	گھٹیا،کمینہ	رَت جگا	رات بھر جاگنا،ایک رسم جس میں ساری رات جاگتے ہیں

ز

زَن وشو	میاں بیوی	زیادتی	اضافہ
زوج	خاوند	زینہ	سیڑھی

س

سائیس	گھوڑے کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے والا	سَوت	سوکن،ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں سوت کہلاتی ہیں۔
سنجھلی	تیسری	سِن رَسیدہ	بوڑھی،زیادہ عمر والی
سلیقہ	ہنر،کام	سُبکدوش	بَری الذمہ

سببِ حرمت	حرام ہونے کا سبب	ساکت	خاموش
سِن	عمر		

ص

صالحِ ولایت	ولی بننے کے قابل ہونا	صراحۃ	صاف، واضح طور پر

ع

عاقد	نکاح کرنے والا	علانیہ	کھلم کھلا ہونا
عود	لوٹنا	عقود	معاملات
عجمی النسل	عرب کے علاوہ کسی خاندان سے تعلق رکھنے والا		

غ

غُدود	گِلٹی	غلامِ ماذون	وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو

ف

فرقت	جدائی	فرج داخل	عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ
فسخ	ختم کرنا	فروع	فرع یعنی اولاد، بیٹے، پوتے، پوتیاں، نواسیاں وغیرہ

ق

قضائے شہوت	شہوت کو پورا کرنا	قبل القبض	قبضہ سے پہلے
قابل شھادت	گواہی دینے کے اہل	قرابت	قریبی رشتہ

قرعہ	قرعہ اندازی کرنا	قرشی	قریشی، عرب کے قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والا

ک

کفاءت	کفو ہونا	کنبہ	خاندان
کفالت	ضمانت	کنیز مشترَک	ایسی لونڈی جس کے مالک دو یا زیادہ ہو
کابین نامہ	وہ کاغذ جس پر مَہر کی مقدار اور اقرار نامہ لکھا جاتا ہے۔		

گ

گندہ دہنی	منہ سے بد بو آنے کی بیماری	گواہان عادل	عادل گواہ
گرجا	عیسائیوں کا عبادت خانہ	گاہے گاہے	کبھی کبھی

م

مخرّب اخلاق	اَخلاق کو بگاڑنے والی	منجھلی	درمیانی
مُغرّق جوتے	وہ جوتے جن پر سونا چاندی لگا ہوتا ہے	مُحرِم	احرام والا یعنی جو حالت احرام میں ہو
مولیٰ	مالک	مِنجملہ	مختصراً
متحقق	ثابت	مؤکد	پختہ، لازم
مِلک	مالک ہونا	معیوب	باعثِ عیب
موکل	وہ مرد جو اپنے نکاح کیلئے کسی دوسرے کو وکیل بنائے	موکلہ	وہ عورت جو اپنے نکاح کیلئے کسی دوسرے فرد کو وکیل بنائے

متعین	ثابت	مدخولہ	ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو
منکر	انکار کرنے والا	متبنیٰ	منہ بولا بیٹا
مراہق	وہ لڑکا جو بالغ ہونے کے قریب ہو	مائیوں بٹھانا	شادی سے کچھ روز قبل دولھا اور دلھن کو زرد کپڑے پہنا کر بٹھانا
مقطوع	کٹا ہوا	متقیہ	پرہیزگار عورت
مجوسیہ	آگ کی پوجا کرنے والی	مجلس عقد	نکاح کی تقریب
مشتہاۃ	وہ لڑکی جو قابل شہوت ہو	مال متقوم	وہ مال جس سے نفع اُٹھانا ممکن ہو
مٹکا	مٹی کا بڑا گھڑا	مدیونہ	وہ عورت جو مقروض ہو
مترتب	لاگو	مجہول	جو معلوم نہ ہو
ماذونہ	وہ لونڈی جسے آقا نے تجارت کی اجازت دی ہو	محارم	وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے
میعاد	مدت	مدعی	دعوی کرنے والا
محسوب	شمار	مدار	انحصار
موئے زیر ناف	ناف کے نیچے کے بال	منہمک	مصروف

و

وارد	مذکور	ولی	سرپرست
وساطت	وسیلہ، نسبت	وجاہت	مرتبہ، عزت واحترام
وضع حمل	بچہ جننا		

ہ

ہنوز	ابھی تک	ہبہ	تحفہ
ہجر	جدائی، فراق		

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾ (1)

نکاح کرو جو تمھیں خوش آئیں عورتوں سے دو دو اور تین تین اور چار چار۔ اور اگر یہ خوف ہو کہ انصاف نہ کرسکو گے تو ایک سے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ﴾ (2)

اپنے یہاں کی بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا۔ اگر وہ محتاج ہوں تو اللہ (عزوجل) اپنے فضل کے سبب اُنھیں غنی کردے گا۔ اور اللہ (عزوجل) وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ پارسائی کریں وہ کہ نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ (عزوجل) اپنے فضل سے انھیں مقدور والا کردے۔

حدیث ۱: بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطع شہوت (3) ہے۔'' (4)

حدیث ۲: ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو خدا سے پاک و

---

(1) ...... پ ٤، النساء: ٣.

(2) ...... پ ١٨، النور: ٣٢-٣٣.

(3) ...... یعنی شہوت کو توڑنے والا۔

(4) ...... ''صحيح البخاري''، كتاب النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم، الحديث: ٥٠٦٦، ج٣، ص ٤٢٢.

صاف ہوکر ملنا چاہے، وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔'' (1)

حدیث ۳: بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میرے طریقہ کو محبوب رکھے، وہ میری سُنت پر چلے اور میری سُنت سے نکاح ہے۔'' (2)

حدیث ۴: مسلم و نسائی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت۔'' (3)

حدیث ۵: ابن ماجہ میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے، تقوے کے بعد مؤمن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اُسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اگر اسے دیکھے تو خوش کردے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کردے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (خیانت و ضائع نہ کرے)۔ (4)

حدیث ۶: طبرانی کبیر و اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے چار چیزیں ملیں اُسے دُنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ ① دل شکر گزار، ② زبان یادِ خدا کرنے والی اور ③ بدن بلا پر صابر اور ④ ایسی بی بی کہ اپنے نفس اور مالِ شوہر میں گناہ کی جویاں (5) نہ ہو۔'' (6)

حدیث ۷: امام احمد و بزار و حاکم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بد بختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پروسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری اور بد بختی کی چیزیں بد عورت، بُرا مکان، بُری سواری۔'' (7)

حدیث ۸: طبرانی و حاکم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: جسے اللہ (عزوجل) نے

---

1. ''سنن ابن ماجه''، أبواب النكاح، باب تزويج الحرائر والولود، الحديث: ١٨٦٢، ج ٢، ص ٤١٧.
2. ''كنزالعمال''، كتاب النكاح، رقم: ٤٤٤٠٦، ج ١٦، ص ١١٦.
3. ''صحيح مسلم''، كتاب الرضاع، باب خير متاع الدنيا... إلخ، الحديث: ١٤٦٧، ص ٧٧٤.
4. ''سنن ابن ماجه''، أبواب النكاح، باب افضل النساء، الحديث: ١٨٥٧، ص ٤١٤.
5. تلاش کرنے والی۔
6. ''المعجم الكبير''، الحديث: ١١٢٧٥، ج ١١، ص ١٠٩.
7. ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي اسحاق سعد بن أبي وقاص، الحديث: ١٤٤٥، ج ١، ص ٣٥٧.

نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف [1] دین پر اعانت [2] فرمائی تو نصف باقی میں اللہ (عزوجل) سے ڈرے (تقویٰ و پرہیزگاری کرے)۔ [3]

حدیث ۹: بخاری و مسلم وابوداود و نسائی وابن ماجہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے)۔ ① مال و ② حسب و ③ جمال و ④ دین اور تو دین والی کو ترجیح دے۔'' [4]

حدیث ۱۰: ترمذی وابن حبان و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ ① اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ② مکاتب [5] کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ③ پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔'' [6]

حدیث ۱۱: ابوداود و نسائی و حاکم معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی، مگر اُس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اُس سے نکاح کرلوں؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا، تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی، ارشاد فرمایا: ''ایسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی، بچہ جننے والی ہو کہ میں تمھارے ساتھ اور اُمتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں۔'' [7]

حدیث ۱۲: ابن ابی حاتم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، اُنھوں نے فرمایا کہ: اللہ (عزوجل) نے جو تمھیں نکاح کا حکم فرمایا، تم اُسکی اطاعت کرو اُس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ (عزوجل) اُنھیں اپنے فضل سے غنی کردے گا۔'' [8]

---

1. ...... نصف یعنی آدھا۔
2. ...... مدد کرنا۔
3. ...... "المعجم الأوسط"، باب الالف، الحدیث: ۹۷۲، ج ۱، ص ۲۷۹.
4. ...... "صحیح البخاري"، کتاب النکاح، باب الأکفاء في الدین، الحدیث: ۵۰۹۰، ص ۴۲۹.
5. ...... مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں، جس سے آقا نے کہہ دیا ہو کہ تو اتنی رقم مجھے دیدے تو تُو آزاد ہے۔
6. ...... "جامع الترمذی"، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی المجاهد... إلخ، الحدیث: ۱۶۶۱، ج ۳، ص ۲۴۷.
7. ...... "سنن أبي داود"، کتاب النکاح، باب النهي عن تزویج من لم یلد من النساء الحدیث: ۲۰۵۰، ج ۲، ص ۳۱۹.
8. ...... "کنز العمال"، کتاب النکاح، رقم: ۴۵۵۷۶، ج ۱۶، ص ۲۰۳.

حدیث ۱۳: ابویعلی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا۔'' [1]

حدیث ۱۴: ایک روایت میں ہے، کہ فرماتے ہیں: ''جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرلے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔'' [2]

مسائل فقهيه

نکاح اُس عقد کو کہتے ہیں جو اِس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہوجائے۔

مسئلہ ۱: خنثیٰ مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت، اُس سے نہ مرد کا نکاح ہوسکتا ہے نہ عورت کا۔ اگر کیا گیا تو باطل ہے، ہاں بعد نکاح اگر اُس کا عورت ہونا متعین ہوجائے اور نکاح مرد سے ہوا ہے تو صحیح ہے۔ یوہیں اگر عورت سے نکاح ہوا اور اُس کا مرد ہونا قرار پا گیا، خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ مشکل سے بھی نہیں ہوسکتا مگر اُسی صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق [3] ہوجائے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اگر واقعی ہے تو اُس سے بھی نکاح نہیں ہوسکتا کہ وہ انسان نہیں جیسے پانی کا انسان [6] کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقۃً وہ انسان نہیں۔

(نکاح کے احکام)

مسئلہ ۴: اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد) ہو اور مہر و نفقہ [7] پر قدرت بھی ہو تو نکاح سُنّتِ مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سُنّت و تعمیلِ حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود

---

1. ''كنزالعمال''، كتاب النكاح، رقم: ٤٤٤٤٧، ج١٦، ص١١٨.
2. ''المصنف'' لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، في التزويج من كان يامر به ويحث عليه، ج٣، ص٢٧٠.
3. یعنی ثابت۔
4. ''ردالمحتار''، كتاب النكاح، ج٤، ص٦٩.
5. ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب النكاح، ج٤، ص٧٠.
6. پانی کا انسان یہ ایک قسم کی دریائی مخلوق ہے جس کی شکل انسان کے مشابہ ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پانی کے انسان کی دم بھی ہوتی ہے بعض اوقات دکھائی بھی دیتا ہے۔ (حیاۃ الحیوان الکبری، ج۱، ص۲۹)۔۔۔ عِلْمِیہ
7. کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذت یا قضائے شہوت[1] منظور ہو تو ثواب نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشۂ زنا ہے اور مہر ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اُٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا[3] تو نکاح واجب ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷: اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸: نکاح اور اُس کے حقوق ادا کرنے میں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا، نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔[7] (ردالمحتار)

(نکاح کے مستحبات)

مسئلہ ۹: نکاح میں یہ امور مستحب ہیں:

علانیہ[۱] ہونا۔ نکاح[۲] سے پہلے خطبہ پڑھنا، کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث[8] میں وارد ہوا۔ مسجد[۳] میں ہونا۔ جمعہ[۴]

---

1. ...... یعنی شہوت کو پورا کرنا۔
2. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: كثيرا ما يتساهل في اطلاق المستحب على السنة، ج٤، ص٧٣
3. ...... **ہاتھ سے کام لینا پڑے گا:** یعنی مشت زنی کرنی پڑے گی۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ ج ۲۲، ص ۲۰۲ پر فرماتے ہیں: یہ فعل ناپاک حرام وناجائز ہے حدیث شریف میں ہے "ناكح اليد ملعون" جلق لگانے والے (مشت زنی کرنے والے) پر اللہ تعالی کی لعنت ہے (کشف الخفاء، حرف النون، ج ۲، ص ۲۹۱)..... علمیہ
4. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، ج٤، ص٧٢.
5. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص٧٢.
6. ...... المرجع السابق، ص٧٤.
7. ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، ج٤، ص٦٦.
8. ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۝﴾ (پ٤، النساء: ١)=

کے دن۔ گواہانِ [5] عادل کے سامنے۔ عورت عمر [6]، حسب [1]، مال، عزّت میں مرد سے کم ہو اور چال چلن اور اخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش [2] ہو۔ [3] (درمختار) حدیث میں ہے: ''جو کسی عورت سے بوجہ اُس کی عزت کے نکاح کرے، اللہ (عزوجل) اُس کی ذلّت میں زیادتی [4] کرے گا اور جو کسی عورت سے اُس کے مال کے سبب نکاح کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور اُس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اُس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ اِدھر اُدھر نگاہ نہ اُٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلۂ رحم کرے تو اللہ عزوجل اس مرد کے لیے اُس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لیے مرد میں۔'' [5] (رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کذا فی الفتح). [6]

مسئلہ ۱۰: جس [8] سے نکاح کرنا ہو اُسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوالے اور عادت و اطوار و سلیقہ [7] وغیرہ کی خوب جانچ کرلے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔ کوآرِی [9] عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی اُمید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ سن رسیدہ [8] اور بدخلق [9] اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر۔ [10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: عورت [10] کو چاہیے کہ مرد دیندار، خوش خلق [11]، مال دار، سخی سے نکاح کرے، فاسق بدکار سے نہیں۔ اور [11] یہ بھی نہ چاہیے کہ کوئی اپنی جوان لڑکی کا بوڑھے سے نکاح کردے۔ [12] (ردالمحتار)

یہ مستحباتِ نکاح بیان ہوئے، اگر اِس کے خلاف نکاح ہو گا جب بھی ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۲: ایجاب و قبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ

= ﴿ یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (پ ٤، آل عمران: ١٠٢).
﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴾ (پ ٢٢، الأحزاب: ٧٠-٧١). ۱۲ منہ

(1) ...... خاندانی شان۔
(2) ...... یعنی زیادہ۔
(3) ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص ٧٥.
(4) ...... یعنی اضافہ۔
(5) ...... "المعجم الاوسط"، الحدیث ٢٣٤٢، ج ٢، ص ١٨.
(6) ...... اس حدیث کو امام طبرانی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، فتح القدیر میں یوں ہی ہے۔ ... علمیہ
(7) ...... ہنر، کام کاج۔
(8) ...... یعنی زیادہ عمر والی۔
(9) ...... برے اخلاق والی۔
(10) ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیر اما یتساهل في اطلاق المستحب علی السنة، ج ٤، ص ٧٦، وغیرہ.
(11) ...... اچھے اخلاق والا۔
(12) ...... المرجع السابق، ص ٧٧.

نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اُس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اِس کا اُلٹا بھی ہوسکتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

ایجاب وقبول کی صورتیں

مسئلہ ۱۳: ایجاب وقبول میں ماضی کا لفظ[2] ہونا ضروری ہے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی موکلہ[3] کا تجھ سے نکاح کیا یا اِن کو تیرے نکاح میں دیا، وہ کہے میں نے اپنے لیے یا اپنے بیٹے یا مؤکل[4] کے لیے قبول کیا یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو[5] دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً یوں کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کردے یا تو میری عورت ہوجا، اُس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا ہوجائے گا یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو[6] دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً کہے تُو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے اُس نے کہا کیا تو ہوگیا یا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اُس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہوجائے گا، اِن دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا۔ اور اگر کہا تُو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کردیا اُس نے کہا کردیا یا کہا ہاں تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوگا اور ان لفظوں سے کہ نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح نہیں ہوسکتا۔[7] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۴: بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں ایک ہی لفظ سے نکاح ہوجائے، مثلاً چچا کی نابالغہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور ولی[8] یہی ہے تو دو گواہوں کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کیا یا لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہیں اور ایک ہی شخص دونوں کا ولی ہے یا مرد و عورت دونوں نے ایک شخص کو وکیل کیا۔ اُس ولی یا وکیل نے یہ کہا کہ میں نے فلاں کا فلاں کے ساتھ نکاح کردیا ہوگیا۔ اِن سب صورتوں میں قبول کی کچھ حاجت نہیں۔[9] (جوہرۂ نیرہ)

مسئلہ ۱۵: دونوں موجود ہیں ایک نے ایک پرچہ پر لکھا میں نے تجھ سے نکاح کیا، دوسرے نے بھی لکھ کردیا یا زبان سے کہا میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوا اور اگر ایک موجود ہے دوسرا غائب، اُس غائب نے لکھ بھیجا اس موجود نے گواہوں کے سامنے

---

1. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: كثير اما يتساهل في اطلاق المستحب على السنة ج٤، ص٧٨.
2. ......یعنی ایسا لفظ جس میں گذشتہ زمانے کا معنی پایا جائے۔
3. ......یعنی وہ عورت جو اپنے نکاح کیلئے کسی کو وکیل بنائے۔
4. ......یعنی وہ مرد جو اپنے نکاح کیلئے کسی دوسرے کو وکیل بنائے۔
5. ......یعنی ایسا لفظ جس میں حکم کا معنی پایا جائے۔
6. ......یعنی ایسا لفظ جس میں موجودہ زمانے کا معنی پایا جائے۔
7. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص٧٨.
   و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثاني فيما يتصور به النكاح ...... ج١، ص٢٧٠، وغيرهما.
8. ......یعنی سرپرست۔
9. ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجزء الثاني، ص١.

پڑھایا کہافلاں نے ایسا لکھامیں نے اپنا نکاح اُس سے کیا تو ہوگیا اور اگر اُس کا لکھا ہوا نہ سُنایا نہ بتایا فقط اتنا کہہ دیا کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کردیا تو نہ ہوا۔ ہاں اگر اُس میں امر کا لفظ تھا، مثلاً تو مجھ سے نکاح کر تو گواہوں کو خط سنانے یا مضمون بتانے کی حاجت نہیں اور اگر اس موجود نے اُس کے جواب میں زبان سے کچھ نہ کہا بلکہ وہ الفاظ لکھ دیے جب بھی نہ ہوا۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: عورت نے مرد سے ایجاب کے الفاظ کہے مرد نے اُس کے جواب میں قبول کے لفظ نہ کہے اور مہر کے روپے دیدیے تو نکاح نہ ہوا۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: یہ اقرار کہ یہ میری عورت ہے نکاح نہیں یعنی اگر پیشتر سے نکاح نہ ہوا تھا تو فقط یہ اقرارِ نکاح قرار نہ پائے گا، البتہ قاضی کے سامنے دونوں ایسا اقرار کریں تو وہ حکم دے دے گا کہ یہ میاں بی بی ہیں اور اگر گواہوں کے سامنے اقرار کیا، گواہوں نے کہا تم دونوں نے نکاح کیا، کہا ہاں تو ہوگیا۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: نکاح کی اضافت [4] کُل کی طرف ہو [5] یا ایسے عضو کی طرف جسے بول کر کُل مراد لیتے ہیں مثلاً سر و گردن تو اگر یہ کہا کہ نصف سے نکاح کیا نہ ہوا۔ [6] (درمختار وغیرہ)

(الفاظ نکاح)

مسئلہ ۱۹: الفاظِ نکاح دو قسم ہیں:

ایک صریح [7]، یہ صرف دو لفظ ہیں۔ نکاح و تزوّج، باقی کنایہ ہیں۔ الفاظ کنایہ [8] میں اُن لفظوں سے نکاح ہوسکتا ہے

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: التزوج بارسال كتاب، ج٤، ص٨٣.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: كثير اما يتساهل في اطلاق المستحب على السنة، ج٤، ص٨٢ .

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: التزوج بارسال كتاب، ج٤، ص٨٤.

4 ......یعنی نسبت۔

5 ......مثلاً یوں کہے، میں نے تجھ سے نکاح کیا۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص٨٤، وغيره.

7 ......صریح: یعنی ایسا کلام جس سے نکاح مراد ہونا ظاہر ہو۔

8 ......کنایہ: یعنی ایسا کلام جس کے استعمالی معنی میں ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال ہو۔

جن سے خود شے مِلک میں آجاتی ہے، مثلاً ہبہ، تملیک، صدقہ، عطیہ، بیع، شرا[1] اگران میں قرینہ کی ضرورت ہے کہ گواہ اُسے نکاح سمجھیں۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک نے دوسرے سے کہا میں نے اپنی یہ لونڈی تجھے ہبہ کی تو اگر یہ پتا چلتا ہے کہ نکاح ہے، مثلاً گواہوں کو بلا کر اُن کے سامنے کہنا اور مہر کا ذکر وغیرہ تو یہ نکاح ہو گیا اور اگر قرینہ نہ ہو، مگر وہ کہتا ہے میں نے نکاح مراد لیا تھا اور جسے ہبہ کی وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جب بھی نکاح ہے اور اگر وہ تصدیق نہ کرے تو ہبہ قرار دیا جائے گا اور آزاد عورت کی نسبت یہ الفاظ کہے تو نکاح ہی ہے۔ قرینہ کی حاجت نہیں مگر جب ایسا قرینہ پایا جائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح نہیں تو نہیں، مثلاً معاذ اللہ کسی عورت سے زنا کی درخواست کی، اُس نے کہا میں نے اپنے کو تجھے ہبہ کر دیا، اس نے کہا قبول کیا تو نکاح نہ ہوا یا لڑکی کے باپ نے کہا یہ لڑکی خدمت کے لیے میں نے تجھے ہبہ کر دی اس نے قبول کیا تو یہ نکاح نہیں، مگر جبکہ اس لفظ سے نکاح مراد لیا تو ہو جائے گا۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: عورت سے کہا تو میری ہوگئی، اُس نے کہا ہاں یا میں تیری ہوگئی یا عورت سے کہا بعوض اتنے کے تو میری عورت ہو جا، اُس نے قبول کیا یا عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنی شادی کی مرد نے قبول کیا یا مرد نے عورت سے کہا تُو نے اپنے کو میری عورت کیا، اُس نے کہا کیا تو ان سب صورتوں میں نکاح ہو جائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: جس عورت کو بائن طلاق[5] دی ہے، اُس نے گواہوں کے سامنے کہا میں نے اپنے کو تیری طرف واپس کیا، مرد نے قبول کیا نکاح ہو گیا۔[6] (عالمگیری) اجنبی عورت اگر یہ لفظ کہے تو نہ ہوگا۔

---

1 ...... مثلاً عورت نے یوں کہا کہ میں نے اپنی ذات تمہیں ہبہ کر دی یا میں نے تجھے اپنی ذات کا مالک بنا دیا، یا میں نے اپنی ذات تمہیں بطور صدقہ دے دی، یا یوں کہے کہ میں نے تمہیں اس قدر روپے کے عوض خرید لیا۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، مطلب: التزوج بارسال كتاب، ج٤، ص٨٩۔٩١.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثاني، فيما ينعقد به النكاح وما لا ينعقد، ج١، ص٢٧٠، ٢٧١.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: التزوج بارسال كتاب، ج٤، ص٩١.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثاني، فيما ينعقد به النكاح وما لا ينعقد، ج١، ص٢٧٠،٢٧١.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٢٧١.

5 ...... طلاق بائن: یعنی ایسی طلاق جس سے عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے۔ ہاں اپنی رضامندی سے نکاح کر سکتے ہیں عدت کے اندر خواہ بعد میں۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثاني، فيما ينعقد به النكاح وما لا ينعقد، ج١، ص٢٧١.

مسئلہ ۲۳: کسی نے دوسرے سے کہا، اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے، اُس نے کہا اسے اُٹھا لے جا یا تُو جہاں چاہے لے جا تو نکاح نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: ایک شخص نے منگنی کا پیغام کسی کے پاس بھیجا، ان پیغام لے جانے والوں نے وہاں جا کر کہا، تو نے اپنی لڑکی ہمیں دی، اُس نے کہا دی، نکاح نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: لڑکے کے باپ نے گواہوں سے کہا، میں نے اپنے لڑکے کا نکاح فلاں کی لڑکی کے ساتھ اتنے مہر پر کر دیا تم گواہ ہو جاؤ پھر لڑکی کے باپ سے کہا گیا، کیا ایسا نہیں ہے؟ اُس نے کہا ایسا ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہ کہا تو بہتر یہ ہے کہ نکاح کی تجدید کی جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ کے پاس پیغام دیا، اُس نے کہا میں نے تو اس کا فلاں سے کر دیا ہے اس نے کہا نہیں تو اُس نے کہا اگر میں نے اُس سے نکاح نہ کیا ہو تو تیرے بیٹے سے کر دیا، اس نے کہا میں نے قبول کیا بعد کو معلوم ہوا کہ اُس لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا اِس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے جب چاہوں اپنے کو طلاق دے لوں، مرد نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا اور عورت کو اختیار رہا جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: نکاح میں خیار رویت خیار عیب خیار شرط مطلقاً نہیں، خواہ مرد کو خیار[6] ہو یا عورت کے لیے یا دونوں کے لیے۔ تین دِن کا خیار ہو یا کم یا زائد کا مثلاً اندھے، لُنجے،[7] اپاہج نہ ہونے کی شرط لگائی یا یہ شرط کی کہ خوبصورت ہو اور اس کے خلاف نکلا یا مرد نے شرط لگائی کہ کوآری ہو اور ہے اِس کے خلاف تو نکاح ہو جائے گا اور شرط باطل۔ یوہیں عورت نے شرط لگائی کہ مرد شہری ہو نکلا دیہاتی تو اگر کفو ہے نکاح ہو جائے گا اور عورت کو کچھ اختیار نہیں یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ باپ کو اختیار ہے تو نکاح ہو گیا اور اُسے اختیار نہیں۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني، فیما ینعقد به النکاح وما لاینعقد، ج ۱، ص ۲۷۲.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني، فیما ینعقد به النکاح وما لاینعقد، ج ۱، ص ۲۷۲.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص ۲۷۳.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الثاني، فیما ینعقد به النکاح وما لاینعقد، ج ۱، ص ۲۷۳.

6 ...... اختیار۔

7 ...... ہاتھ پاؤں سے معذور۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق، ص ۲۷۳.

مسئلہ ۲۹: نکاح میں مہر کا ذکر ہو تو ایجاب پورا جب ہوگا کہ مہر بھی ذکر کر لے، مثلاً یہ کہتا تھا کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں دی بعوض ہزار روپے کے اور مہر کے ذکر سے پیشتر اُس نے کہا میں نے قبول کی، نکاح نہ ہوا کہ ابھی ایجاب پورا نہ ہوا تھا اور اگر مہر کا ذکر نہ ہوتا تو ہو جاتا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا، میں تیرے پاس اس لیے آیا کہ تُو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کردے۔ اس نے کہا میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا نکاح ہو گیا، قبول کی بھی حاجت نہیں بلکہ اُسے اب یہ اختیار نہیں کہ نہ قبول کرے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: کسی نے کہا تو نے لڑکی مجھے دی، اُس نے کہا دی، اگر نکاح کی مجلس ہے تو نکاح ہے اور منگنی کی ہے تو منگنی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: عورت کو اپنی دُلہن یا بی بی کہہ کر پکارا، اُس نے جواب دیا تو اس سے نکاح نہیں ہوتا۔[4] (ردالمحتار)

(نکاح کے شرائط)

نکاح کے لیے چند شرطیں ہیں:

① عاقل ہونا۔ مجنوں یا ناسمجھ بچہ نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا۔

② بلوغ۔ نابالغ اگر سمجھ وال ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔

③ گواہ ہونا۔ یعنی ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہوں۔ گواہ آزاد، عاقل، بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سُنے۔ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدبّر یا مکاتب ہو۔

مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہے تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے، لہٰذا مسلمان مرد و عورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہوسکتا اور اگر کتابیہ سے مسلمان مرد کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ ذمّی کافر بھی ہوسکتے ہیں، اگرچہ

---

❶...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج٤، ص٨٥.

❷...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیر اما یتساهل في اطلاق المستحب علی السنة، ج٤، ص٨٢.

❸...... المرجع السابق.

❹...... المرجع السابق.

عورت کے مذہب کے خلاف گواہوں کا مذہب ہو، مثلاً عورت نصرانیہ ہے اور گواہ یہودی یا بالعکس۔ یوہیں اگر کافر و کافرہ کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ کافر بھی ہو سکتے ہیں اگرچہ دوسرے مذہب کے ہوں۔

مسئلہ ۳۳: سمجھ وال بچے یا غلام کے سامنے نکاح ہوا اور مجلس نکاح میں وہ لوگ بھی تھے جو نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں پھر وہ بچہ بالغ ہو کر یا غلام آزاد ہونے کے بعد اُس نکاح کی گواہی دیں کہ ہمارے سامنے نکاح ہوا اور اُس وقت ہمارے سوا نکاح میں اور لوگ بھی موجود تھے، جن کی گواہی سے نکاح ہوا تو اُن کی گواہی مان لی جائے گی۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: مسلمان کا نکاح ذمیّہ سے ہوا اور گواہ ذمّی تھے، اب اگر مسلمان نے نکاح سے انکار کر دیا تو ان کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: صرف عورتوں یا خنثےٰ کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا، جب تک ان میں کے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو۔ [3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۶: سوتے ہوؤں کے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو نکاح نہ ہوا۔ یوہیں اگر دونوں گواہ بہرے ہوں کہ اُنھوں نے الفاظِ نکاح نہ سُنے تو نکاح نہ ہوا۔ [4] (خانیہ)

مسئلہ ۳۷: ایک گواہ سُنتا ہوا ہے اور ایک بہرا، بہرے نے نہیں سُنا اور اُس سُننے والے یا کسی اور نے چلّا کر اُس کے کان میں کہا نکاح نہ ہوا، جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین [5] سے نہ سُنیں۔ [6] (خانیہ)

مسئلہ ۳۸: ایک گواہ نے سُنا دوسرے نے نہیں پھر لفظ کا اعادہ کیا [7]، اب دوسرے نے سُنا پہلے نے نہیں تو نکاح نہ ہوا۔ [8] (خانیہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: الخصاف كبير في العلم يجوز الاقتداء به، ج ٤، ص ٩٩.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج ٤، ص ١٠١.

3 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في شرائط النكاح، ج ١، ص ١٥٦.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... عاقدین: یعنی معاملہ کے دونوں فریق مثلاً دولہا و وکیل یا دولہا اور دلہن۔

6 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في شرائط النكاح، ج ١، ص ١٥٦.

7 ...... یعنی اس لفظ کو دہرایا۔

8 ...... "الفتاوى الخانية"، المرجع السابق.

مسئلہ ۳۹: گونگے گواہ نہیں ہو سکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے، ہاں اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو ہو سکتا ہے۔[1] (ہندیہ)

مسئلہ ۴۰: عاقدین گونگے ہوں تو نکاح اشارے سے ہوگا، لہٰذا اِس نکاح کا گواہ گونگا ہو سکتا ہے اور بہرا بھی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: گواہ دوسرے ملک کے ہیں کہ یہاں کی زبان نہیں سمجھتے، تو اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ نکاح ہو رہا ہے اور الفاظ بھی سُنے اور سمجھے یعنی وہ الفاظ زبان سے ادا کر سکتے ہیں اگرچہ اُن کے معنی نہیں سمجھتے نکاح ہو گیا۔[3] (خانیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا اُن پر تہمت کی حد[4] لگائی گئی ہو تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا، مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: عورت یا مرد یا دونوں کے بیٹے گواہ ہوئے نکاح ہو جائے گا مگر میاں بی بی میں سے اگر کسی نے نکاح سے انکار کر دیا، تو ان لڑکوں کی گواہی اپنے باپ یا ماں کے حق میں مفید نہیں، مثلاً مرد کے بیٹے گواہ تھے اور عورت نکاح سے انکار کرتی ہے، اب شوہر نے اپنے بیٹوں کو گواہی کے لیے پیش کیا، تو ان کی گواہی اپنے باپ کے لیے نہیں مانی جائے گی اور اگر وہ دونوں گواہ دونوں کے بیٹے ہوں یا ایک ایک کا، دوسرا دوسرے کا تو ان کی گواہی کسی کے لیے نہیں مانی جائے گی۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۴: کسی نے اپنی بالغہ لڑکی کا نکاح اُس کی اجازت سے کر دیا اور اپنے بیٹوں کو گواہ بنایا، اب لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اذن نہیں دیا اور اس کا باپ کہتا ہے دیا تو لڑکوں کی گواہی کہ اذن دیا تھا مقبول نہیں۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۴۵: ایک شخص نے کسی سے کہا کہ میری نابالغہ لڑکی کا نکاح فلاں سے کر دے، اس نے ایک گواہ کے سامنے کر دیا

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسره شرعا وصفة وركنه... إلخ، ج١، ص٢٦٨.
2. ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: الخصاف كبير في العلم... إلخ، ج ٤، ص٩٩.
3. ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: الخصاف كبير في العلم... إلخ، ج ٤، ص ١٠٠.
   و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعا وصفة وركنه، ج١، ص٢٦٨.
4. ...... یعنی حدِ قذف:۔تہمتِ زنا کی شرعی سزا، آزاد پر اسی (۸۰) کوڑے ہے اور غلام پر چالیس (۴۰)۔
5. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: الخصاف كبير في العلم... إلخ، ج ٤، ص ١٠٠.
6. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج ٤، ص ١٠١، وغيره.
7. ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في شرائط النكاح، ج١، ص١٨٦.

تو اگر لڑکی کا باپ وقتِ نکاح موجود تھا تو نکاح ہوگیا کہ وہ دونوں گواہ ہو جائیں گے اور باپ عاقد [1] اور موجود نہ تھا تو نہ ہوا۔ یوہیں اگر بالغہ کا نکاح اُس کی اجازت سے باپ نے ایک شخص کے سامنے پڑھایا، اگر لڑکی وقت عقد [2] موجود تھی ہوگیا ورنہ نہیں۔ یوہیں اگر عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کیا، اُس نے ایک شخص کے سامنے پڑھا دیا تو اگر موکلہ موجود ہے ہوگیا ورنہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ موکل اگر بوقتِ عقد موجود ہے تو اگرچہ وکیل عقد کر رہا ہے مگر موکل عاقد قرار پائے گا اور وکیل گواہ مگر یہ ضرور ہے کہ گواہی دیتے وقت اگر وکیل نے کہا، میں نے پڑھایا ہے تو شہادت نامقبول ہے کہ یہ خود اپنے فعل کی شہادت ہوئی۔ [3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۶: مولیٰ نے اپنی باندی یا غلام کا ایک شخص کے سامنے نکاح کیا، تو اگرچہ وہ موجود ہو نکاح نہ ہوا اور اگر اُسے نکاح کی اجازت دے دی پھر اُس کی موجودگی میں ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو ہو جائے گا۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: گواہوں کا ایجاب وقبول کے وقت ہونا شرط ہے، فلہٰذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب و قبول گواہوں کے سامنے ہوئے اور اجازت کے وقت نہ تھے ہوگیا اور اس کا عکس ہوا تو نہیں۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: گواہ اُسی کو نہیں کہتے جو دو شخص مجلسِ عقد میں مقرر کر لیے جاتے ہیں، بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنھوں نے ایجاب وقبول سُنا اگر قابلِ شہادت [6] ہوں۔

مسئلہ ۴۹: ایک گھر میں نکاح ہوا اور یہاں گواہ نہیں، دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جن کو اُنھوں نے گواہ نہیں بنایا مگر وہ وہاں سے سُن رہے ہیں، اگر وہ لوگ اُنھیں دیکھ بھی رہے ہوں تو اُن کی گواہی مقبول ہے ورنہ نہیں۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: عورت سے اذن لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں یعنی اُس وقت اگر گواہ نہ بھی ہوں اور نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہوگیا، البتہ اذن کے لیے گواہوں کی یوں حاجت ہے کہ اگر اُس نے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اس کا اذن دینا ثابت ہو جائے گا۔ [8] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

---

1 ...... یعنی نکاح کرنے والا۔ 2 ...... یعنی نکاح کے وقت۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج٤، ص١٠٢، وغیرہ.

4 ...... المرجع السابق، ص١٠٣.

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب النکاح، الباب الأول، ج١، ص٢٦٩.

6 ...... گواہی دینے کے اہل۔

7 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب النکاح، الباب الأول، ج١، ص٢٦٨.

8 ...... المرجع السابق، ص٢٦٩.

و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: ھل ینعقد النکاح بالالفاظ المصحفۃ... إلخ، ج٤، ص٩٨، وغیرھما.

(نکاح کاوکیل خود نکاح پڑھائے دوسرے سے نہ پڑھوائے)

مسئلہ ۵۱: یہ جو تمام ہندوستان میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن[1] لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں، وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجیے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اُس کام کے لیے دوسرے کو وکیل بنا دے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا اجازت پر موقوف ہے، اجازت سے پہلے مرد وعورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہیے کہ جو پڑھائے وہ عورت یا اُس کے ولی کا وکیل بنے[2] خواہ یہ خود اُس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی وکالت کے لیے اذن لائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو تُو نے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے کر دے۔ عورت کہے ہاں۔

(منکوحہ کی تعیین)

مسئلہ ۵۲: یہ امر بھی ضروری ہے کہ منکوحہ گواہوں کو معلوم ہو جائے یعنی یہ کہ فلاں عورت سے نکاح ہوتا ہے، اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر وہ مجلسِ عقد میں موجود ہے تو اس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کر کے کہے کہ میں نے اِس کو تیرے نکاح میں دیا اگرچہ عورت کے مونھ پر نقاب پڑا ہو،[3] بس اشارہ کافی ہے اور اس صورت میں اگر اُس کے یا اُس کے باپ دادا کے نام میں غلطی بھی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں، کہ اشارہ کے بعد اب کسی نام وغیرہ کی ضرورت نہیں اور اشارے کی تعیین کے مقابل کوئی تعیین نہیں۔

دوسری صورت معلوم کرنے کی یہ ہے کہ عورت اور اُس کے باپ اور دادا کے نام لیے جائیں کہ فلانہ بنت فلاں بن فلاں اور اگر صرف اُسی کے نام لینے سے گواہوں کو معلوم ہو جائے کہ فلانی عورت سے نکاح ہوا تو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں پھر بھی احتیاط اِس میں ہے کہ اُن کے نام بھی لیے جائیں اور اس کی اصلاً ضرورت نہیں کہ اُسے پہچانتے ہوں بلکہ یہ جاننا کافی ہے کہ فلانی اور فلاں کی بیٹی فلاں کی پوتی ہے اور اِس صورت میں اگر اُس کے یا اُس کے باپ دادا کے نام میں غلطی ہوئی تو نکاح نہ ہوا اور ہماری غرض نام لینے سے یہ نہیں کہ ضرور اُس کا نام ہی لیا جائے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ تعیین ہو جائے، خواہ نام

---

1 ...... یعنی اجازت۔

2 ...... یا پھر عورت کا وکیل اس بات کی بھی اجازت حاصل کرے کہ وہ نکاح پڑھانے کے لیے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔

3 ...... اعلیٰ حضرت، امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاویٰ رضویہ" جلد 11 صفحہ 112 پر فرماتے ہیں: احوط یہ ہے کہ وہ چہرہ کھلا رکھے...۔ علمیہ

کے ذریعہ سے یا یوں کہ فلاں بن فلاں کی لڑکی اور اگر اُس کی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی یا منجھلی [1] یا سنجھلی [2] یا چھوٹی غرض معین ہو جانا ضرور ہے اور چونکہ ہندوستان میں عورتوں کا نام مجمع میں ذکر کرنا معیوب [3] ہے، لہٰذا یہی پچھلا طریقہ یہاں کے حال کے مناسب ہے۔ [4] (ردالمحتار وغیرہ)

تنبیہ: بعض نکاح خواں کو دیکھا گیا ہے کہ رواج کی وجہ سے نام نہیں لیتے اور نام لینے کو ضروری بھی سمجھتے ہیں، لہٰذا دولھا کے کان میں چپکے سے لڑکی کا نام ذکر کر دیتے ہیں پھر اُن لفظوں سے ایجاب کرتے ہیں کہ فلاں کی لڑکی جس کا نام تجھے معلوم ہے، میں نے اپنی وکالت سے تیرے نکاح میں دی۔ اِس صورت میں اگر اُس کی اور لڑکیاں بھی ہیں تو گواہوں کے سامنے تعیین نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر یوں کہا کہ میں نے اپنی موکلہ تیرے نکاح میں دی یا جس عورت نے اپنا اختیار مجھے دے دیا ہے، اُسے تیرے نکاح میں دیا تو فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ ۵۳: ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں اور نکاح پڑھانے والے نے کہا کہ فلاں کی لڑکی تیرے نکاح میں دی، تو اُن میں اگر ایک کا نکاح ہو چکا ہے تو ہو گیا کہ وہ جو باقی ہے وہی مراد ہے۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: وکیل نے موکلہ کے باپ کے نام میں غلطی کی اور موکلہ کی طرف اشارہ بھی نہ ہو تو نکاح نہیں ہوا۔ یوہیں اگر لڑکی کے نام میں غلطی کرے جب بھی نہ ہوا۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۵۵: کسی کی دو لڑکیاں ہیں، بڑی کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور نام لے دیا چھوٹی کا تو چھوٹی کا نکاح ہوا اور اگر کہا بڑی لڑکی جس کا نام یہ ہے اور نام لیا چھوٹی کا تو کسی کا نہ ہوا۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۶: لڑکی کے باپ نے لڑکے کے باپ سے صرف اتنے لفظ کہے، کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا، لڑکے کے باپ نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ نکاح لڑکے کے باپ سے ہوا اگرچہ پیشتر [8] سے خود لڑکے کی نسبت [9] وغیرہ ہو چکی ہو اور اگر

---

[1]...... یعنی درمیانی۔ [2]...... یعنی تیسری۔ [3]...... باعثِ عیب۔

[4]...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: الخصاف کبیر في العلم... إلخ، ج ٤، ص٩٨، ١٠٤، وغیرہ.

[5]...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج٤، ص٨٧.

[6]...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ٤، ص١٠٤.

[7]...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب في عطف الخاص علی العام، ج ٤، ص١٠٤.

[8]...... پہلے۔ [9]...... یعنی منگنی۔

یوں کہا، میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے لڑکے سے کیا، اُس نے کہا، میں نے قبول کیا تو اب لڑکے سے ہوا، اگرچہ اُس نے یہ نہ کہا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لیے قبول کی اور اگر پہلی صورت میں یہ کہتا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لیے قبول کی تو لڑکے ہی کا ہوتا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۷: لڑکے کے باپ نے کہا تو اپنی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کردے، اُس نے کہا میں نے تیرے نکاح میں دی، اس نے کہا میں نے قبول کی تو اسی کا نکاح ہوا، اس کے لڑکے کا نہ ہوا اور ایسا بھی اب نہیں ہوسکتا کہ باپ طلاق دے کر لڑکے سے نکاح کردے کہ وہ تو ہمیشہ کے لیے لڑکے پر حرام ہوگئی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: عورت سے اجازت لیں تو اس میں بھی زوج[3] اور اُس کے باپ، دادا کے نام ذکر کردیں کہ جہالت[4] باقی نہ رہے۔

مسئلہ ۵۹: عورت نے اذن دیا اگر اُس کو دیکھ رہا ہے اور پہچانتا ہے تو اُس کے اذن کا گواہ ہوسکتا ہے۔ یوہیں اگر مکان کے اندر سے آواز آئی اور اس گھر میں وہ تنہا ہے تو بھی شہادت دے سکتا ہے اور اگر تنہا نہیں اور اذن دینے کی آواز آئی تو اگر بعد میں عورت نے کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ اُسی نے اذن دیا تھا مگر واقعی اگر اُس نے اذن دے دیا تھا جب تو پوری طرح سے نکاح ہوگیا، ورنہ نکاح فضولی ہوگا کہ اُس کی اجازت پر موقوف رہے گا۔[5] (ردالمحتار وغیرہ) سُنا گیا ہے کہ بعض لڑکیاں اذن دیتے وقت کچھ نہیں بولتیں، دوسری عورتیں ہوں کردیا کرتی ہیں یہ نہیں چاہیے۔

(ایجاب وقبول کا ایک مجلس میں ہونا)

④ ایجاب وقبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔ تو اگر دونوں ایک مجلس میں موجود تھے ایک نے ایجاب کیا، دوسرا قبول سے پہلے اُٹھ کھڑا ہوا یا کوئی ایسا کام شروع کردیا، جس سے مجلس بدل جاتی ہے[6] تو ایجاب باطل ہوگیا، اب قبول کرنا بیکار ہے پھر سے ہونا چاہیے۔[7] (عالمگیری)

---

❶...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في عطف الخاص على العام، ج ٤، ص ١٠٤.

❷...... المرجع السابق، ص ١٠٥.

❸...... خاوند۔ ❹...... یعنی لاعلمی۔

❺...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: الخصاف كبير في العلم... إلخ، ج ٤، ص ٩٨، وغيره.

❻...... مثلاً تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید وفروخت کرنے، لیٹ کر سوجانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔

❼...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعا وصفة وركنه، ج ١، ص ٢٦٩.

مسئلہ ۶۰: مرد نے کہا میں نے فلانی سے نکاح کیا اور وہ وہاں موجود نہ تھی، اُسے خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا یا عورت نے کہا میں نے اپنے کو فلاں کی زوجیت میں دیا اور وہ غائب تھا، جب خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا تو دونوں صورتوں میں نکاح نہ ہوا۔ اگرچہ جن گواہوں کے سامنے ایجاب ہوا، اُنھیں کے سامنے قبول بھی ہوا ہو۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: اگر ایجاب کے الفاظ خط میں لکھ کر بھیجے اور جس مجلس میں خط اُس کے پاس پہنچا، اُس میں قبول نہ کیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کو بلا کر قبول کیا تو ہو جائے گا جب کہ وہ شرطیں پائی جائیں جو اوپر مذکور ہوئیں، جس کے ہاتھ خط بھیجا مرد ہو یا عورت، آزاد [2] ہو یا غیر آزاد، بالغ ہو یا نابالغ، صالح ہو یا فاسق۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: کسی کی معرفت ایجاب کے الفاظ کہلا کر بھیجے، اس پیغام پہنچانے والے نے جس مجلس میں پیغام پہنچایا، اس میں قبول نہ کیا پھر دوسری مجلس میں قاصد نے تقاضا کیا اب قبول کیا تو نکاح نہ ہوا۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: چلتے ہوئے یا جانور پر سوار جارہے تھے اور ایجاب وقبول ہوا نکاح نہ ہوا۔ کشتی پر جارہے تھے اور اس حالت میں ہوا تو ہو گیا۔ [5] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۶۴: ایجاب کے بعد فوراً قبول کرنا شرط نہیں جب کہ مجلس نہ بدلی ہو، لہٰذا اگر نکاح پڑھانے والے نے ایجاب کے الفاظ کہے اور دولہا نے سکوت کیا پھر کسی کے کہنے پر قبول کیا تو ہو گیا۔ [6] (ردالمحتار وغیرہ)

(ایجاب وقبول میں مخالفت نہ ہو

⊙ قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو، مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مہر پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں تو نکاح نہ ہوا۔ اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار پر نکاح ہو گیا۔ [7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: اگر کہا ہزار پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا دو ہزار پر میں نے قبول کی یا مرد نے عورت سے کہا ہزار

---

1. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعا وصفة وركنه، ج١، ص٢٦٩.
2. یعنی جو غلام نہ ہو۔
3. "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.
4. "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: التزوج بارسال كتاب، ج٤، ص٨٦.
5. المرجع السابق، وغيره.
6. المرجع السابق.
7. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الأول في تفسيره شرعا وصفة وركنه، ج١، ص٢٦٩. و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: التزوج بارسال كتاب، ج٤، ص٨٧.

روپے مہر پر میں نے تجھ سے نکاح کیا، عورت نے کہا پانسو مہر پر میں نے قبول کیا تو نکاح ہوگیا مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے بھی اُسی مجلس میں دو ہزار قبول کیے تو مہر دو ہزار ورنہ ایک ہزار اور دوسری صورت میں مطلقاً پانسو مہر ہے۔ اگر عورت نے ہزار کو کہا، مرد نے پانسو پر قبول کیا تو ظاہر یہ ہے کہ نہیں ہوا، اِس لیے کہ ایجاب کے مخالف ہے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: غلام نے بغیر اجازتِ مولیٰ اپنا نکاح کسی عورت سے کیا اور مہر خود اپنے کو کیا اُس کے مولیٰ نے نکاح تو جائز کیا مگر غلام کے مہر میں ہونے کی اجازت نہ دی تو نکاح ہوگیا اور مہر کی نسبت یہ حکم ہے کہ مہر مثل و قیمت غلام دونوں میں جو کم ہے وہ مہر ہے غلام بیچ کر مہر ادا کیا جائے۔[2] (عالمگیری)

⑥ لڑکی بالغہ ہے تو اُس کا راضی ہونا شرط ہے،[3] ولی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اُس کی رضا کے نکاح کر دے۔

⑦ کسی زمانۂ آئندہ کی طرف نسبت نہ کی ہو، نہ کسی شرط نامعلوم پر معلق کیا ہو، مثلاً میں نے تجھ سے آئندہ روز میں نکاح کیا یا میں نے نکاح کیا اگر زید آئے ان صورتوں میں نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ ۶۷: جب کہ صریح الفاظ[4] نکاح میں استعمال کیے جائیں تو عاقدین اور گواہوں کا ان کے معنی جاننا شرط نہیں۔[5] (درمختار)

⑧ نکاح کی اضافت کُل کی طرف ہو یا اُن اعضا کی طرف جن کو بول کر کُل مراد لیتے ہیں تو اگر یہ کہا، فلاں کے ہاتھ یا پاؤں یا نصف سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج٤، ص٨٧.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الأول، ج١، ص٢٦٩.

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الأول، ج١، ص٢٦٩.

3 ...... اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاویٰ رضویہ" جلد 11 صفحہ 203 پر فرماتے ہیں: یعنی اس کی اجازت قول فعل صریح یا دلالت سے ہوجاتی ہے اگرچہ بطور جبر ہو۔... علمیہ

4 ...... صریح صرف دو لفظ ہیں (۱) نکاح (۲) تزوج۔ مثلاً عربی میں کہا: زَوَّجتُ نَفسِيْ یا اردو میں کہا: میں نے اپنے کو تیری زوجیت یا تیرے نکاح میں دیا۔... علمیہ

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج٤، ص٨٨.

6 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الأول، ج١، ص٢٦٩.

محرمات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًاؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا۠ (۲۲) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَ رَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ٘ وَ حَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاۙ (۲۳) وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَؕ ﴾ [1]

اُن عورتوں سے نکاح نہ کرو، جن سے تمھارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا، بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بُری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمھاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا اور دُودھ کی بہنیں اور تمھاری عورتوں کی مائیں اور اُن کی بیٹیاں جو تمھاری گود میں ہیں، اُن بیبیوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اور اگر تم نے اُن سے جماع نہ کیا ہو تو اُن کی بیٹیوں میں گناہ نہیں اور تمھارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا۔ بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمھاری مِلک میں آجائیں، یہ اللہ (عزوجل) کا نوشتہ ہے اور ان کے سوا جو رہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو پارسائی چاہتے، نہ زنا کرتے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْاؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْؕ اُولٰٓىٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۠ (۲۲۱) ﴾ [2]

---

1. ……پ ٤، ٥، النساء: ٢٢-٢٤.
2. ……پ ٢، البقرة: ٢٢١.

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں، بیشک مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ تمھیں یہ بھلی معلوم ہوتی ہو اور مشرکوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں، بیشک مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے، اگرچہ تمھیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہو، یہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ (عزوجل) بلاتا ہے جنت و مغفرت کی طرف اپنے حکم سے اور لوگوں کے لیے اپنی نشانیاں ظاہر فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت مانیں۔

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
''عورت اور اُس کی پھوپی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اُس کی خالہ کو۔'' [1]

حدیث ۲: ابوداود و ترمذی و دارمی و نسائی کی روایت اُنھیں سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اِس سے منع فرمایا کہ پھوپی کے نکاح میں ہوتے اُس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اُس کی پھوپی سے یا خالہ کے ہوتے اُس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اُس کی خالہ سے۔'' [2]

حدیث ۳: امام بخاری عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں، وہ رضاعت سے حرام ہیں۔'' [3]

حدیث ۴: صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے اُنھیں حرام کر دیا جنھیں نسب سے حرام فرمایا۔'' [4]

مسائل فقہیہ

محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں، لہٰذا اس بیان کو نو قسم پر منقسم [5] کیا جاتا ہے:

---

1 ...... "صحیح مسلم" کتاب النکاح، باب تحریم الجمع بین المرأة... إلخ، الحدیث: ۱۴۰۸، ص ۷۳۱.

2 ...... "جامع الترمذی"، أبواب النکاح، باب ماجاء لاتنکح المرأة علی عمتها... إلخ، الحدیث: ۱۱۲۹، ج۲، ص ۳۶۷.

3 ...... "صحیح البخاري"، کتاب النکاح، باب ما یحل من الدخول والنظر الی النساء في الرضاع، الحدیث: ۵۲۳۹، ج۳، ص ٤٦٤ .

4 ......"مشکاة المصابیح"، کتاب النکاح ، باب المحرمات ، الحدیث ۳۱۶۳، ج۲، ص ۲۱۷.

5 ......یعنی تقسیم۔

قسم اوّل نسب: اس قسم میں سات عورتیں ہیں:

① ماں، ② بیٹی، ③ بہن، ④ پھوپی، ⑤ خالہ، ⑥ بھتیجی، ⑦ بھانجی۔

مسئلہ ۱: دادی، نانی، پردادی، پرنانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادا، دادی، نانا، نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے، جس کی اولاد میں یہ ہے بلاواسطہ یا بواسطہ۔

مسئلہ ۲: بیٹی سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اس کی اولاد ہیں۔ لہٰذا پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

مسئلہ ۳: بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔

مسئلہ ۴: باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہم اصول کی پھوپیاں یا خالائیں اپنی پھوپی اور خالہ کے حکم میں ہیں۔ خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یوہیں حقیقی یا علاتی پھوپی کی پھوپی یا حقیقی یا اخیافی خالہ کی خالہ۔

مسئلہ ۵: بھتیجی، بھانجی سے بھائی، بہن کی اولادیں مراد ہیں، ان کی پوتیاں، نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

مسئلہ ۶: زنا سے بیٹی، پوتی، بہن، بھتیجی، بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

مسئلہ ۷: جس عورت سے اس کے شوہر نے لعان کیا اگرچہ اس کی لڑکی اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام ہے۔[1] (ردالمحتار)

قسم دوم مصاہرت: ① زوجۂ موطوءہ [2] کی لڑکیاں، ② زوجہ کی ماں، دادیاں، نانیاں، ③ باپ، دادا وغیرہما اصول کی بیبیاں، ④ بیٹے پوتے وغیرہما فروع کی بیبیاں۔

مسئلہ ۸: جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہ کی تھی کہ جدائی ہوگئی اُس کی لڑکی اس پر حرام نہیں، نیز حرمت اس

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٠٩.

2 ...... یعنی وہ عورت جس سے نکاح کے بعد صحبت کی گئی۔

صورت میں ہے کہ وہ عورت مشتہاۃ[1] ہو، اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور خلوتِ صحیحہ[2] بھی وطی ہی کے حکم میں ہے یعنی اگر خلوتِ صحیحہ عورت کے ساتھ ہوگئی، اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وطی نہ کی ہو۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: نکاح فاسد سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، جب تک وطی نہ ہو لہٰذا اگر کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام نہیں اور جب وطی ہوئی تو حرمت ثابت ہوگئی کہ وطی سے مطلقاً حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ خواہ وطی حلال ہو یا شبہہ وزنا سے، مثلاً بیع فاسد سے خریدی ہوئی کنیز سے یا کنیزِ مشترک[4] یا مکاتبہ یا جس عورت سے ظہار کیا یا مجوسیہ باندی یا اپنی زوجہ سے، حیض ونفاس میں یا احرام وروزہ میں غرض کسی طور پر وطی ہو، حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی لہٰذا جس عورت سے زنا کیا، اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں۔ یوہیں وہ عورت زانیہ اس شخص کے باپ، دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے، یوہیں بشہوت[6] چھونے اور بوسہ لینے اور فرج داخل[7] کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مباشرت، یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں اُنھیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل[8] ہو مگر جب اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو۔ یوہیں بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں، مثلاً منکوحہ کنیز ہے یا ناجائز طور پر۔ جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انھیں بشہوت چھوا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوئی۔[9] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)

---

1 ...... یعنی نو سالہ یا اس سے زائد عمر کی عورت ہو۔

2 ...... خلوت صحیحہ: یعنی میاں بیوی کا اس طرح تنہا ہونا کہ جماع سے کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی نہ ہو۔ مانع حسی سے مراد زوجین سے کوئی ایسی بیماری میں ہو کہ صحبت نہیں کر سکتا ہو۔ مانع طبعی شوہر اور عورت کے درمیان کسی تیسرے کا ہونا۔ اور مانع شرعی کی مثال عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا نماز فرض میں ہونا۔ (اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے)۔... علمیه

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٠.

4 ...... ایسی کنیز جس کے مالک دو یا زیادہ ہوں۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٣.

6 ...... شہوت کے ساتھ۔ 7 ...... عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔ 8 ...... آڑ، رکاوٹ۔

9 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٤، وغيره.

مسئلہ ۱۱: فرجِ داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اس کی نظر وہاں تک پہنچی جب بھی حرمت ثابت ہوگئی، البتہ آئینہ یا پانی میں عکس دکھائی دیا تو حرمت مصاہرت نہیں۔ [1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: چھونے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ لگایا اُس وقت نہ تھی، ہاتھ جدا کرنے کے بعد ہوئی تو اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی۔ اس مقام پر شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشار آلہ ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہو جائے یہ جوان کے لیے ہے۔ بوڑھے اور عورت کے لیے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہو جائے، محض میلان نفس کا نام شہوت نہیں۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: نظر اور چھونے میں حرمت جب ثابت ہوگی کہ انزال [3] نہ ہو اور انزال ہوگیا تو حرمت مصاہرت نہ ہوگی۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: عورت نے شہوت کے ساتھ مرد [5] کو چھوا یا بوسہ لیا یا اس کے آلہ کی طرف نظر کی تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی۔ [6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: حرمت مصاہرت کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت مشتہاۃ ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو، نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوئی، ہاں اگر اس کو حمل رہ جائے تو حرمت

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٤.

و "الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٥.

3 ...... یعنی منی کا نکلنا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٥.

5 ...... یعنی بارہ سال یا اس سے زائد عمر کا مرد ہو۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٤.

و "الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٤.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٧.

مصاہرت ہوگئی۔[1] (عالمگیری) بوڑھیا عورت کے ساتھ یہ افعال واقع ہوئے یا اس نے کیے تو مصاہرت ہوگئی، اس کی لڑکی اس شخص پر حرام ہوگئی نیز وہ اس کے باپ، دادا پر۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: وطی سے مصاہرت میں یہ شرط ہے کہ آگے کے مقام میں ہو، اگر پیچھے میں ہوئی مصاہرت نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: اغلام[4] سے مصاہرت نہیں ثابت ہوتی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: مراہق یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز[6] بالغ نہ ہوا، مگر اس کے ہم عمر بالغ ہوگئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے، اس نے اگر وطی کی یا شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: یہ افعال قصداً[8] ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہر حال مصاہرت ثابت ہوجائے گی، مثلاً اندھیری رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کے لیے اٹھانا چاہا، غلطی سے شہوت کے ساتھ مشتہاۃ لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا، اس کی ماں ہمیشہ کے لیے اُس پر حرام ہوگئی۔ یوہیں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑ گیا، جو مراہق تھا ہمیشہ کو اپنے اس شوہر پر حرام ہوگئی۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: مونھ[10] کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔ یوہیں اگر انتشار آلہ تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہوجائے گی اور اگر انتشار نہ تھا اور رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا مونھ کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ یوہیں انتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا

---

1. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، ا القسم الثاني، ج ١، ص ٢٧٤.
2. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١١٧.
3. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١١٧.
4. ...... یعنی عورت سے پیچھے کے مقام میں وطی کرنا۔
5. ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١١٧.
6. ...... یعنی ابھی تک۔
7. ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١١٨.
8. ...... یعنی جان بوجھ کر۔
9. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١١٨.
10. ...... منہ یعنی لب۔

ہے اگرچہ شہوت کا انکار کرے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: چٹکی لینے، دانت کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ عورت کی شرمگاہ کو چھوا یا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: نظر سے حرمت ثابت ہونے کے لیے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضرور ہے اور بوسہ لینے، گلے لگانے، چھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہو جانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: مجنون اور نشہ والے سے یہ افعال ہوئے یا ان کے ساتھ کیے گئے، جب بھی وہی حکم ہے کہ اور شرطیں پائی جائیں تو حرمت ہو جائے گی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا، جماع کیا۔ حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی، اب اگر کہے میں نے جھوٹ کہہ دیا تھا نہیں مانا جائے گا بلکہ اگرچہ مذاق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم ہے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: حرمت مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینے یا چھونے یا نظر کرنے کا اقرار کیا، تو حرمت ثابت ہوگئی اور اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم رہے گا۔ مگر عورت کا مہر اس سے باطل نہ ہوگا وہ بدستور واجب۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لڑکے نے عورت کی لڑکی سے کیا، جو دوسرے شوہر سے ہے تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر لڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٨.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٦.

و"الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١١٩۔١٢١.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢٠.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢٠.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثاني، ج١، ص٢٧٦، وغيره.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢٢.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٧٧.

مسئلہ ۲۸: عورت نے دعویٰ کیا کہ مرد نے اس کے اصول یا فروع کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا یا کوئی اور بات کی ہے، جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور مرد نے انکار کیا تو قول مرد کا لیا جائے گا یعنی جبکہ عورت گواہ نہ پیش کر سکے۔[1] (درمختار)

قسم سوم: جمع بین المحارم۔

مسئلہ ۲۹: وہ دو عورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپی، بھتیجی کہ پھوپی کو مرد فرض کرو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپی، بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا بلکہ اگر طلاق دے دی ہو اگرچہ تین طلاقیں تو جب تک عدت نہ گزر لے، دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا بلکہ اگر ایک باندی ہے اور اُس سے وطی کی تو دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کر لی تو دوسری سے وطی نہیں کر سکتا۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۳۰: ایسی دو عورتیں جن میں اس قسم کا رشتہ ہو جو اوپر مذکور ہوا وہ نسب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دودھ کے ایسے رشتے ہوں جب بھی دونوں کا جمع کرنا حرام ہے، مثلاً عورت اور اس کی رضاعی بہن یا خالہ یا پھوپی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لیے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کے جمع کرنے میں حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی، کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا یوہیں عورت اور اس کی بہو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: باندی سے وطی کی پھر اس کی بہن سے نکاح کیا، تو یہ نکاح صحیح ہو گیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کر سکتا، جب تک ایک کو اپنے اوپر کسی ذریعہ سے حرام نہ کر لے، مثلاً منکوحہ کو طلاق دیدے یا وہ خلع کرالے اور دونوں صورتوں میں عدت گزر جائے یا باندی کو بیچ ڈالے یا آزاد کر دے، خواہ پوری بیچی یا آزاد کی یا اُس کا کوئی حصہ نصف وغیرہ یا اس کو

---

1. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢١.
2. المرجع السابق، ص١٢٢.
3. "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بیان المحرمات، ج١، ص٢٧٧.
4. "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢٤.

ہبہ کردے اور قبضہ بھی دلادے یا اُسے مکاتبہ کردے یا اُس کا کسی سے نکاح صحیح کردے اور اگر نکاح فاسد کردیا تو اس کی بہن یعنی منکوحہ سے وطی نہیں ہوسکتی مگر جبکہ نکاحِ فاسد میں اس کے شوہر نے وطی بھی کرلی تو چونکہ اب اس کی عدّت واجب ہوگی، لہٰذا مالک کے لیے حرام ہوگئی اور منکوحہ سے وطی جائز ہوگئی اور بیع[1] وغیرہ کی صورت میں اگر وہ پھر اس کی مِلک میں واپس آئی، مثلاً بیع فسخ ہوگئی یا اس نے پھر خرید لی تو اب پھر بدستور دونوں سے وطی حرام ہوجائے گی، جب تک پھر سبب حرمت[2] نہ پایا جائے۔ باندی کے احرام وروزہ وحیض ونفاس ورہن واجارہ سے منکوحہ حلال نہ ہوگی اور اگر باندی سے وطی نہ کی ہو تو اس منکوحہ سے مطلقاً وطی جائز ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: مقدمات وطی مثلاً شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا یا اس باندی نے اپنے مولیٰ کو شہوت کے ساتھ چھوایا بوسہ لیا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں، کہ ان افعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے جماع جائز نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: ایسی دو۲ عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک عقد[5] نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا، فرض ہے کہ دونوں کو فوراً جدا کردے اور دخول نہ ہوا ہو تو مہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا ہو تو مہرِ مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے، اگر دونوں کے ساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے اور ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: اگر دونوں سے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی سے نکاح ہوا اور دوسری کا نکاح باطل، لہٰذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جبکہ دوسری سے وطی کرلی تو اب جب تک اس کی عدّت نہ گزر جائے پہلی سے بھی وطی حرام ہے۔ پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ رہا کہ پہلے کس سے ہوا تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کردے اور اگر وہ خود جدا نہ کرے تو قاضی پر فرض ہے کہ تفریق کردے اور یہ تفریق طلاق شمار کی جائے گی پھر اگر دخول سے پیشتر تفریق[7] ہوئی تو نصف مہر میں دونوں برابر بانٹ لیں، اگر دونوں کا برابر برابر مقرر ہو اور اگر دونوں کے مہر برابر نہ ہوں اور معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا تھا اور فلانی کا اتنا تو ہر ایک کو اس کے مہر کی چوتھائی ملے گی۔ اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایک کا اِتنا ہے اور ایک کا اُتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اِتنا ہے اور کس کا اُتنا تو جو کم ہے، اس کے

---

[1] خرید وفروخت۔
[2] حرام ہونے کا سبب۔
[3] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢٥.
[4] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢٦.
[5] یعنی ایک ہی ایجاب وقبول کے ساتھ۔
[6] "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج٤، ص١٢٦.
و "لفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الثالث في بیان المحرمات، ج١، ص٢٧٧.
[7] جدائی۔

نصف میں دونوں برابر برابر تقسیم کرلیں اور اگر مہر مقرر ہی نہ ہوا تھا تو ایک متعہ [1] واجب ہوگا، جس میں دونوں بانٹ لیں اور اگر دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر واجب ہوگا۔ یوہیں اگر ایک سے دخول ہوا تو اس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چوتھائی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: ایسی دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر دخول سے قبل تفریق ہوگئی، اب اگر ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جب تک عدّت نہ گزر جائے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر ایک کی عدّت پوری ہوچکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کرسکتا ہے اور پہلی سے نہیں کرسکتا، جب تک دوسری کی عدّت نہ گزر لے اور اگر ایک سے دخول کیا ہے تو اس سے نکاح کرسکتا ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک مدخولہ [3] کی عدّت نہ گزر لے اور اس کی عدّت گزرنے کے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کرلے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا، کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، اس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہوگیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا، کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک نے قبول کیا، دوسری نے انکار کیا، تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح بھی نہ ہوا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں سے ایک عدّت میں تھی تو جو خالی [6] ہے، اس کا نکاح صحیح ہوگیا اور اگر وہ اسی کی عدّت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا۔[7] (عالمگیری)

قسم چہارم: حرمت بالملک۔

مسئلہ ۳۹: عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کرسکتی، خواہ وہ تنہا اسی کی مِلک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو۔[8] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... متعہ کے معنی مہر کے بیان میں آئیں گے۔ ۱۲منہ

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١٢٦ ـ ١٣١ .

3 ...... ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٧٨ .

5 ...... المرجع السابق ص ٢٧٨ ـ ٢٧٩ .

6 ...... جو خالی ہے یعنی:۔ جو عورت عدت میں نہیں ہے۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص ٢٧٩ .

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٨٢ .

مسئلہ ۴۰: مولیٰ [1] اپنی باندی سے نکاح نہیں کرسکتا، اگرچہ وہ ام ولد [2] یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا اُس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو، مگر بنظرِ احتیاط [3] متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے۔ [4] (عالمگیری) مگر یہ نکاح صرف بربنائے احتیاط ہے کہ اگر واقع میں کنیز نہیں جب بھی جماع جائز ہے، ولہٰذا ثمراتِ نکاح اس نکاح پر مترتب نہیں، نہ مہر واجب ہوگا، نہ طلاق ہوسکے گی، نہ دیگر احکامِ نکاح جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۴۱: اگر زن وشو [5] میں سے ایک دوسرے کا یا اس کے کسی جز کا مالک ہوگیا تو نکاح باطل ہوجائے گا۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: ماذون [7] یا مدبر [8] یا مکاتب [9] نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ یوہیں اگر کسی نے اپنی زوجہ کو خریدا اور بیع میں اختیار رکھا کہ اگر چاہے گا تو واپس کردے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہوچکا ہے وہ اگر اپنی منکوحہ کو خریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ [10] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: مکاتب یا ماذون کی کنیز سے مولیٰ نکاح نہیں کرسکتا۔ [11] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: مکاتب نے اپنی مالکہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہوگیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا۔ ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کرسکتا ہے۔ [12] (عالمگیری)

---

1 ...... یعنی مالک۔
2 ...... ام ولد یعنی وہ باندی جس کے آقا سے اس کا بچہ ہوجائے۔
3 ...... یعنی احتیاط کا لحاظ کرتے ہوئے۔
4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، القسم الثامن في المحرمات بالملك، ج۱، ص۲۸۲.
5 ...... یعنی میاں بیوی۔
6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج۱، ص۲۸۲.
7 ...... ماذون یعنی وہ غلام جس کے آقا نے اسے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دیدی ہو۔
8 ...... مدبر یعنی وہ غلام جس کا آقا یہ کہدے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔
9 ...... مکاتب یعنی وہ غلام جس کا آقا یہ کہدے کہ اتنی رقم دیدے تو تُو آزاد ہے۔
10 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج۱، ص۱۸۲.
و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب مهم في وطء السراری...الخ، ج۴، ص۱۳۱.
11 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج۱، ص۲۸۲.
12 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۵: غلام نے اپنے مولیٰ کی لڑکی سے اس کی اجازت سے نکاح کیا، تو نکاح صحیح ہوگیا مگر مولیٰ کے مرنے سے یہ نکاح جاتا رہے گا اور اگر مکاتب نے مولیٰ کی لڑکی سے نکاح کیا تھا تو مولیٰ کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا۔ اگر بدل کتابت ادا کر دے گا تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر ادا نہ کرسکا اور پھر غلام ہوگیا تو اب نکاح فاسد ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

قسم پنجم: حرمت بالشرک۔

مسئلہ ۴۶: مسلمان کا نکاح مجوسیہ،[2] بت پرست، آفتاب پرست،[3] ستارہ پرست عورت سے نہیں ہوسکتا خواہ یہ عورتیں حرّہ ہوں یا باندیاں، غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔[4] (فتح وغیرہ)

مسئلہ ۴۷: مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا، اگرچہ مرد و عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں۔[5] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۸: یہودیہ اور نصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہوسکتا ہے مگر چاہیے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد[6] کا دروازہ کھلتا ہے۔[7] (عالمگیری وغیرہ) مگر یہ جواز اُسی وقت تک ہے جب کہ اپنے اُسی مذہب یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں، جیسے آجکل کے عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو اُن سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں۔

مسئلہ ۴۹: کتابیہ سے نکاح کیا تو اُسے گرجا[8] جانے اور گھر میں شراب بنانے سے روک سکتا ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: کتابیہ سے دارالحرب میں نکاح کرکے دارالاسلام میں لایا، تو نکاح باقی رہے گا اور خود چلا آیا اسے وہیں

---

[1] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٨٢.

[2] ...... مجوسیہ یعنی آگ کی پوجا کرنے والی۔

[3] ...... آفتاب پرست یعنی سورج کی پوجا کرنے والی۔

[4] ...... "فتح القدير"، كتاب النكاح، فصل في بيان المحرمات، ج٣، ص١٣٦۔١٣٨، وغيره.

[5] ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل بى بيان المحرمات، ج١، ص١٦٩، وغيره.

[6] ...... یعنی خرابیاں مثلاً بچے پر اندیشہ ہے کہ ماں کے زیرِ تربیت رہ کر اس کی عادتیں سیکھے۔

[7] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٨١، وغيره.

[8] ...... عیسائیوں کا عبادت خانہ۔

[9] ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.

چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ گیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا، پھر وہ مجوسیہ ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا اور مرد پر حرام ہوگئی اور اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا نصرانیہ تھی، یہودیہ ہوگئی تو نکاح باطل نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: کتابی مرد کا نکاح مرتدہ کے سوا ہر کافرہ سے ہوسکتا ہے اور اولاد کتابی کے حکم میں ہے۔ مسلمان و کتابیہ سے اولاد ہوئی تو اولاد مسلمان کہلائے گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: مرد و عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق[4] باقی ہے جدید نکاح کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں، اگر مسلمان ہوگئی فبہا[5] ورنہ تفریق کر دیں۔ یوہیں اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں، اگر تین حیض آنے سے پہلے مسلمان ہوگیا تو نکاح باقی ہے، ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کرلے کوئی اسے منع نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۵۴: مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہوسکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے، اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی، اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے۔[6] (عالمگیری)

قسم ششم: حرّہ[7] نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا۔

مسئلہ ۵۵: آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا، حرّہ کا صحیح ہوا، باندی سے نہ ہوا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا اور کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہوا تو باندی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج۱، ص ۲۸۱.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق. ص ۲۸۲، وغيره.

4 ...... یعنی پہلا نکاح۔

5 ...... اگر مسلمان ہوگئی فبہا: یعنی اگر وہ عورت مسلمان ہوگئی تو وہی پہلا نکاح باقی رہے گا۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج۱، ص ۲۸۲.

7 ...... حرہ: یعنی آزاد عورت جو کسی کی لونڈی نہ ہو۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج۱، ص ۲۷۹.

سے نکاح ہو جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہو گئے اور اگر باندی سے بلا اجازت مالک نکاح کیا اور دخول نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا، اب اس کے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اگر غلام نے بغیر اجازتِ مولیٰ حرّہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا، اب مولیٰ نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے نکاح نہ ہوا۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدّت میں ہے، باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اگرچہ تین طلاقیں دے دی ہوں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: اگر حرّہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اتنی استطاعت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کر لے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۰: باندی نکاح میں تھی اسے طلاق رجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا، پھر رجعت کر لی تو وہ باندی بدستور زوجہ ہوگئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۱: اگر چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہو گیا اور آزاد عورتوں کا نہ ہوا اور دونوں چار چار تھیں تو آزاد عورتوں کا ہوا، باندیوں کا نہ ہوا۔[6] (درمختار)

قسم ہفتم: حرمت بوجہ تعلقِ حقِ غیر۔

مسئلہ ۶۲: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدّت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا۔ عدّت

---

1. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٧٩.
2. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج١، ص٢٧٩۔٢٨٠.
   و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: مهم في وطء السراري اللاتي يوخذن غنيمة في زماننا، ج٤، ص١٣٦.
3. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، القسم الخامس الاما المتلوحه على الحرة او معما، ج١، ص٢٧٩.
4. ......"الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص١٣٥، وغيره.
5. ...... المرجع السابق، ص١٣٧.
6. ...... المرجع السابق.

طلاق کی ہو یا موت کی یا شبہ نکاح یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۶۳: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور یہ معلوم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدّت واجب ہے اور معلوم تھا تو عدّت واجب نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہوسکتا ہے، پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کرسکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہولے وطی جائز نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: جس عورت کا حمل ثابت النسب ہے اُس سے نکاح نہیں ہوسکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: کسی نے اپنی ام ولد حاملہ کا نکاح دوسرے سے کردیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہوگیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: جس باندی سے وطی کرتا تھا اس کا نکاح کسی سے کردیا نکاح ہوگیا مگر مالک پر استبرا واجب ہے یعنی جب اس کا نکاح کرنا چاہے تو وطی چھوڑ دے یہاں تک کہ اُسے ایک حیض آجائے بعدِ حیض نکاح کردے اور شوہر کے ذمہ استبرا نہیں، لہٰذا اگر استبرا سے پہلے شوہر نے وطی کرلی تو جائز ہے مگر نہ چاہیے اور اگر مالک بیچنا چاہتا ہے تو استبرا مستحب ہے واجب نہیں۔ زانیہ سے نکاح کیا تو استبرا کی حاجت نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶۸: باپ اپنے بیٹے کی کنیزِ شرعی سے نکاح کرسکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

قسم ہشتم: متعلق بہ عدد۔

مسئلہ ۶۹: آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٨٠.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٨٠.

3 ...... المرجع السابق. و "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج ٤، ص ١٣٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٨٠.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج ٤، ص ١٤٠.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٨١.

کنیز کا اختیار ہے اس کے لیے کوئی حد نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷۰: غلام کو کنیز رکھنے کی اجازت نہیں اگرچہ اس کے مولیٰ نے اجازت دے دی ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷۱: پانچ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا، کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد کیا تو پانچویں کا نکاح باطل ہے، باقیوں کا صحیح۔ یوہیں غلام نے تین عورتوں سے نکاح کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: کافر حربی نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا، پھر سب مسلمان ہوئے اگر آگے پیچھے نکاح ہوا تو چار پہلی باقی رکھی جائیں اور پانچویں کو جدا کردے اور ایک عقد تھا تو سب کو علیحدہ کردے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہوسکتا تو دوسری کا ہوگیا اور جو مہر مذکور ہوا وہ سب اسی کو ملے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷۴: متعہ حرام ہے۔[6] یوہیں اگر کسی خاص وقت تک کے لیے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگرچہ دو سو برس کے لیے کرے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۷۵: کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دے دے گا، تو یہ نکاح صحیح ہے یا اپنے ذہن میں کوئی مدت ٹھہرالی ہو کہ اتنے دنوں کے لیے نکاح کرتا ہوں مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہوگیا۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج ٤، ص ١٣٧.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٧٧.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج ٤، ص ١٣٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ١، ص ٢٧٧.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج ٤، ص ١٤٢.

6 ...... اس سے مراد وہ نکاح ہے جو وقتی طور پر شہوت دور کرنے کے لئے کچھ رقم دے کر کیا جائے، فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۶ پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں "متعہ کی حرمت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ارشادوں سے ثابت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال شریفہ سے ثابت ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن عظیم سے ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿والذين هم لفروجهم حفظون الا على ازواجهم...الخ﴾" (پ ۱۸، المؤمنون: ۷،۶،۵)۔... علمیہ

7 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص ١٤٣.

8 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۷۶: حالتِ احرام میں نکاح کر سکتا ہے مگر نہ چاہیے۔ یوہیں محرم [1] اُس لڑکی کا بھی نکاح کر سکتا ہے جو اس کی ولایت [2] میں ہے۔ [3] (عالمگیری)

قسم نہم: رضاعت اس کا بیان مفصل آئے گا۔

دودھ کے رشتہ کا بیان

مسئلہ ۱: بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمت نکاح [4] ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲: مدّت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پینا یا پلانا جائز نہیں۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۳: رضاع (یعنی دودھ کا رشتہ) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے، مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق [6] یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی یہی حکم ہے اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہوگی، جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر چھاتی مونھ میں لی مگر یہ نہیں معلوم کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں۔ [7] (ہدایہ، جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ ۴: عورت کا دودھ اگر حقنہ [8] سے اندر پہنچایا گیا یا کان میں ٹپکایا گیا یا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ڈالا کہ اندر پہنچ گیا تو ان صورتوں میں رضاع نہیں۔ [9] (جوہرہ)

مسئلہ ۵: کوآری یا بڑھیا کا دودھ پیا بلکہ مردہ عورت کا دودھ پیا، جب بھی رضاعت ثابت ہے۔ [10] (درمختار) مگر

---

1 ...... یعنی جو حالت احرام میں ہو۔

2 ...... سرپرستی۔

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۳.

4 ...... نکاح کا حرام ہونا۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ۳۸۹ .

6 ...... گلا۔

7 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، كتاب الرضاع، ص ٣٤ .
و "الهداية"، كتاب الرضاع، ج ۱، ص ۲۱۷، وغيرهما.

8 ...... پیچھے کے مقام سے کوئی چیز اندر ڈالنا۔

9 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، كتاب الرضاع، ص ٣٤ .

10 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ۳۹۹ .

نو برس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ پیا تو رضاع نہیں۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۶: عورت نے بچہ کے مونھ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی اور ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہوسکتا کہ دودھ تھا یا نہیں تو اس کا کہنا مان لیا جائے گا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: بچہ کو دودھ پینا چھڑا دیا گیا ہے مگر اُس کو کسی عورت نے دودھ پلا دیا، اگر ڈھائی برس کے اندر ہے تو رضاع ثابت ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: عورت کو طلاق دے دی اس نے اپنے بچہ کو دو۲ برس کے بعد تک دودھ پلایا تو دو۲ برس کے بعد کی اُجرت کا مطالبہ نہیں کرسکتی یعنی لڑکے کا باپ اُجرت دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور دو۲ برس تک کی اُجرت اس سے جبراً لی جاسکتی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: دو۲ برس کے اندر بچہ کا باپ اس کی ماں کو دودھ چھڑانے پر مجبور نہیں کرسکتا اور اس کے بعد کرسکتا ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عورتوں کو چاہیے کہ بلاضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلا دیا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں، عورت کو بغیر اجازت شوہر کسی بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے، البتہ اگر اس کے ہلاک کا اندیشہ ہے تو کراہت نہیں۔[6] (ردالمحتار) مگر میعاد[7] کے اندر رضاعت بہرصورت ثابت۔

مسئلہ ۱۱: بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اُس کی وطی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترا) اس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، كتاب الرضاع، ص ٣٧.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ٣٩٢.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الرضاع، ج ١، ص ٣٤٢ ـ ٣٤٣.

4 ...... المرجع السابق، ص ٣٤٣.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج ١، ص ٣٩١.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج ٤، ص ٣٩٢.

7 ...... وقت مقررہ یعنی ڈھائی سال۔

کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی، ماموں اور اس کی بہن خالہ۔ یوہیں اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اُس کے بھائی اس کے چچا اور اُس کی بہنیں، اس کی پھوپیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ یوہیں ہر ایک کے باپ، ماں اس کے دادا دادی، نانا، نانی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے اولاد نہیں ہوئی مگر دودھ اتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پیے گا، عورت اس کی ماں ہو جائے گی مگر شوہر اس کا باپ نہیں، لہٰذا شوہر کی اولاد جو دوسری بی بی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳: پہلے شوہر سے عورت کی اولاد ہوئی اور دودھ موجود تھا کہ دوسرے سے نکاح ہوا اور کسی بچہ نے دودھ پیا، تو پہلا شوہر اس کا باپ ہوگا دوسرا نہیں اور جب دوسرے شوہر سے اولاد ہوگئی تو اب پہلے شوہر کا دودھ نہیں بلکہ دوسرے کا ہے اور جب تک دوسرے سے اولاد نہ ہوئی اگرچہ حمل ہو پہلے ہی شوہر کا دودھ ہے دوسرے کا نہیں۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۴: مولیٰ نے کنیز سے وطی کی اور اولاد پیدا ہوئی، تو جو بچہ اس کنیز کا دودھ پیے گا یہ اس کی ماں ہوگی اور مولیٰ اس کا باپ۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: جو نسب میں حرام ہے رضاع[5] میں بھی حرام مگر بھائی یا بہن کی ماں کہ یہ نسب میں حرام ہے کہ وہ یا اس کی ماں ہوگی یا باپ کی موطوءہ[6] اور دونوں حرام اور رضاع میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں، لہٰذا حرام نہیں اور اس کی تین صورتیں ہیں۔ رضاعی بھائی کی رضاعی ماں یا رضاعی بھائی کی حقیقی ماں یا حقیقی بھائی کی رضاعی ماں۔ یوہیں بیٹے یا بیٹی کی بہن یا دادی کہ نسب میں پہلی صورت میں بیٹی ہوگی یا ربیبہ[7] اور دوسری صورت میں ماں ہوگی یا باپ کی موطوءہ۔ یوہیں چچا یا پھوپی کی ماں یا ماموں یا خالہ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الرضاع، ج١، ص٣٤٣.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، كتاب الرضاع، ص٣٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص٤٠٥.

5 ...... دودھ کا رشتہ۔

6 ...... یعنی وہ عورت جس سے باپ نے صحبت کی ہو۔

7 ...... سوتیلی بیٹی۔

کی ماں کہ نسب میں دادی نانی ہوگی اور رضاع میں حرام نہیں اور ان میں بھی وہی تین صورتیں ہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۶: حقیقی بھائی کی رضاعی بہن یا رضاعی بھائی کی حقیقی بہن یا رضاعی بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے اور بھائی کی بہن سے نسب میں بھی ایک صورت جواز کی ہے، یعنی سوتیلے بھائی کی بہن جو دوسرے باپ سے ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا، ایک لڑکی ہے تو یہ بھائی بہن ہیں اور نکاح حرام اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو اگرچہ ایک کے وقت میں ایک شوہر کا دودھ تھا اور دوسرے کے وقت میں دوسرے کا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پلانے والی کے بیٹوں، پوتوں سے نہیں ہوسکتا، کہ یہ ان کی بہن یا پھوپی ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: جس عورت سے زنا کیا اور بچہ پیدا ہوا، اس عورت کا دودھ جس لڑکی نے پیا وہ زانی پر حرام ہے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۰: پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاع ہے مغلوب ہے تو نہیں۔ یوہیں اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر دیا تو اگر یہ دودھ غالب ہے تو رضاع نہیں ورنہ ہے اور دو عورتوں کا دودھ ملا کر پلایا تو جس کا زیادہ ہے اس سے رضاع ثابت ہے اور دونوں برابر ہوں تو دونوں سے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ بہر حال دونوں سے رضاع ثابت ہے۔[6] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۱: کھانے میں عورت کا دودھ ملا کر دیا، اگر وہ پتلی چیز پینے کے قابل ہے اور دودھ غالب یا برابر ہے تو رضاع

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الرضاع، ج۱، ص۳٤۳.
و"الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج٤، ص۳۹۳۔۳۹٦.

2 ...... "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج٤، ص۳۹۸.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص۳۹۹.

5 ...... "الجوهرة النیرة"، کتاب الرضاع، ص۳٥.

6 ...... المرجع السابق، ص۳٦،۳۷.

ثابت، ورنہ نہیں اور اگر پتلی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: دودھ کا پنیر یا کھویا بنا کر بچہ کو کھلایا تو رضاع نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: خنثیٰ مشکل کو دودھ اترا اُسے بچہ کو پلایا، تو اگر اُس کا عورت ہونا معلوم ہوا تو رضاع ہے اور مرد ہونا معلوم ہوا تو نہیں اور کچھ معلوم نہ ہوا تو اگر عورتیں کہیں اس کا دودھ مثلِ عورت کے دودھ کے ہے تو رضاع ہے ورنہ نہیں۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۴: کسی کی دو عورتیں ہیں بڑی نے چھوٹی کو جو شیر خوار[4] ہے دودھ پلا دیا تو دونوں اس پر ہمیشہ کو حرام ہوگئیں بشرطیکہ بڑی کے ساتھ وطی کر چکا ہو اور وطی نہ کی ہو تو دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ بڑی کو طلاق دے دی ہے اور طلاق کے بعد اس نے دودھ پلایا تو بڑی ہمیشہ کو حرام ہوگئی اور چھوٹی بدستور نکاح میں ہے۔ دوم یہ کہ طلاق نہیں دی ہے اور دودھ پلا دیا تو دونوں کا نکاح فسخ ہوگیا مگر چھوٹی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور بڑی سے وطی کی ہو تو پورا مہر پائے گی اور وطی نہ کی ہو تو کچھ نہ ملے گا مگر جب کہ دودھ پلانے پر مجبور کی گئی یا سوتی تھی سوتے میں چھوٹی نے دودھ پی لیا یا مجنونہ تھی حالتِ جنون میں دودھ پلا دیا یا اس کا دودھ کسی اور نے چھوٹی کے حلق میں ٹپکا دیا تو ان صورتوں میں نصف مہر بڑی بھی پائے گی اور چھوٹی کو نصف مہر ملے گا پھر اگر بڑی نے نکاح فسخ کرنے کے ارادہ سے پلایا تو شوہر یہ نصف مہر کہ چھوٹی کو دے گا، بڑی سے وصول کر سکتا ہے۔

یوہیں اُس سے وصول کر سکتا ہے جس نے چھوٹی کے حلق میں دودھ ٹپکا دیا بلکہ اُس سے تو چھوٹی اور بڑی دونوں کا نصف نصف مہر وصول کر سکتا ہے جب کہ اُس کا مقصد نکاح فاسد کر دینا ہو اور اگر نکاح فاسد کرنا مقصود نہ ہو تو کسی صورت میں کسی سے نہیں لے سکتا اور اگر یہ خیال کر کے دودھ پلایا ہے، کہ بھوکی ہے ہلاک ہو جائے گی تو اس صورت میں بھی رجوع نہیں۔ عورت کہتی ہے کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے نہ پلایا تھا تو حلف[5] کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے۔[6] (جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: بڑی نے چھوٹی کو بھوکی جان کر دودھ پلا دیا بعد کو معلوم ہوا کہ بھوکی نہ تھی، تو یہ نہ کہا جائے گا کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے پلایا۔[7] (جوہرہ)

---

1. "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص ٤٠١.
2. "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص ٤٠١.
3. "الجوهرة النيرة"، كتاب الرضاع، ص٣٧.
4. یعنی دودھ پینے والی جس کی عمر ڈھائی برس سے کم ہو۔
5. قسم۔
6. "الجوهرة النيرة"، المرجع السابق، ص٣٧، ٣٨. و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص ٤٠٢-٤٠٥.
7. "الجوهرة النيرة"، كتاب الرضاع، ص٣٨.

مسئلہ ۲۶: رضاع کے ثبوت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ ہوں اگرچہ وہ عورت خود دودھ پلانے والی ہو، فقط عورتوں کی شہادت سے ثبوت نہ ہوگا مگر بہتر یہ ہے کہ عورتوں کے کہنے سے بھی جدائی کرلے۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۷: رضاع کے ثبوت کے لیے عورت کے دعویٰ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں مگر تفریق قاضی کے حکم سے ہوگی یا متارکہ سے مدخولہ میں کہنے کی ضرورت ہے، مثلاً یہ کہے کہ میں نے تجھے جدا کیا یا چھوڑا اور غیر مدخولہ میں محض اس سے علیحدہ ہوجانا کافی ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آکر کہا، میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اگر شوہر یا دونوں اس کے کہنے کو سچ سمجھتے ہوں تو نکاح فاسد ہے اور وطی نہ کی ہو تو مہر کچھ نہیں اور اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدائی ہے اگر وہ عورت عادلہ ہے، پھر اگر وطی نہ ہوئی ہو تو مرد کو افضل یہ ہے کہ نصف مہر دے اور عورت کو افضل یہ ہے کہ نہ لے اور وطی ہوئی ہو تو افضل یہ ہے کہ پورا مہر دے اور نان نفقہ بھی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ مہر مثل اور مہر مقرر شدہ میں جو کم ہے وہ لے اور اگر عورت کو جدا نہ کرے جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں تصدیق کی اور شوہر نے تکذیب تو نکاح فاسد نہیں مگر زوجہ شوہر سے حلف لے سکتی ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تفریق کردی جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: عورت کے پاس دو عادل نے شہادت دی اور شوہر منکر[4] ہے مگر قاضی کے پاس شہادت نہیں گزری، پھر یہ گواہ مرگئے یا غائب ہوگئے تو عورت کو اس کے پاس رہنا جائز نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: صرف دو عورتوں نے قاضی کے پاس رضاع کی شہادت دی اور قاضی نے تفریق کا حکم دے دیا تو یہ حکم نافذ نہ ہوگا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: کسی عورت کی نسبت کہا کہ یہ میری دودھ شریک بہن ہے پھر اس اقرار سے پھر گیا[7] اس کا کہنا مان لیا جائے اور اگر اقرار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے، سچی ہے، صحیح ہے، حق وہی ہے جو میں نے کہہ دیا تو اب اقرار سے پھر

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الرضاع، ص ۳۸.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص ٤١٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الرضاع، ج١، ص ٣٤٧.

4 ...... انکار کرنے والا۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الرضاع، ج٤، ص ٤١٠.

6 ...... المرجع السابق، ص ٤١١.

7 ...... یعنی مُکر گیا۔

نہیں سکتا اور اگر اس عورت سے نکاح کر چکا تھا، اب اس قسم کا اقرار کرتا ہے تو جدائی کردی جائے اور اگر عورت اقرار کر کے پھر گئی اگرچہ اقرار پر اصرار کیا اور ثابت رہی ہو تو اس کا قول بھی مان لیا جائے۔ دونوں اقرار کر کے پھر گئے جب بھی یہی احکام ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی[2] تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ مونھ میں آ گیا بلکہ حلق سے اتر گیا۔[3] (درمختار)

ولی کا بیان

امام احمد و مسلم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کوآری) سے اجازت لی جائے اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔''[4]

ابوداود انھیں سے راوی، کہ ایک جوان لڑکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، کہ اس کے باپ نے نکاح کردیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسے اختیار دیا۔[5] یعنی چاہے تو اس نکاح کو جائز کردے یا رد کردے۔

مسائل فقهيه

ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو[6] دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ ولی کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے، بچہ اور مجنون ولی نہیں ہوسکتا۔ مسلمان کے ولی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے کہ کافر کو مسلمان پر کوئی اختیار نہیں، متقی ہونا شرط نہیں۔ فاسق بھی ولی ہوسکتا ہے۔ ولایت کے اسباب چار ہیں:

قرابت[1][7]، مِلک[2]، ولاَ[3]، امامت[4]۔[8] (درمختار وغیرہ)

---

1. ''الدرالمختار''، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج٤، ص٤٠٦ ـ ٤٠٨.
2. اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ ج ۲۳ ص ۳۷۷ پر فرماتے ہیں ''اگر عورت شیر دار (دودھ والی) ہو تو ایسا چوسنا نہ چاہیے جس سے دودھ حلق میں چلا جائے اور اگر منہ میں آ جائے اور حلق میں نہ جانے دے تو مضائقہ (حرج) نہیں کہ شیر زن (عورت کا دودھ پینا) حرام ہے''۔...علمیہ
3. ''الدرالمختار''، المرجع السابق، ص٤١١.
4. ''صحيح مسلم''، كتاب النكاح، باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق... إلخ، الحديث: ١٤٢١، ص٧٣٨.
5. ''سنن أبي داود''، كتاب النكاح، باب في البكر يزوجها ابوها... إلخ، الحديث: ٢٠٩٦، ج٢، ص٣٣٨.
6. یعنی جس کا حکم دوسرے پر چلے۔
7. یعنی قریبی رشتہ۔
8. ''الدرالمختار''، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٤٧ـ١٤٩، وغيره.

مسئلہ ۱: قرابت کی وجہ سے ولایت عصبہ بنفسہٖ کے لیے ہے یعنی وہ مرد جس کو اس سے قرابت کسی عورت کی وساطت سے نہ ہو یا یوں سمجھو کہ وہ وارث کہ ذوی الفروض کے بعد جو کچھ بچے سب لے لے اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا مال یہی لے۔ ایسی قرابت والا ولی ہے اور یہاں بھی وہی ترتیب ملحوظ ہے جو وراثت میں معتبر ہے یعنی سب میں مقدم بیٹا، پھر پوتا، پھر پرپوتا اگرچہ کئی پشت کا فاصلہ ہو، یہ نہ ہوں تو باپ، پھر دادا، پھر پردادا، وغیرہم اصول اگرچہ کئی پشت اوپر کا ہو، پھر حقیقی بھائی، پھر سوتیلا بھائی، پھر حقیقی بھائی کا بیٹا، پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا، پھر حقیقی چچا، پھر سوتیلا چچا، پھر حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر باپ کا حقیقی چچا، پھر سوتیلا چچا، پھر باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر دادا کا حقیقی چچا، پھر سوتیلا چچا، پھر دادا کے حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا۔

خلاصہ یہ کہ اُس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار جو مرد ہو، وہ ولی ہے اگر بیٹا نہ ہو تو جو حکم بیٹے کا ہے وہی پوتے کا ہے، وہ نہ ہو تو پرپوتے کا اور عصبہ کے ولی ہونے میں اُس کا آزاد ہونا شرط ہے اگر غلام ہے تو اس کو ولایت نہیں بلکہ اس صورت میں ولی وہ ہوگا جو اُس کے بعد ولی ہوسکتا ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲: کسی پاگل عورت کے باپ اور بیٹا یا دادا اور بیٹا ہیں تو بیٹا ولی ہے باپ اور دادا نہیں مگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ باپ اس کے بیٹے (یعنی اپنے نواسے) کو نکاح کر دینے کا حکم کردے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: عصبہ نہ ہوں تو ماں ولی ہے، پھر دادی، پھر نانی، پھر بیٹی، پھر پوتی، پھر نواسی، پھر پرپوتی، پھر نواسی کی بیٹی، پھر نانا، پھر حقیقی بہن، پھر سوتیلی بہن، پھر اخیافی بھائی بہن یہ دونوں ایک درجے کے ہیں، ان کے بعد بہن وغیرہا کی اولاد اسی ترتیب سے پھر پھوپی، پھر ماموں، پھر خالہ، پھر چچازاد بہن، پھر اسی ترتیب سے ان کی اولاد۔[3] (خانیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جب رشتہ دار موجود نہ ہوں تو ولی مولی الموالاۃ ہے یعنی وہ جس کے ہاتھ پر اس کا باپ مشرف باسلام ہوا اور یہ عہد کیا کہ اس کے بعد یہ اس کا وارث ہوگا یا دونوں نے ایک دوسرے کا وارث ہونا ٹھہرا لیا ہو۔[4] (خانیہ، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج۱، ص۲۸۳.

و "الدرالمختار"، كتاب الفرائض، فصل في العصبات، ج۱۰، ص۵۵۰، وغيرهما.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج۱، ص۲۸۳.

3 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الاولياء، ج۱، ص۱٦٥.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: لايصح تولية الصغيرشيخاعلى خيرات، ج٤، ص۱۸٤.

4 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الاولياء، ج۱، ص۱٦٥.

و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: لايصح تولية الصغيرشيخاعلى خيرات، ج٤، ص۱۸٥.

مسئلہ ۵: ان سب کے بعد بادشاہِ اسلام ولی ہے پھر قاضی جب کہ سلطان کی طرف سے اسے نابالغوں کے نکاح کا اختیار دیا گیا ہو اور اگر اس کے متعلق یہ کام نہ ہو اور نکاح کر دیا پھر سلطان کی طرف سے یہ خدمت بھی اسے سپرد ہوئی اور قاضی نے اس نکاح کو جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۶: قاضی نے اگر کسی نابالغہ لڑکی سے اپنا نکاح کر لیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوا یعنی اس صورت میں قاضی ولی نہیں۔ یوہیں بادشاہ نے اگر ایسا کیا تو یہ بھی بے ولی کے[2] نکاح ہوا اور اگر قاضی نے نابالغہ لڑکی کا نکاح اپنے باپ یا لڑکے سے کر دیا تو یہ بھی جائز نہیں۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷: قاضی کے بعد قاضی کا نائب ہے جب کہ بادشاہ اسلام نے قاضی کو یہ اختیار دیا ہو اور قاضی نے اس نائب کو اجازت دی ہو یا تمام امور میں اس کو نائب کیا ہو۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: وصی[5] کو یہ اختیار نہیں کہ یتیم کا نکاح کر دے اگرچہ اس یتیم کے باپ دادا نے یہ وصیت بھی کی ہو کہ میرے بعد تم اس کا نکاح کر دینا، البتہ اگر وہ قریب کا رشتہ دار یا حاکم ہے تو کر سکتا ہے کہ اب وہ ولی بھی ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹: نابالغ بچے کی کسی نے پرورش کی، مثلاً اسے متبنّٰی[7] کیا یا لاوارث بچہ کہیں پڑا ملا، اُسے پال لیا تو یہ شخص اس کے نکاح کا ولی نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: لونڈی، غلام کے نکاح کا ولی ان کا مولیٰ ہے، اس کے سوا کسی کو ولایت نہیں اگر کسی اور نے یا اس نے خود نکاح کر لیا تو وہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہے گا جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا، رد کر دے گا باطل ہو جائے گا اور اگر غلام دو شخص میں مشترک ہے تو ایک شخص تنہا اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔[9] (خانیہ)

---

1. "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاولیاء، ج۱، ص۱٦٥.
2. ولی کے بغیر۔
3. "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج۱، ص۲۸۳.
   و"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص۱۸۷.
4. "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: لایصح تولیة الصغیر شیخاعلی خیرات، ج٤، ص۱۸٥.
5. وصی وہ ہے جس کو وصیت کی جائے کہ تم ایسا کرنا۔
6. "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص۱۸٦.
7. منہ بولا بیٹا۔
8. "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج۱، ص۲۸٤.
9. "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاولیاء، ج۱، ص۱٦٥.

مسئلہ ۱۱: مسلمان شخص کافرہ کے نکاح کا ولی نہیں مگر کافرہ باندی کا ولی اس کا مولیٰ ہے۔ یوہیں بادشاہِ اسلام اور قاضی بھی کافرہ کے ولی ہیں کہ ان کو اُس کا نکاح کرنے کی اجازت ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: لونڈی غلام ولی نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ مکاتب اپنے لڑکے کا ولی نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کافر اصلی، کافر اصلی کا ولی ہے اور مرتد کسی کا بھی ولی نہیں، نہ مسلم کا، نہ کافر کا یہاں تک کہ مرتد مرتد کا بھی ولی نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ولی اگر پاگل ہوگیا تو اس کی ولایت جاتی رہی اور اگر اس قسم کا پاگل ہے کہ کبھی پاگل رہتا ہے اور کبھی ہوش میں تو ولایت باقی ہے، افاقہ کی حالت میں جو کچھ تصرفات کرے گا نافذ ہوں گے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: لڑکا معتوہ یا مجنون ہے اور اسی حالت میں بالغ ہوا تو باپ کی ولایت اب بھی بدستور باقی ہے اور اگر بلوغ کے وقت عاقل تھا پھر مجنون یا معتوہ ہوگیا تو باپ کی ولایت پھر عود[5] کر آئے گی اور کسی کا باپ مجنون ہوگیا تو اُس کا بیٹا ولی ہے اپنے باپ کا نکاح کرسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اپنے بالغ لڑکے کا نکاح کردیا اور ابھی لڑکے نے جائز نہ کیا تھا کہ پاگل ہوگیا، اب اس کے باپ نے نکاح جائز کردیا تو جائز ہوگیا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: نابالغ نے اپنا نکاح خود کیا اور نہ اس کا ولی ہے، نہ وہاں حاکم تو یہ نکاح موقوف ہے بالغ ہوکر اگر جائز کردے گا ہوجائے گا اور اگر نابالغ نے بالغ عورت سے نکاح کیا پھر غائب ہوگیا پھر عورت نے دوسرا نکاح کیا اور نابالغ نے بلوغ کے وقت نکاح جائز کردیا تھا اگر دوسرا نکاح اجازت سے پہلے کیا تو دوسرا ہوگیا اور بعد میں تو نہیں اور اب پہلا ہوگیا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: دو برابر کے ولی نے نکاح کردیا۔ مثلاً اس کے دو۲ حقیقی بھائی ہیں دونوں نے نکاح کردیا، تو جس نے پہلے

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج٤، ص١٨٣.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص٢٨٤.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... لوٹنا۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: لایصح تولية الصغير شيخا علی خيرات، ج٤، ص١٨٧.

کیا وہ صحیح ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ کیا ہو یا معلوم نہ ہو کہ کون پیچھے ہے، کون پہلے تو دونوں باطل۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: ولی اقرب غائب ہے اس وقت دُور والے ولی نے نکاح کر دیا تو صحیح ہے اور اگر اس کی موجودگی میں نکاح کیا تو اس کی اجازت پر موقوف ہے محض اس کا سکوت کافی نہیں بلکہ صراحۃً یا دلالۃً اجازت کی ضرورت ہے، یہاں تک کہ اگر ولی اقرب مجلس میں موجود ہو تو یہ بھی اجازت نہیں اور اگر اس ولی اقرب نے نہ اجازت دی تھی، نہ رد کیا اور مر گیا یا غائب ہو گیا کہ اب ولایت اسی دُور والے ولی کو پہنچی تو وہ قبل میں اس کا نکاح کر دینا اجازت نہیں بلکہ اب اس کی جدید اجازت درکار ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: ولی کے غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کا انتظار کیا جائے تو وہ جس نے پیغام دیا ہے اور کفو بھی ہے، ہاتھ سے جاتا رہے گا اگر ولی قریب مفقود الخبر ہو یا کہیں دورہ کرتا ہو کہ اس کا پتا معلوم نہ ہو یا وہ ولی اُسی شہر میں چھپا ہوا ہے مگر لوگوں کو اس کا حال معلوم نہیں اور ولی ابعد نے نکاح کر دیا اور وہ اب ظاہر ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا۔[3] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۱: ولی اقرب صالح ولایت نہیں، مثلاً بچہ ہے یا مجنون تو ولی ابعد ہی نکاح کا ولی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: مولیٰ اگر غائب بھی ہو جائے اور اس کا پتا بھی نہ چلے، جب بھی لونڈی غلام کے نکاح کی ولایت اسی کو ہے اس کے رشتہ دار ولی نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: لونڈی آزاد ہو گئی اور اس کا عصبہ کوئی نہ ہو تو وہ عصبہ ہے، جس نے اسے آزاد کیا اور اسی کی اجازت سے نکاح ہو گا، وہ مرد ہو یا عورت اور ذوی الارحام پر آزاد کنندہ[6] مقدم ہے۔[7] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲۴: کفو نے پیغام دیا اور وہ مہر مثل بھی دینے پر تیار ہے مگر ولی اقرب لڑکی کا نکاح اس سے نہیں کرتا بلکہ بلا وجہ انکار کرتا ہے تو ولی ابعد نکاح کر سکتا ہے۔[8] (درمختار)

---

1. "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٨٨.
2. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: لايصح تولية الصغيرشيخاعلى خيرات، ج٤، ص١٨٩.
3. "الفتاوى الخانية"، کتاب النکاح، فصل في الاولياء، ج١، ص١٦٦.
4. "الفتاوى الهندية"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص٢٨٥.
5. المرجع السابق.
6. آزاد کرنے والا۔
7. "الجوهرة النيرة"، کتاب النکاح، ص١٣.
8. "الدرالمختار" کتاب النکاح، ج٤، ص١٩١.

مسئلہ ۲۵: نابالغ اور مجنون اور لونڈی غلام کے نکاح کے لیے ولی شرط ہے، بغیر ولی ان کا نکاح نہیں ہوسکتا اور حرہ بالغہ عاقلہ نے بغیر ولی کفو سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہوگیا اور غیر کفو سے کیا تو نہ ہوا اگرچہ نکاح کے بعد راضی ہوگیا۔ البتہ اگر ولی نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا اور عورت کے بچہ بھی پیدا ہوگیا تو اب نکاح صحیح مانا جائے گا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: جس عورت کا کوئی عصبہ نہ ہو، وہ اگر اپنا نکاح جان بوجھ کر غیر کفو سے کرے تو نکاح ہو جائے گا۔[2] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۷: جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں بعد عدت اس نے جان بوجھ کر غیر کفو سے نکاح کر لیا اور ولی راضی نہیں یا ولی کو اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہیں تو یہ عورت شوہر اوّل کے لیے حلال نہ ہوئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: ایک درجہ کے چند ولی ہوں۔ بعض کا راضی ہو جانا کافی ہے اور اگر مختلف درجے کے ہوں تو اقرب کا راضی ہونا ضروری ہے کہ حقیقۃً یہی ولی ہے اور جس ولی کی رضا سے نکاح ہوا جب اس سے کہا گیا تو یہ کہتا ہے کہ یہ شخص کفو ہے تو اب اس کی رضا بے کار ہے اس کی رضا سے بقیہ ورثہ کا حق ساقط نہ ہوگا۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: راضی ہونا دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ صراحۃً کہہ دے کہ میں راضی ہوں۔ دوسرے یہ کہ کوئی ایسا فعل پایا جائے جس سے راضی ہونا سمجھا جاتا ہو، مثلاً مہر پر قبضہ کرنا یا مہر کا مطالبہ یا دعویٰ کر دینا یا عورت کو رخصت کر دینا کہ یہ سب افعال راضی ہونے کی دلیل ہیں، اس کو دلالۃً رضا کہتے ہیں اور ولی کا سکوت رضا نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: شافعیہ[6] عورت بالغہ کو آری نے حنفی[7] سے نکاح کیا اور اس کا باپ راضی نہیں تو نکاح صحیح ہوگیا۔ یوہیں اس کا عکس۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: عورت بالغہ عاقلہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کرسکتا۔ نہ اس کا باپ نہ بادشاہِ اسلام، کو آری ہو یا ثیب۔ یوہیں مرد بالغ آزاد اور مکاتب و مکاتبہ کا عقد نکاح بلا[9] ان کی مرضی کے کوئی نہیں کرسکتا۔[10] (عالمگیری، درمختار)

---

1. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٤٩ ـ ١٥١.
2. "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٣، وغیرہ.
3. "الدرالمختار" کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٢.
4. "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٣، وغیرہ.
5. "الدرالمختار" کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٤.
6. فقہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروکار۔
7. فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروکار۔
8. "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج١، ص٢٨٧.
9. بغیر۔
10. "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق. و "الدرالمختار" کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٥.

مسئلہ ۳۲: کوآری عورت سے اُس کے ولی یا ولی کے وکیل یا قاصد نے اذن مانگا یا ولی نے بلا اجازت لیے نکاح کر دیا۔ اب اس کے قاصد نے یا کسی فضولی عادل نے خبر دی اور عورت نے سکوت کیا یا ہنسی یا مسکرائی یا بغیر آواز کے روئی تو ان سب صورتوں میں اذن سمجھا جائے گا کہ پہلی صورت میں نکاح کر دینے کی اجازت ہے، دوسری میں نکاح کیا ہوا منظور ہے اور اگر اذن طلب کرتے وقت یا جس وقت نکاح ہو جانے کی خبر دی گئی، اس نے سُن کر کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی اور سے کلام کرنا شروع کیا مگر نکاح کو رد نہ کیا تو یہ بھی اذن ہے اور اگر چپ رہنا اس وجہ سے ہوا کہ اسے کھانسی یا چھینک آ گئی تو یہ رضا نہیں اس کے بعد رد کر سکتی ہے۔ یوہیں اگر کسی نے اس کا مونھ بند کر دیا کہ بول نہ سکی تو رضا نہیں۔ اور ہنسنا اگر بطور استہزا[1] کے ہو یا رونا آواز سے ہو تو اذن نہیں۔ [2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: ایک درجہ کے دو ولی نے بیک وقت دو شخصوں سے نکاح کر دیا اور دونوں کی خبر ایک ساتھ پہنچی عورت نے سکوت کیا، تو دونوں موقوف ہیں اپنے قول یا فعل سے جس ایک کو جائز کرے جائز ہے اور دوسرا باطل اور دونوں کو جائز کیا تو دونوں باطل اور دونوں نے اذن مانگا اور عورت نے سکوت کیا تو جو پہلے نکاح کر دے وہ ہوگا۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: ولی نے نکاح کر دیا عورت کو خبر پہنچی اس نے سکوت[4] کیا مگر اس وقت شوہر مر چکا تھا تو یہ اذن نہیں اور اگر شوہر کے مر جانے کے بعد کہتی ہے کہ میرے اذن سے میرے باپ نے اس سے نکاح کیا۔ اور شوہر کے ورثہ انکار کریں تو عورت کا قول مانا جائے گا لہٰذا وارث ہوگی اور عدّت واجب۔ اور اگر عورت نے یہ بیان کیا کہ میرے اذن کے بغیر نکاح ہوا مگر جب نکاح کی خبر پہنچی میں نے نکاح کو جائز کیا تو اب ورثہ کا قول معتبر ہے اب نہ مہر پائے گی نہ میراث۔ رہا یہ کہ عدّت گزارے گی یا نہیں اگر واقع میں سچی ہے تو عدّت گزارے ورنہ نہیں مگر نکاح کرنا چاہے تو عدّت تک روکی جائے گی کہ جب اس نے اپنا نکاح ہونا بیان کیا تو اب بغیر عدّت کیونکر نکاح کرے گی۔ [5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵: عورت سے اذن[6] لینے گئے اس نے کہا کسی اور سے ہوتا تو بہتر تھا تو یہ انکار ہے اور اگر نکاح کے بعد خبر دی گئی اور عورت نے وہی لفظ کہے تو قبول سمجھا جائے گا۔ [7] (درمختار)

---

1 ...... یعنی مذاق۔

2 ...... "الدرالمختار" کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٥ .
و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص٢٨٧ ، ٢٨٨ .

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٦ .

4 ...... خاموشی۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص٢٨٩ .
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٧ .

6 ...... اجازت۔

7 ...... "الدرالمختار" ، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٧ .

مسئلہ ۳۶: ولی اس عورت سے خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے اور اجازت لینے گیا اس نے سکوت کیا تو یہ رضا ہے اور اگر نکاح اپنے سے کرلیا اب خبر دی اور سکوت کیا تو یہ رد ہے رضا نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: کسی خاص کی نسبت عورت سے اذن مانگا اس نے انکار کردیا مگر ولی نے اسی سے نکاح کردیا۔ اب خبر پہنچی اور ساکت رہی تو یہ اذن ہوگیا اور اگر کہا کہ میں تو پہلے ہی سے اُس سے نکاح نہیں چاہتی ہوں تو یہ رد ہے اور اگر جس وقت خبر پہنچی انکار کیا پھر بعد کو رضا ظاہر کی تو یہ نکاح جائز نہ ہوا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: اذن لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیا جائے جس کو وہ عورت جان سکے۔ اگر یوں کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کردوں یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کردوں تو یوں اذن نہیں ہوسکتا۔ اور اگر یوں کہا کہ فلاں یا فلاں سے تیرا نکاح کردوں اور عورت نے سکوت کیا تو اذن ہوگیا۔ ان دونوں میں جس ایک سے چاہے کردے یا یوں کہا کہ پڑوس والوں میں سے کسی سے نکاح کردوں یا یوں کہا کہ چچازاد بھائیوں میں کسی سے نکاح کردوں اور سکوت کیا اور ان دونوں صورتوں میں ان سب کو جانتی بھی ہو تو اذن ہوگیا۔ ان میں جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور سب کو جانتی نہ ہو تو اذن نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: عورت نے اذنِ عام دے دیا، مثلاً ولی نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے پیغام بھیجا ہے، عورت نے کہا جو تو کرے مجھے منظور ہے یا جس سے تو چاہے نکاح کردے تو یہ اذنِ عام ہے جس سے چاہے نکاح کردے مگر اس صورت میں بھی اگر کسی خاص شخص کی نسبت عورت پیشتر انکار کرچکی ہے تو اس کے بارے میں اذن نہ سمجھا جائے گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: اذن لینے میں مہر کا ذکر شرط نہیں اور بعض مشائخ نے شرط بتایا لہٰذا ذکر ہو جانا چاہیے کہ اختلاف سے بچنا ہے اور اگر ذکر نہ کیا تو ضرور ہے کہ جو مہر باندھا جائے وہ مہر مثل سے کم نہ ہو اور کم ہو تو بغیر عورت کے راضی ہوئے عقد صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر زیادہ کمی ہو تو اگرچہ عورت راضی ہو اولیا کو اعتراض کا حق حاصل ہے یعنی جب کہ کسی غیر ولی نے نکاح کیا ہو اور ولی نے خود ایسا کیا تو اب کون اعتراض کرے۔[5] (ردالمحتار)

---

1. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٨.
2. ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٨.
3. ...... المرجع السابق، ص١٥٨.
4. ...... المرجع السابق، ص١٥٩.
5. ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٥٩.

مسئلہ ۴۱: ولی نے عورت بالغہ کا نکاح اس کے سامنے کر دیا اور اُسے اس کا علم بھی ہوا اور سکوت کیا تو یہ رضا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۲: یہ احکام جو مذکور ہوئے ولی اقرب کے ہیں، اگر ولی بعید یا اجنبی نے نکاح کا اذن طلب کیا تو سکوت اذن نہیں بلکہ اگر عورت کوآری ہے تو صراحۃً اذن کے الفاظ کہے یا کوئی ایسا فعل کرے جو قول کے حکم میں ہو، مثلاً مہر یا نفقہ طلب کرنا، خوشی سے ہنسنا، خلوت پر راضی ہونا، مہر یا نفقہ قبول کرنا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: ولی نے عورت سے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ فلاں سے تیرا نکاح کر دوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے، جب چلا گیا تو کہنے لگی میں راضی نہیں اور ولی کو اس کا علم نہ ہوا اور نکاح کر دیا تو صحیح ہو گیا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: بکر (کوآری) وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو، لہٰذا اگر زینہ[4] پر چڑھنے یا اترنے یا کودنے یا حیض یا زخم یا بلا نکاح زیادہ عمر ہو جانے یا زنا کی وجہ سے بکارت[5] زائل ہو گئی جب بھی وہ کوآری ہی کہلائے گی۔ یوہیں اگر اس کا نکاح ہوا مگر شوہر نامرد ہے یا اس کا عضوِ تناسل مقطوع[6] ہے اس وجہ سے تفریق ہو گئی بلکہ اگر شوہر نے وطی سے پہلے طلاق دے دی یا مر گیا اگرچہ ان سب صورتوں میں خلوت ہو چکی ہو جب بھی بکر ہے مگر جب چند بار اس نے زنا کیا کہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہو گیا یا اُس پر حدِ زنا قائم کی گئی اگرچہ ایک ہی بار واقع ہوا ہو تو اب وہ عورت بکر نہیں قرار دی جائے گی اور جو عورت کوآری نہ ہو اس کو ثیب کہتے ہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴۵: لڑکی کا نکاح نابالغہ سمجھ کر اس کے باپ نے کر دیا وہ کہتی ہے میں بالغہ ہوں میرا نکاح صحیح نہ ہوا اور اس کا باپ یا شوہر کہتا ہے نابالغہ ہے اور نکاح صحیح ہے تو اگر اس کی عمر نو برس کی ہو اور مراہقہ ہو تو لڑکی کا قول مانا جائے گا اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعوے پر گواہ پیش کیے تو بلوغ کے گواہ کو ترجیح ہے۔ یوہیں اگر لڑکے مراہق[8] نے اپنے بلوغ کا دعویٰ کیا تو اسی کا قول معتبر ہے، مثلاً اس کے باپ نے اس کی کوئی چیز بیچ ڈالی، یہ کہتا ہے میں بالغ ہوں اور بیع صحیح نہ ہوئی اس کا باپ یا خریدار کہتا ہے نابالغ ہے تو بالغ ہونا قرار پائے گا جب کہ اس کی عمر اس قابل ہو۔[9] (درمختار)

---

1. ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص ١٦٠.
2. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص ١٦٠.
3. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الرابع في الاولياء، ج١، ص ٢٨٨، ٢٨٩.
4. ...... سیڑھی۔
5. ...... یعنی کنوارہ پن۔
6. ...... کٹا ہوا۔
7. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص ١٦١ ـ ١٦٣.
8. ...... بالغ ہونے کے قریب۔
9. ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص ١٦٥.

مسئلہ ۴۶: نابالغ لڑکا اور لڑکی اگرچہ ثیب ہو اور مجنون و معتوہ کے نکاح پر ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی اگرچہ یہ لوگ نہ چاہیں ولی نے جب نکاح کر دیا ہو گیا۔ پھر اگر باپ دادا یا بیٹے نے نکاح کر دیا ہے تو اگرچہ مہرِ مثل سے بہت کم یا زیادہ پر نکاح کیا یا غیر کفو سے کیا جب بھی ہو جائے گا بلکہ لازم ہو جائے گا کہ ان کو بالغ ہونے کے بعد یا مجنون کو ہوش آنے کے بعد اُس نکاح کے توڑنے کا اختیار نہیں۔ یوہیں مولیٰ کا نکاح کیا ہوا بھی فسخ نہیں ہو سکتا، ہاں اگر باپ، دادا یا لڑکے کا سوء اختیار معلوم ہو چکا ہو مثلاً اس سے پیشتر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی غیر کفو فاسق وغیرہ سے کر دیا اور اب یہ دوسرا نکاح غیر کفو سے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔

یوہیں اگر نشہ کی حالت میں غیر کفو سے یا مہر مثل میں زیادہ کمی کے ساتھ نکاح کیا تو صحیح نہ ہوا اور اگر باپ، دادا یا بیٹے کے سوا کسی اور نے کیا ہے اور غیر کفو یا مہر مثل میں زیادہ کمی بیشی کے ساتھ ہوا تو مطلقاً صحیح نہیں اور اگر کفو سے مہر مثل کے ساتھ کیا ہے تو صحیح ہے مگر بالغ ہونے کے بعد اور مجنون کو افاقہ کے بعد اور معتوہ کو عاقل ہونے کے بعد فسخ کا اختیار ہوگا اگرچہ خلوت بلکہ وطی ہو چکی ہو یعنی اگر نکاح ہونا پہلے سے معلوم ہے تو بکر بالغ ہوتے ہی فوراً اور اگر معلوم نہ تھا تو جس وقت معلوم ہوا اسی وقت فوراً فسخ کر سکتی ہے اگر کچھ بھی وقفہ ہوا تو اختیار فسخ جاتا رہا۔ یہ نہ ہوگا کہ آخر مجلس تک اختیار باقی رہے مگر نکاح فسخ اس وقت ہوگا جب قاضی فسخ کا حکم بھی دیدے لہٰذا اسی اثنا میں قبل حکمِ قاضی اگر ایک کا انتقال ہو گیا تو دوسرا وارث ہوگا اور پورا مہر لازم ہوگا۔[1]

(درمختار، خانیہ، جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۷: عورت کو خیار بلوغ حاصل تھا جس وقت بالغ ہوئی، اسی وقت اسے یہ خبر بھی ملی کہ فلاں جائداد فروخت ہوئی جس کا شفعہ یہ کر سکتی ہے، ایسی حالت میں اگر شفعہ کرنا ظاہر کرتی ہے تو خیار بلوغ جاتا ہے اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو شفعہ جاتا ہے اور چاہتی یہ ہے کہ دونوں حاصل ہوں لہٰذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے میں دونوں حق طلب کرتی ہوں، پھر تفصیل میں پہلے خیار بلوغ کو ذکر کرے اور ثیب کو ایسا معاملہ پیش آئے تو شفعہ کو مقدم کرے اور اس کی وجہ سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۸: عورت جس وقت بالغہ ہوئی اسی وقت کسی کو گواہ بنائے کہ میں ابھی بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہوں اور رات میں اگر اسے حیض آیا تو اسی وقت اپنے نفس کو اختیار کرے اور صبح کو گواہوں کے سامنے اپنا بالغ ہونا اور اختیار کرنا بیان کرے مگر یہ نہ کہے کہ رات میں بالغ ہوئی بلکہ یہ کہ میں اس وقت بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا اور اس لفظ سے یہ مراد

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الولي، ج٤، ص١٦٦۔١٧١. "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، ص١٠، ١١، وغيرهما .

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص١٧٨ .

لے کہ میں اس وقت بالغ ہوں تا کہ جھوٹ نہ ہو۔[1] (بزازیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۹: عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسے خیارِ بلوغ حاصل ہے اس بنا پر اس نے اس پر عملدر آمد بھی نہ کیا، اب اسے یہ مسئلہ معلوم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی کہ اس کے لیے جہل عذر نہیں اور لونڈی کسی کے نکاح میں ہے اب آزاد ہوئی تو اسے خیارِ عتق حاصل ہے کہ بعد آزادی چاہے اس نکاح پر باقی رہے یا فسخ کرالے۔ اس کے لیے جہل عذر ہے کہ باندیوں کو مسائل سیکھنے کا موقع نہیں ملتا اور حرّہ کو ہر وقت حاصل ہے اور نہ سیکھنا خود اسی کا قصور ہے لہٰذا قابلِ معذوری نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: لڑکا یا ثیب بالغ ہوئے تو سکوت سے خیارِ بلوغ باطل نہ ہوگا، جب تک صاف طور پر اپنی رضا یا کوئی ایسا فعل جو رضا پر دلالت کرے (مثلاً بوسہ لینا، چھونا، مہر لینا دینا، وطی پر راضی ہونا) نہ پایا جائے، مجلس سے اٹھ جانا بھی خیار کو باطل نہیں کرتا کہ اس کا وقت محدود نہیں عمر بھر اس کا وقت ہے۔[3] (خانیہ) رہا یہ امر کہ فسخِ نکاح سے مہر لازم آئے گا یا نہیں اگر اُس سے وطی نہ ہوئی تو مہر بھی نہیں اگرچہ فرقت جانب زوج سے ہو اور وطی ہو چکی ہے تو مہر لازم ہوگا اگرچہ فرقت جانب زوجہ سے ہو۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۵۱: اگر وطی ہو چکی ہے تو فسخ کے بعد عورت کے لیے عدّت بھی ہے ورنہ نہیں اور اس زمانہ عدّت میں اگر شوہر اسے طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یہ فسخ طلاق نہیں، لہٰذا اگر پھر انھیں دونوں کا باہم نکاح ہو تو شوہر تین طلاق کا مالک ہوگا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: ثیب کا نکاح ہوا اس کے بعد شوہر کے یہاں سے کچھ تحفہ آیا، اس نے لے لیا رضا ثابت نہ ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے یہاں کھانا کھایا یا اس کی خدمت کی اور پہلے بھی خدمت کرتی تھی تو رضا نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: نابالغ غلام کا نکاح نابالغہ لونڈی سے ان کے مولیٰ نے کر دیا پھر ان کو آزاد کر دیا۔ اب بالغ ہوئے تو ان کو خیارِ بلوغ حاصل نہیں اور اگر لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد نکاح کیا تو بالغہ ہونے کے بعد اسے خیار حاصل ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی البزازیة"، کتاب النکاح، نوع في خیار البلوغ، ج٤، ص١٢٥ وغیرھا (ھامش الفتاوی الھندیة).

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج٤، ص١٧٠، وغیرہ.

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاولیاء، ج١، ص١٦٦.

4 ...... "الجوھرة النیرة"، کتاب النکاح، ص٢٩.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولي، ج٤، ص١٧٢.

6 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب الرابع في الاولیاء، ج١، ص٢٨٩ ـ ٢٩٠.

7 ...... المرجع السابق، ص٢٨٦.

کفو کا بیان

حدیث ۱: ترمذی وحاکم وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ایسا شخص پیغام بھیجے، جس کے خُلق ودین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کردو، اگر نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور فسادِ عظیم ہوگا۔''[1]

حدیث ۲: ترمذی شریف میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ ① نماز کا جب وقت آجائے، ② جنازہ جب موجود ہو، ③ بے شوہر والی کا جب کفو ملے۔''[2]

کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا کے لیے باعثِ ننگ و عار[3] ہو، کفاءت[4] صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔[5] (عامہ کتب)

مسئلہ ۱: باپ، دادا کے سوا کسی اور ولی نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کردیا تو نکاح صحیح نہیں اور بالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کرسکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفاءت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں طرف سے کفاءت کا اعتبار ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے:

① نسب، ② اسلام، ③ حرفہ،[7] ④ حریت،[8] ⑤ دیانت، ⑥ مال۔

قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم کفو ہیں، یہاں تک کہ قرشی غیر ہاشمی ہاشمی کا کفو ہے اور کوئی غیر قرشی قریش کا کفو نہیں۔ قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں، انصار ومہاجرین سب اس میں برابر ہیں، عجمی النسل عربی کا کفو نہیں مگر عالمِ دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے۔[9] (خانیہ، عالمگیری)

---

1 ...... "جامع الترمذی"، أبواب النکاح، باب ماجاء کم من ترضون دینه ... إلخ، الحدیث: ۱۰۸٦، ج۲، ص۳٤٤.

2 ......"جامع الترمذی"، أبواب الجنائز، باب ماجاء فی تعجیل الجنازة، الحدیث: ۱۰۷۷، ج۲، ص۳۳۹.

3 ...... بے عزتی ورسوائی کا سبب۔

4 ...... کفو ہونا۔

5 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص۱۹٤.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص۱۹٥.

7 ...... حرفہ یعنی پیشہ۔

8 ...... حریت یعنی آزاد ہو غلام نہ ہو۔

9 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاکفاء، ج۱، ص۱٦۳.

و "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاکفاء، ج۱، ص۲۹۰،۲۹۱.

مسئلہ ۳: جو خود مسلمان ہوا یعنی اس کے باپ، دادا مسلمان نہ تھے وہ اس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا صرف باپ مسلمان ہو اس کا کفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو اور باپ دادا دو پشت سے اسلام ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ پشتوں سے اسلام ہو کفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اعتبار غیر عرب میں ہے، عربی کے لیے خود مسلمان ہوا یا باپ، دادا سے اسلام چلا آتا ہو سب برابر ہیں۔[1] (خانیہ، درمختار)

مسئلہ ۴: مرتد اگر اسلام لایا تو وہ اس مسلمان کا کفو ہے جو مرتد نہ ہوا تھا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵: غلام حرّہ کا کفو نہیں، نہ وہ جو آزاد کیا گیا حرّہ اصلیہ[3] کا کفو ہے اور جس کا باپ آزاد کیا گیا، وہ اس کا کفو نہیں جس کا دادا آزاد کیا گیا اور جس کا دادا آزاد کیا گیا وہ اس کا کفو ہے جس کی آزادی کئی پشت سے ہے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۶: جس لونڈی کے آزاد کرنے والے اشراف ہوں، اس کا کفو وہ نہیں جس کے آزاد کرنے والے غیر اشراف ہوں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: فاسق شخص متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود متقیہ نہ ہو۔[6] (درمختار وغیرہ) اور ظاہر کہ فسق اعتقادی فسقِ عملی سے بدرجہا[7] بدتر، لہٰذا سُنی عورت کا کفو وہ بدمذہب نہیں ہوسکتا جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچی ہو اور جو بدمذہب ایسے ہیں کہ ان کی بدمذہبی کفر کو پہنچی ہو، ان سے تو نکاح ہی نہیں ہوسکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں، کفو ہونا تو بڑی بات ہے جیسے روافض و وہابیۂ زمانہ کہ ان کے عقائد و اقوال کا بیان حصہ اوّل میں ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۸: مال میں کفاءت کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس اتنا مال ہو کہ مہر معجّل اور نفقہ[8] دینے پر قادر ہو۔ اگر پیشہ نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقہ دینے پر قادر ہو، ورنہ روز کی مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارف[9] روز دے سکے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ مال میں یہ اس کے برابر ہو۔[10] (خانیہ، درمختار)

---

1 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الاكفاء، ج۱، ص۱۶۳.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، ج٤، ص۱۹۸.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، ج٤، ص۲۰۰.

3 ...... یعنی جو کبھی لونڈی نہ بنی ہو۔

4 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الاكفاء، ج۱، ص۱۶۳.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الخامس في الاكفاء، ج۱، ص۲۹۰، ۲۹۱.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، ج٤، ص۲۰۱، وغيره.

7 ...... کئی درجے۔ 8 ...... کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔ 9 ...... یعنی ضروری اخراجات۔

10 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الاكفاء، ج۱، ص۱۶۳.
و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، ج٤، ص۲۰۲.

مسئلہ ۹: مرد کے پاس مال ہے مگر جتنا مہر ہے اتنا ہی اس پر قرض بھی ہے اور مال اتنا ہے کہ قرض ادا کر دے یا دین مہر تو کفو ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عورت محتاج ہے اور اس کے باپ، دادا بھی ایسے ہی ہیں تو اس کا کفو بھی بحیثیت مال وہی ہوگا کہ مہر معجّل اور نفقہ دینے پر قادر ہو۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۱۱: مالدار شخص کا نابالغ لڑکا اگرچہ وہ خود مال کا مالک نہیں مگر مالدار قرار دیا جائے گا کہ چھوٹے بچے، باپ، دادا کے تمول[3] سے غنی کہلاتے ہیں۔[4] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲: محتاج نے نکاح کیا اور عورت نے مہر معاف کر دیا تو وہ کفو نہیں ہو جائے گا، کہ کفاءت کا اعتبار وقتِ عقد ہے اور عقد کے وقت وہ کفو نہ تھا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: نفقہ پر قدرت کفو ہونے میں اس وقت ضروری ہے کہ عورت قابلِ جماع ہو، ورنہ جب تک اس قابل نہ ہو شوہر پر اس کا نفقہ واجب نہیں، لہٰذا اُس پر قدرت بھی ضروری نہیں، صرف مہر معجّل پر قدرت کافی ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہوں وہ اچھے پیشہ والوں کے کفو نہیں، مثلاً جوتا بنانے والے، چمڑا پکانے والے، سائیس[7]، چرواہے یہ ان کے کفو نہیں جو کپڑا بیچتے، عطر فروشی کرتے، تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جوتا نہ بناتا ہو بلکہ کارخانہ دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکر ہیں یہ کام کرتے ہیں یا دکاندار ہے کہ بنے ہوئے جوتے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کفو ہے۔ یوہیں اور کاموں میں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ناجائز محکموں کی نوکری کرنے والے یا وہ نوکریاں جن میں ظالموں کا اتباع کرنا ہوتا ہے، اگرچہ یہ سب پیشوں سے رذیل[9] پیشہ ہے اور علمائے متقدمین نے اس بارہ میں یہی فتویٰ دیا تھا کہ اگرچہ یہ کتنے ہی مالدار ہوں، تاجر وغیرہ

---

1. ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءۃ، ج٤، ص٢٠٢.
2. ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاکفاء، ج١، ص١٦٣.
3. ......تمول یعنی مالداری، دولت مندی۔
4. ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الاکفاء، ج١، ص١٦٣، وغیرها.
5. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاکفاء، ج١، ص٢٩١.
6. ...... المرجع السابق.
7. ......گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والا شخص۔
8. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءۃ، ج٤، ص٢٠٣.
9. ......گھٹیا۔

کے کفو نہیں مگر چونکہ کفاءت کا مدار[1] عرف دنیوی پر ہے اور اس زمانہ میں تقویٰ و دیانت پر عزت کا مدار نہیں بلکہ اب تو دنیوی وجاہت[2] دیکھی جاتی ہے اور یہ لوگ چونکہ عرف میں وجاہت والے کہے جاتے ہیں، لہٰذا علمائے متاخرین نے ان کے کفو ہونے کا فتویٰ دیا جب کہ ان کی نوکریاں عرف میں ذلیل نہ ہوں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: اوقاف کی نوکری بھی منجملہ پیشہ کے ہے، اگر ذلیل کام پر نہ ہو تو تاجر وغیرہ کا کفو ہوسکتا ہے۔ یوہیں علم دین پڑھانے والے تاجر وغیرہ کے کفو ہیں، بلکہ علمی فضیلت تو تمام فضیلتوں پر غالب ہے کہ تاجر وغیرہ عالم کے کفو نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: نکاح کے وقت کفو تھا، بعد میں کفاءت جاتی رہی تو نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا اور اگر پہلے کسی کا پیشہ کم درجہ کا تھا جس کی وجہ سے کفو نہ تھا اور اس نے اس کام کو چھوڑ دیا اگر عار باقی ہے[5] تو اب بھی کفو نہیں ورنہ ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کفاءت میں شہری اور دیہاتی ہونا معتبر نہیں جبکہ شرائط مذکورہ پائے جائیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: حسن و جمال کا اعتبار نہیں مگر اولیا کو چاہیے کہ اس کا بھی خیال کرلیں، کہ بعد میں کوئی خرابی نہ واقع ہو۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: امراض و عیوب مثلاً جذام، جنون، برص، گندہ دہنی[9] وغیرہا کا اعتبار نہیں۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: کسی نے اپنا نسب چھپایا اور دوسرا نسب بتا دیا بعد کو معلوم ہوا تو اگر اتنا کم درجہ ہے کہ کفو نہیں تو عورت اور اس کے اولیا کو حق فسخ حاصل ہے اور اگر اتنا کم نہیں کہ کفو نہ ہو تو اولیا کو حق نہیں ہے عورت کو ہے اور اگر اس کا نسب اس سے بڑھ کر ہے جو بتایا تو کسی کو نہیں۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: عورت نے شوہر کو دھوکا دیا اور اپنا نسب دوسرا بتایا تو شوہر کو حق فسخ نہیں، چاہے رکھے یا طلاق

---

[1] ...... انحصار۔ [2] ...... دنیوی وجاہت: یعنی دنیاوی طور پر مرتبہ، عزت واحترام۔

[3] ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٤.

[4] ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٥.

[5] ...... یعنی ابھی تک اس کام کی وجہ سے ذلت ورسوائی ہو رہی ہے۔

[6] ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٥.

[7] ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٧.

[8] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاكفاء، ج١، ص٢٩٢.

[9] ...... یعنی جس کے منہ سے بدبو آنے کی بیماری ہو۔

[10] ...... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج٤، ص٢٠٨.

[11] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الاكفاء، ج١، ص٢٩٣.

دیدے۔[1](عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر غیر کفو سے عورت نے خود یا اس کے ولی نے نکاح کر دیا مگر اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہ تھا اور کفو ہونا اس نے ظاہر بھی نہ کیا تھا تو فسخ کا اختیار نہیں۔ پہلی صورت میں عورت کو نہیں، دوسری میں کسی کو نہیں۔[2](خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: عورت مجہولۃ النسب[3] سے کسی غیر شریف نے نکاح کیا، بعد میں کسی قرشی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری لڑکی ہے اور قاضی نے اس کی بیٹی ہونے کا حکم دے دیا تو اُس شخص کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔[4](عالمگیری)

نکاح کی وکالت کا بیان

مسئلہ ۱: نکاح کی وکالت میں گواہ شرط نہیں۔[5](عالمگیری) بغیر گواہوں کے وکیل کیا اور اُس نے نکاح پڑھا دیا ہو گیا۔ گواہ کی یوں ضرورت ہے کہ اگر انکار کر دیا کہ میں نے تجھ کو وکیل نہیں بنایا تھا تو اب وکالت ثابت کرنے کے لیے گواہوں کی حاجت ہے۔

مسئلہ ۲: عورت نے کسی کو وکیل بنایا کہ تو جس سے چاہے میرا نکاح کر دے تو وکیل خود اپنے نکاح میں اسے نہیں لا سکتا۔ یوہیں مرد نے عورت کو وکیل بنایا تو وہ عورت اپنا نکاح اس سے نہیں کر سکتی۔[6](عالمگیری)

مسئلہ ۳: مرد نے عورت کو وکیل کیا کہ تو اپنے ساتھ میرا نکاح کر دے یا عورت نے مرد کو وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لے، اُس نے کہا میں نے فلاں مرد (موکل کا نام لے کر) یا فلانی عورت (موکلہ کا نام لے کر) سے اپنا نکاح کیا، ہو گیا قبول کی بھی حاجت نہیں۔[7](عالمگیری)

---

❶...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الأکفاء، ج۱، ص۲۹۳.

❷...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في الأکفاء، ج۱، ص۱۶٤.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الأکفاء، ج۱، ص۲۹۲،۲۹۳.

❸......یعنی وہ عورت جس کا نسب معلوم نہ ہو۔

❹......"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب الخامس في الأکفاء، ج۱، ص۲۹۳.

❺...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب السادس في الوکالة بالنکاح وغیرها، ج۱، ص۲۹٤.

❻...... المرجع السابق، ص۲۹٤،۲۹۵.

❼...... المرجع السابق، ص۲۹۵.

مسئلہ ۴: کسی کو وکیل کیا کہ فلانی عورت سے اتنے مہر پر میرا نکاح کردے۔ وکیل نے اس مہر پر اپنا نکاح اس عورت سے کرلیا تو اسی وکیل کا نکاح ہوا، پھر وکیل نے اسے مہینے بھر رکھ کر دخول کے بعد اُسے طلاق دے دی اور عدّت گزرنے پر موکل [1] سے نکاح کردیا تو موکل کا نکاح جائز ہوگیا۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کردے، اس نے باندی سے کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اپنی بالغہ یا نابالغہ لڑکی یا نابالغہ بہن یا بھتیجی سے کردیا، جس کا یہ ولی ہے تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر بالغہ بہن یا بھتیجی سے کیا تو صحیح ہے۔ یوہیں عورت کے وکیل نے اس کا نکاح اپنے باپ یا بیٹے سے کردیا تو صحیح نہ ہوا۔ [3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶: عورت نے اپنے کاموں میں تصرفات کا کسی کو وکیل کیا۔ اس نے اس وکالت کی بنا پر اپنا نکاح اس سے کرلیا، عورت کہتی ہے میں نے تو خرید و فروخت کے لیے وکیل بنایا تھا، نکاح کا وکیل نہیں کیا تھا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا کہ اگر نکاح کا وکیل ہوتا بھی تو اسے کب اختیار تھا کہ اپنے ساتھ نکاح کرلے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: وکیل سے کہا فلاں عورت سے میرا نکاح کردے، اس نے دوسری سے کردیا یا حرّہ سے کرنے کو کہا تھا باندی سے کیا، یا باندی سے کرنے کو کہا تھا آزاد عورت سے کیا، یا جتنا مہر بتا دیا تھا اس سے زیادہ باندھا، یا عورت نے نکاح کا وکیل کردیا تھا اس نے غیر کفو سے نکاح کردیا، ان سب صورتوں میں نکاح صحیح نہ ہوا۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: عورت کے وکیل نے اس کا نکاح کفو سے کیا، مگر وہ اندھا یا اپاہج یا بچہ یا معتوہ ہے تو ہوگیا۔ یوہیں مرد کے وکیل نے اندھی یا لُنجھی [6] یا مجنونہ یا نابالغہ سے نکاح کردیا صحیح ہوگیا اور اگر خوبصورت عورت سے نکاح کرنے کو کہا تھا، اس نے کالی حبشن سے کردیا یا اس کا عکس تو نہ ہوا اور اندھی سے نکاح کرنے کے لیے کہا تھا، وکیل نے آنکھ والی سے کردیا تو صحیح ہے۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کردے، اُس نے اُس عورت سے کیا جس کی نسبت موکل کہہ چکا تھا

---

1. ...... موکل یعنی وہ شخص جو وکیل مقرر کرے۔
2. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٥،٢٩٦.
3. ...... المرجع السابق. و "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب الكفاءة، ج٤، ص٢١٠.
4. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٥.
5. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في الوكيل والفضولي في النكاح، ج٤، ص٢١١.
6. ...... ہاتھ پاؤں سے معذور۔
7. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٥.

کہ اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو نکاح ہوگیا اور طلاق پڑگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: وکیل سے کہا کسی عورت سے نکاح کر دے، وکیل نے اُس عورت سے کیا جس کو موکل توکیل سے پہلے چھوڑ چکا ہے، اگر موکل نے اسکی بدخلقی[2] وغیرہ کی شکایت وکیل سے نہ کی ہو تو نکاح ہو جائے گا اور اگر جس سے نکاح کیا اسے وکیل بنانے کے بعد چھوڑا ہے تو نہ ہوا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: وکیل سے کہا فلانی یا فلانی سے کر دے تو جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور اگر دونوں سے ایک عقد میں[4] کیا تو کسی سے نہ ہوا۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۲: وکیل سے کہا ایک عورت سے نکاح کر دے، اس نے دو سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نافذ نہ ہوا پھر اگر موکل ان میں سے ایک کو جائز کر دے تو جائز ہو جائے گا اور دونوں کو تو دونوں، اور اگر دو عقد میں دونوں سے نکاح کیا تو پہلا لازم ہو جائے گا اور دوسرا موکل کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کرنے کو کہا تھا، اس نے ایک سے کیا یا دو سے دو عقدوں میں کیا تو جائز ہوگیا اور اگر کہا تھا فلانی سے کر دے، وکیل نے اس کے ساتھ ایک عورت ملا کر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو جس کو بتا دیا تھا اس کا ہوگیا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: وکیل سے کہا اس سے میرا نکاح کر دے، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ شوہر والی ہے پھر اس عورت کا شوہر مر گیا یا اس نے طلاق دے دی اور عدّت بھی گزر گئی، اب وکیل نے اس سے نکاح کر دیا تو ہوگیا۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۱۴: وکیل سے کہا میری قوم کی عورت سے نکاح کر دے، اس نے دوسری قوم کی عورت سے کیا، جائز نہ ہوا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: وکیل سے کہا اتنے مہر پر نکاح کر دے اور اس میں اتنا معجّل ہو، وکیل نے مہر تو وہی رکھا مگر معجّل کی مقدار بڑھا دی تو نکاح شوہر کی اجازت پر موقوف رہا اور اگر شوہر کو علم ہوگیا اور عورت سے وطی کی تو اجازت ہوگئی اور لاعلمی میں کی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٥.

2 ...... برے اخلاق۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.

4 ...... یعنی ایک ایجاب وقبول میں۔

5 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الوكالة، ج١، ص١٦٢.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في الوكيل والفضولي في النكاح، ج٤، ص٢١٢.

7 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب النكاح، فصل في الوكالة، ج١، ص١٦٢.

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٦.

تو نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: کسی کو بھیجا کہ فلانی سے میری منگنی کر آ۔ وکیل نے جا کر اس سے نکاح کر دیا ہوگیا اور اگر وکیل سے کہا فلاں کی لڑکی سے میری منگنی کر دے، اس نے لڑکی کے باپ سے کہا اپنی لڑکی مجھے دے، اس نے کہا دی، اب وکیل کہتا ہے میں نے اس لفظ سے اپنے موکل کا نکاح مراد لیا تھا تو اگر وکیل کا لفظ منگنی کے طور پر تھا اور لڑکی کے باپ کا جواب بھی عقد کے طور پر نہ تھا تو نکاح نہ ہوا اور اگر جواب عقد کے طور پر تھا تو نکاح ہوگیا مگر وکیل سے ہوا موکل سے نہ ہوا اور اگر وکیل اور لڑکی کے باپ میں موکل سے نکاح کے متعلق بات چیت ہو چکنے کے بعد لڑکی کے باپ نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر کر دیا، یہ نہ کہا کہ کس سے وکیل سے یا موکل سے، وکیل نے کہا میں نے قبول کی تو لڑکی کا نکاح اس وکیل سے ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: یہ بات تو پہلے بتا دی گئی ہے کہ نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح پڑھوا دے۔ ہاں اگر عورت نے وکیل سے کہہ دیا کہ تو جو کچھ کرے منظور ہے تو اب وکیل دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے اور اگر دو شخصوں کو مرد یا عورت نے وکیل بنایا، ان میں ایک نے نکاح کر دیا جائز نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: عورت نے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا پھر اُس نے بطورِ خود نکاح کر لیا تو وکیل کی وکالت جاتی رہی، وکیل کو اس کا علم ہوا یا نہ ہوا اور اگر اس نے وکالت سے معزول کیا تو جب تک وکیل کو اس کا علم نہ ہو معزول نہ ہوگا، یہاں تک کہ معزول کرنے کے بعد وکیل کو علم نہ ہوا تھا، اس نے نکاح کر دیا ہوگیا اور اگر مرد نے کسی خاص عورت سے نکاح کا وکیل کیا تھا پھر موکل نے اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کر لیا تو وکالت ختم ہوگئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: جس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اُس نے نکاح کا وکیل کیا تو یہ وکالت معطل رہے گی، جب ان میں سے کوئی بائن ہو جائے، اس وقت وکیل اپنی وکالت سے کام لے سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: کسی کی زبان بند ہوگئی اس سے کسی نے پوچھا، تیری لڑکی کے نکاح کا وکیل ہو جاؤں، اس نے کہا ہاں، اس کے سوا کچھ نہ کہا اور وکیل نے نکاح کر دیا صحیح نہ ہوا۔[6] (عالمگیری)

1- ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٦.

2- ......المرجع السابق، ص٢٩٧ - ٢٩٨.

3- ......المرجع السابق، ص٢٩٨.

4- ......المرجع السابق، ص٢٩٨.

5- ......المرجع السابق.

6- ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج١، ص٢٩٨.

مسئلہ ۲۱: جس مجلس میں ایجاب ہوا اگر اُسی میں قبول نہ ہوا تو وہ ایجاب باطل ہوگیا، بعد مجلس قبول کرنا بے کار ہے اور یہ حکم نکاح کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بیع وغیرہ تمام عقود[1] کا یہی حکم ہے، مثلاً مرد نے لوگوں سے کہا، گواہ ہو جاؤ میں نے فلانی عورت سے نکاح کیا اور عورت کو خبر پہنچی اس نے جائز کر دیا تو نکاح نہ ہوا، یا عورت نے کہا، گواہ ہو جاؤ کہ میں نے فلاں شخص سے جو موجود نہیں ہے نکاح کیا اور اسے جب خبر پہنچی تو جائز کر دیا نکاح نہ ہوا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: پانچ صورتوں میں ایک شخص کا ایجاب قائم مقام قبول کے بھی ہوگا:

۱ دونوں کا ولی ہو مثلاً یہ کہے میں نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنی بھتیجی سے کر دیا یا پوتے کا نکاح پوتی سے کر دیا۔

۲ دونوں کا وکیل ہو، مثلاً میں نے اپنے موکل کا نکاح اپنی موکلہ سے کر دیا اور اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ جو دو گواہ مرد کے وکیل کرنے کے ہوں، وہی عورت کے وکیل بنانے کے ہوں اور وہی نکاح کے بھی گواہ ہوں۔

۳ ایک طرف سے اصیل[3]، دوسری طرف سے وکیل، مثلاً عورت نے اسے وکیل بنایا کہ میرا نکاح تو اپنے ساتھ کر لے اس نے کہا میں نے اپنی موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کیا۔

۴ ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف سے ولی، مثلاً چچا زاد بہن نابالغہ سے اپنا نکاح کرے اور اس لڑکی کا یہی ولی اقرب بھی ہے اور اگر بالغہ ہو اور بغیر اجازت اس سے نکاح کیا تو اگرچہ جائز کر دے نکاح باطل ہے۔

۵ ایک طرف سے ولی ہو دوسری طرف سے وکیل، مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے موکل سے کرے۔

اور اگر ایک شخص ۱ دونوں طرف سے فضولی ہو یا ۲ ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے وکیل یا ۳ ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے ولی یا ۴ ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے اصیل تو ان چاروں صورتوں میں ایجاب وقبول دونوں نہیں کر سکتا اگر کیا تو نکاح نہ ہوا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: فضولی نے ایجاب کیا اور قبول کرنے والا کوئی دوسرا ہے، جس نے قبول کیا خواہ وہ اصیل ہو یا وکیل یا ولی یا فضولی تو یہ عقد اجازت پر موقوف رہا، جس کی طرف سے فضولی نے ایجاب یا قبول کیا اس نے جائز کر دیا، جائز ہوگیا اور رد کر دیا، باطل ہوگیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: فضولی نے جو نکاح کیا اُس کی اجازت قول و فعل دونوں سے ہوسکتی ہے، مثلاً کہا تم نے اچھا کیا یا اللہ

---

1 ...... یعنی معاملات۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج٤، ص٢١٣.

3 ...... اصیل: یعنی جو اپنا معاملہ خود طے کرے اپنا وکیل نہ بنائے۔

4 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السادس في الوکالة بالنکاح وغیرھا، ج١، ص٢٩٩.

(عزوجل) ہمارے لیے مبارک کرے یا تو نے ٹھیک کیا اور اگر اُس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اجازت کے الفاظ استہزا کے طور پر کہے تو اجازت نہیں۔ اجازت فعلی مثلاً مہر بھیج دینا، اُس کے ساتھ خلوت کرنا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: فضولی نے نکاح کیا اور مر گیا، اس کے مرنے کے بعد جس کی اجازت پر موقوف تھا، اس نے اجازت دی صحیح ہوگیا اگرچہ دونوں طرف سے دو فضولیوں نے ایجاب وقبول کیا ہو اور فضولی نے بیع کی ہو تو اس کے مرنے کے بعد جائز نہیں کرسکتا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: فضولی اپنے کیے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا، نہ قول سے فسخ کرسکتا ہے مثلاً کہے میں نے فسخ کردیا، نہ فعل سے مثلاً اُسی شخص کا نکاح اس عورت کی بہن سے کردیا تو پہلا فسخ نہ ہوگا اور اگر فضولی نے مرد کی بغیر اجازت نکاح کردیا، اس کے بعد اسی شخص نے اس فضولی کو وکیل کیا کہ میرا کسی عورت سے نکاح کردے، اس نے اس پہلی عورت کی بہن سے نکاح کیا تو پہلا فسخ ہوگیا اور کہتا کہ میں نے فسخ کیا تو فسخ نہ ہوتا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷: فضولی نے چار عورتوں سے ایک عقد میں کسی کا نکاح کردیا، اُس نے ان میں سے ایک کو طلاق دیدی تو باقیوں کے نکاح کی اجازت ہوگئی اور پانچ عورتوں سے متفرق عقد کے ساتھ نکاح کیا تو شوہر کو اختیار ہے کہ ان میں سے چار کو اختیار کرلے اور ایک کو چھوڑ دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: غلام اور باندی کا نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہتا ہے، وہ جائز کرے تو جائز، رد کرے تو باطل۔ خواہ مدبر ہوں یا مکاتب یا ام ولد یا وہ غلام جس میں کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا اور باندی کو جو مہر ملے گا اُس کا مالک مولیٰ ہے مگر مکاتبہ اور جس باندی کا بعض آزاد ہوا ہے ان کو جو مہر ملے گا انھیں کا ہوگا۔[5] (خانیہ)

مہر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ؕ

---

1. "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب السادس في الوکالة بالنکاح وغیرها، ج۱، ص۲۹۹.
2. "الدرالمختار"و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب في الوکیل والفضولي في النکاح، ج٤، ص۲۱۸.
3. "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في فسخ عقد الفضولي، ج۱، ص۱٦۱.
4. "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب السادس في الوکالة بالنکاح وغیرها، ج۱، ص۲۹۹.
5. "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل في نکاح الممالیك، ج۱، ص۱٦۰،۱٦۱.

﴿ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ﴾ (1)

جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو، ان کے مہر مقرر شدہ اُنھیں دواور قرارداد کے بعد تمھارے آپس میں جو رضامندی ہو جائے، اس میں کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ (عزوجل) علم وحکمت والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ۝ ﴾ (2)

عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوشی دل سے اس میں سے کچھ تمھیں دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً ۖۚ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِیْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ ﴾ (3)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو، جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا مہر نہ مقرر کیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو، مالدار پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق حسبِ دستور برتنے کی چیز واجب ہے، بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدی اور ان کے لیے مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا مقرر کیا اس کا نصف واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ اور اے مردو! تمھارا زیادہ دینا پرہیز گاری سے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، بے شک اللہ (عزوجل) تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے ابوسلمہ کہتے ہیں، میں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا؟ فرمایا: حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا مہر ازواجِ مطہرات کے لیے ساڑھے بارہ اوقیہ تھا۔" (4) یعنی پانسو درم۔

---

(1) پ ٥، النساء: ٢٤.

(2) پ ٤، النساء: ٤.

(3) پ ٢، البقرة ٢٣٦ـ٢٣٧.

(4) "صحیح مسلم"، کتاب النکاح، باب الصداق... إلخ، الحدیث: ١٤٢٦، ص ٧٤٠.

حدیث ۲: ابوداود ونسائی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ نجاشی نے ان کا نکاح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر کے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف سے خود ادا کیے اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ انھیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں بھیج دیا۔ (1)

حدیث ۳: ابوداود وترمذی ونسائی ودارمی راوی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں بندھا اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت کو مہرِ مثل ملے گا، نہ کم نہ زیادہ اور اس پر عدّت ہے اور اُسے میراث ملے گی۔ معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بروع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا۔ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے۔ (2)

حدیث ۴: حاکم وبیہقی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو۔'' (3)

حدیث ۵: ابویعلی وطبرانی صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا، تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شے خریدے اور یہ نیت ہو کہ قیمت میں سے اُسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا، خائن مرے گا اور خائن نار میں ہے۔'' (4)

مسائل فقہیہ

مہر کم سے کم دس درم (5) ہے اس سے کم نہیں ہوسکتا، جس کی مقدار آج کل کے حساب سے ۲ روپیہ ۱۳ آنہ $\frac{3}{5}$ پائی ہے خواہ سکہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اُس قیمت کا کوئی سامان، اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اُس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو اور اگر اُس وقت تو اسی قیمت کی تھی مگر بعد میں قیمت کم ہوگئی تو عورت وہی پائے گی پھیرنے کا اُسے حق نہیں اور اگر اس وقت دس درہم سے کم قیمت کی تھی اور جس دن قبضہ کیا قیمت بڑھ گئی تو عقد کے دن جو کمی تھی وہ لے گی، مثلاً اُس روز اس کی

---

1 ...... "سنن النسائی "کتاب النکاح، باب القسط فی الاصدقۃ، الحدیث: ۳۳۴۷، ص ۵۴۵.

2 ...... "جامع الترمذی"، أبواب النکاح، باب ماجاء فی الرجل یتزوج المرأۃ... إلخ، الحدیث: ۱۱۴۸، ج۲، ص ۳۷۷.

3 ...... "المستدرك "للحاکم کتاب النکاح، خیر الصداق ایسرہ، الحدیث: ۲۷۹۶، ج۲، ص ۵۳۷.

4 ...... "المعجم الکبیر"، باب الصاد، الحدیث: ۷۳۰۲، ج۸، ص ۳۵.

5 ...... یعنی کم ازکم دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اُس کی قیمت۔

قیمت آٹھ درہم تھی اور آج دس۱۰ درہم ہے تو عورت وہ چیز لے گی اور دو درہم اور اگر اُس چیز میں کوئی نقصان آگیا تو عورت کو اختیار ہے کہ دس درہم لے یا وہ چیز۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱: نکاح میں دس۱۰ درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا، تو دس۱۰ درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر ہوا واجب۔[2] (متون)

مسئلہ ۲: وطی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہوان سب سے مہر مؤکد[3] ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اس میں کمی نہیں ہوسکتی۔ یو ہیں اگر عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عدّت کے اندر اس سے پھر نکاح کر لیا تو یہ مہر بغیر دخول وغیرہ کے مؤکد ہو جائیگا۔ ہاں اگر صاحبِ حق نے کل یا جز معاف کر دیا تو معاف ہو جائے گا اور اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہوگا اور اگر طلاق سے پہلے پورا مہر ادا کر چکا تھا تو نصف تو عورت کا ہوا ہی اور نصف شوہر کو واپس ملے گا مگر اس کی واپسی میں شرط یہ ہے کہ یا عورت اپنی خوشی سے پھیر دے یا قاضی نے واپسی کا حکم دے دیا ہو اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شوہر کا کوئی تصرف اس میں نافذ نہ ہوگا، مثلاً اس کو بیچنا، ہبہ[4] کرنا، تصدق کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔

اور اگر وہ مہر غلام ہے تو شوہر اس کو آزاد نہیں کر سکتا اور قاضی کے حکم سے پیشتر[5] عورت اس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتی ہے مگر بعد حکم قاضی اس کی آدھی قیمت دینی ہوگی اور اگر مہر میں زیادتی[6] ہو، مثلاً گائے، بھینس وغیرہ کوئی جانور مہر میں تھا، اس کے بچہ ہوا یا درخت تھا، اس میں پھل آئے یا کپڑا تھا، رنگا گیا یا مکان تھا، اس میں کچھ نئی تعمیر ہوئی یا غلام تھا، اس نے کچھ کمایا تو اگر زوجہ کے قبضہ سے پیشتر اس مہر میں زیادتی[7] متولد ہے، اس کے نصف کی عورت مالک ہے اور نصف کا شوہر ورنہ کل زیادتی کی بھی عورت ہی مالک ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: جو چیز مال متقوم[9] نہیں وہ مہر نہیں ہوسکتی اور مہر مثل واجب ہوگا، مثلاً مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد شوہر عورت کی سال بھر تک خدمت کرے گا یا یہ کہ اسے قرآن مجید یا علمِ دین پڑھا دے گا یا حج وعمرہ کرا دے گا یا مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت

---

[1] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب السابع في المهر، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۰۳، وغیرہ.

[2] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب المهر، ج ٤، ص ۲۲۲.

[3] ......یعنی لازم۔ [4] ......تحفہ۔ [5] ......پہلے۔

[6] ......زیادت دو قسم ہے متولدہ اور غیر متولدہ اور ہر ایک کی دو قسم متصلہ و منفصلہ متولدہ متصلہ مثلاً درخت کے پھل جبکہ درخت میں لگے ہوں۔ متولدہ منفصلہ مثلاً جانور کا بچہ یا ٹوٹے ہوئے پھل۔ غیر متولدہ متصلہ جیسے کپڑے کو رنگنا یا مکان میں تعمیر۔ غیر متولدہ منفصلہ جیسے غلام نے کچھ کمایا اور ہر ایک عورت کے قبضہ سے پیشتر ہے یا بعد تو یہ سب آٹھ قسمیں ہوئیں اور تنصیف صرف زیادت متولدہ قبل القبض کی ہے باقی کی نہیں (ردالمختار) ۱۲ منہ

[7] ......یعنی اضافہ۔

[8] ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب المهر، ج ٤، ص ۲۲۳-۲۲۷.

[9] ......وہ مال جس سے نفع اٹھایا جانا ممکن ہو۔

سے ہوا اور مہر میں خون یا شراب یا خنزیر کا ذکر آیا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے تو ان سب صورتوں میں مہرِ مثل واجب ہوگا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴: اگر شوہر غلام ہے اور ایک مدّت معینہ تک عورت کی خدمت کرنا مہر ٹھہرا اور مالک نے اس کی اجازت بھی دے دی ہو تو صحیح ہے ورنہ عقد صحیح نہیں۔ آزاد شخص عورت کے مولیٰ یا ولی کی خدمت کرے گا یا شوہر کا غلام یا اس کی باندی عورت کی خدمت کرے گی تو یہ مہر صحیح ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: اگر مہر میں کسی دوسرے آزاد شخص کا خدمت کرنا ٹھہرا تو اگر نہ اُس کی اجازت سے ایسا ہوا، نہ اس نے جائز رکھا تو اس خدمت کی قیمت مہر ہے اور اگر اُس کے حکم سے ہوا اور خدمت وہ ہے جس میں عورت کے پاس رہنا سہنا ہوتا ہے تو واجب ہے کہ خدمت نہ لے بلکہ اس کی قیمت لے اور اگر وہ خدمت ایسی نہیں تو خدمت لے سکتی ہے اور اگر خدمت کی نوعیت معین نہیں تو اگر اُس قسم کی لے گی تو وہ حکم ہے اور اِس قسم کی تو یہ۔[3] (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہرِ مثل واجب ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷: کسی شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے نکاح کیا بعوض اس غلام کے، حالانکہ وہ آزاد تھا یا مٹکے کی طرف اشارہ کر کے کہا بعوض اس سرکہ کے اور وہ شراب ہے تو مہرِ مثل واجب ہے۔ یوہیں اگر کپڑے یا جانور یا مکان کے عوض کہا اور جنس نہیں بیان کی یعنی یہ نہیں کہا کہ فلاں قسم کا کپڑا یا فلاں جانور تو مہرِ مثل واجب ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸: نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوتِ صحیحہ ہوگئی یا دونوں سے کوئی مر گیا تو مہرِ مثل واجب ہے بشرطیکہ بعد عقد آپس میں کوئی مہر طے نہ پا گیا ہو اور اگر طے ہو چکا تو وہی طے شدہ ہے۔ یوہیں اگر قاضی نے مقرر کر دیا تو جو مقرر کر دیا وہ ہے اور ان دونوں صورتوں میں مہر جس چیز سے مؤکد ہوتا ہے، مؤکد ہو

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الاول، ج١، ص٣٠٣،٣٠٢.

"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٢٩-٢٣٢.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٢٩، وغيره.

3 ...... "فتح القدير"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٣، ص٢٢٤،٢٢٣.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح،باب المهر، ج٤، ص٢٢٨.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح،باب المهر، ج٤، ص٢٣٣.

جائے گا اور مؤکد نہ ہوا بلکہ خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق ہوگئی، تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑا کپڑا واجب ہے یعنی کرتہ، پاجامہ، دوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے اگر شوہر مالدار ہو اور ایسا جوڑا بھی نہ ہو جو پانچ درہم سے کم قیمت کا ہو اگر شوہر محتاج ہو اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجہ کا ہو اور دونوں محتاج ہوں تو معمولی اور ایک مالدار ہو ایک محتاج تو درمیانی۔[1] (جوہرہ نیرہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹: جوڑا دینا اس وقت واجب ہے جب فرقت[2] زوج کی جانب سے ہو، مثلاً طلاق، ایلا، لعان، نامرد ہونا، شوہر کا مرتد ہونا، عورت کی ماں یا لڑکی کو شہوت کے ساتھ بوسہ دینا اور اگر فرقت جانب زوجہ سے ہو تو واجب نہیں، مثلاً عورت کا مرتد ہو جانا یا شوہر کے لڑکے کو بشہوت بوسہ دینا، سوت[3] کو دودھ پلا دینا، بلوغ یا آزادی کے بعد اپنے نفس کو اختیار کرنا۔ یوہیں اگر زوجہ کنیز تھی، شوہر نے یا اس کے وکیل نے مولیٰ سے خرید لی تو اب وہ جوڑا ساقط ہوگیا اور اگر مولیٰ نے کسی اور کے ہاتھ بیچی، اُس سے خریدی تو واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جوڑے کی جگہ اگر قیمت دے دے تو یہ بھی ہوسکتا ہے اور عورت قبول کرنے پر مجبور کی جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: جس عورت کا مہر معین ہے اور خلوت سے پہلے اسے طلاق دے دی گئی، اُسے جوڑا دینا مستحب بھی نہیں اور دخول کے بعد طلاق ہوئی تو مہر معین ہو یا نہ ہو جوڑا دینا مستحب ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: مہر مقرر ہو چکا تھا، بعد میں شوہر یا اس کے ولی نے کچھ مقدار بڑھا دی، تو یہ مقدار بھی شوہر پر واجب ہوگئی بشرطیکہ اسی مجلس میں عورت نے یا نابالغہ ہو تو اس کے ولی نے قبول کرلی ہو اور زیادتی کی مقدار معلوم ہو اور اگر زیادتی کی مقدار معین نہ کی ہو تو کچھ نہیں، مثلاً کہا میں نے تیرے مہر میں زیادتی کر دی اور یہ نہ بتایا کہ کتنی، اس کے صحیح ہونے کے لیے گواہوں کی بھی حاجت نہیں۔ ہاں اگر شوہر انکار کر دے تو ثبوت کے لیے گواہ درکار ہوں گے اگر عورت نے مہر معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا ہے جب بھی زیادتی ہوسکتی ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ٢٣٢. و"الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، ص ١٧. و"الفتاوى الهندية"،

2 ...... جدائی۔

3 ...... یعنی ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٠٤.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ٢٣٦.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في احكام المتعة، ج ٤، ص ٢٣٧.

مسئلہ ۱۳: پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر باندھا پھر اعلانیہ ایک ہزار پر نکاح ہوا تو دو ہزار واجب ہو گئے اور اگر محض احتیاطاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوا اور اگر مہر ادا کر چکا تھا پھر عورت نے ہبہ کر دیا پھر اس کے بعد شوہر نے اقرار کیا کہ اس کا مجھ پر اتنا ہے تو یہ مقدار لازم ہوگئی، خواہ یہ اقرار بقصدِ زیادتی ہو یا نہیں۔[1] (درمختار، خانیہ)

مسئلہ ۱۴: مہر مقرر شدہ پر شوہر نے اضافہ کیا مگر خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق دی، تو اصل مہر کا نصف عورت پائے گی اس اضافہ کا بھی نصف لینا چاہے تو نہیں ملے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو۔[3] (درمختار) اور اگر وہ عورت نابالغہ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا اور بالغہ ہے تو اس کی اجازت پر معافی موقوف ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو[5]۔ یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں:

حسّی[1]، شرعی[2]، طبعی[3]۔

مانع حسّی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر[6] کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو، یا اس کی دوسری بی بی ہو یا دونوں میں کسی کی باندی ہو، ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون و معتوہ بچہ کے حکم میں ہیں اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی۔ اگر وہاں عورت کا کُتّا ہے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر مرد کا ہے اور کٹکھنا ہے جب بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔

مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی مُحرم ہو[7]، احرام فرض کا ہو یا نفل کا، حج کا ہو یا عمرہ کا، یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نمازِ فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا

---

(1) "الدرالمختار"، كتاب النكاح،باب المهر، ج٤، ص٢٣٨.
و"الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، باب في ذكر مسائل المهر، ج١، ص١٧٥.

(2) "الدرالمختار"، كتاب النكاح،باب المهر، ج٤، ص٢٣٩.

(3) "الدرالمختار"، كتاب النكاح، ج٤، ص٢٣٩.

(4) "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب: في حطّ المهر والابراء منه، ج٤، ص٢٣٩.

(5) یعنی جماع کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو۔ (6) تکلیف۔ (7) یعنی حالت احرام میں ہو۔

روزہ ہو یا نفلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی پایا جاتا ہے تو خلوت فاسدہ ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۷: عورت مرد کے پاس تنہائی میں گئی مرد نے اسے نہ پہچانا، تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی آئی یا مرد عورت کے پاس گیا اور اسے نہیں پہچانا، چلا آیا تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی، لہٰذا اگر عورت خلوتِ صحیحہ کا دعویٰ کرے اور مرد یہ عذر پیش کرے تو مان لیا جائے گا اور اگر مرد نے پہچان لیا اور عورت نے نہ پہچانا تو خلوتِ صحیحہ ہوگئی۔[2] (جوہرہ، تبیین)

مسئلہ ۱۸: لڑکا جو اس قابل نہیں کہ صحبت کر سکے مگر اپنی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہا یا زوجہ اتنی چھوٹی لڑکی ہے کہ اس قابل نہیں اس کے ساتھ اس کا شوہر رہا تو دونوں صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: عورت کے اندام نہانی[4] میں کوئی ایسی چیز پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وطی نہیں ہو سکتی، مثلاً وہاں گوشت آ گیا یا مقام جُڑ گیا یا ہڈی پیدا ہوگئی یا غدود[5] ہو گیا تو ان صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہیں ہو سکتی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: جس جگہ اجتماع ہوا[7] وہ جگہ اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی، مثلاً مسجد اگرچہ اندر سے بند ہو اور راستہ اور میدان اور حمام میں جب کہ اس میں کوئی ہو یا اس کا دروازہ کھلا ہو اور اگر بند ہو تو ہو جائے گی اور جس چھت پر پردہ کی دیوار نہ ہو یا ٹاٹ وغیرہ موٹی چیز کا پردہ نہ ہو یا ہے مگر اتنا نیچا ہے کہ اگر کوئی کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ لے تو اس پر بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر مکان ایسا ہے جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ سکے یا یہ اندیشہ ہے کہ کوئی آ جائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔[8] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۱: خیمہ میں ہو جائے گی۔ یوہیں باغ میں اگر دروازہ ہے اور وہ بند ہے تو ہو جائے گی، ورنہ نہیں اور محمل اگر اس قابل ہے کہ اس میں صحبت ہو سکے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔[9] (جوہرہ، عالمگیری)

---

1. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳۰۴،۳۰۵.
 و "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ۲٤۰_۲٤۵، وغيرهما.
2. "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، ص ۱۹. و "تبيين الحقائق"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ۲، ص ۵٤۹.
3. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳۰۵ .
4. شرمگاہ۔
5. گلٹی۔
6. "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ۲٤۱ .
7. یعنی جس جگہ میاں اور بیوی جمع ہوئے۔
8. "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، ص ۱۹. و "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ۲٤۳ .
9. "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، ص ۱۹. و "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، ج ۱، ص ۳۰۵ .

مسئلہ ۲۲: شوہر کا عضوِ تناسل کٹا ہوا ہے یا انثیین [1] نکال لیے گئے ہیں یا عنین [2] ہے یا خنثیٰ ہے اور اس کا مرد ہونا ظاہر ہو چکا تو ان سب میں خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: خلوتِ صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دی تو مہر پورا واجب ہوگا، جبکہ نکاح بھی صحیح ہو اور اگر نکاح فاسد ہے یعنی نکاح کی کوئی شرط مفقود ہے، مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا یا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا عورت کی عدّت میں اس کی بہن سے نکاح کیا یا جو عورت کسی کی عدّت میں ہے اس سے نکاح کیا یا چوتھی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کیا یا حرّہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا تو ان سب صورتوں میں فقط خلوت سے واجب نہیں بلکہ اگر وطی ہوئی تو مہرِ مثل واجب ہوگا اور مہر مقرر نہ تھا تو خلوتِ صحیحہ سے نکاحِ صحیح میں مہرِ مثل مؤکد ہو جائے گا۔

خلوتِ صحیحہ کے یہ احکام بھی ہیں:

طلاق[1] دی تو عورت پر عدّت واجب، بلکہ عدّت میں نان ونفقہ اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب ہے۔ بلکہ نکاحِ صحیح میں عدّت تو مطلقاً خلوت سے واجب ہوتی ہے صحیحہ ہو یا فاسدہ البتہ نکاحِ فاسد ہو تو بغیر وطی کے عدّت واجب نہیں۔ خلوت[2] کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک عدت میں ہے اس کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا۔ اور[3] اس کے علاوہ چار عورتیں نکاح میں نہیں ہوسکتیں۔ اگر[4] وہ آزاد ہے تو اس کی عدّت میں باندی سے نکاح نہیں کرسکتا۔ اور[5] اس عورت کو جس سے خلوتِ صحیحہ ہوئی اس زمانہ میں طلاق دے جو موطؤہ کے طلاق کا زمانہ ہے۔ اور[6] عدّت میں اسے طلاق بائن دے سکتا ہے مگر اس سے رجعت نہیں کرسکتا، نہ طلاق رجعی دینے کے بعد فقط خلوتِ صحیحہ سے رجعت ہوسکتی ہے۔ اور[7] اس کی عدّت کے زمانہ میں شوہر مرگیا تو وارث نہ ہوگی۔ خلوت[8] سے جب مہر مؤکد ہو چکا تو اب ساقط نہ ہوگا اگرچہ جدائی عورت کی جانب سے ہو۔ [4] (جوہرہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۲۴: اگر میاں بی بی میں تفریق ہوگئی، مرد کہتا ہے کہ خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی، عورت کہتی ہے ہوگئی تو عورت کا قول معتبر ہے اور اگر خلوت ہوئی مگر عورت مرد کے قابو میں نہ آئی اگر کوآری ہے مہر پورا واجب ہو جائے گا اور ثیب ہے تو مہر مؤکد نہ ہوا۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: جو رقم مہر کی مقرر ہوئی وہ شوہر نے عورت کو دے دی، عورت نے قبضہ کرنے کے بعد شوہر کو ہبہ کردی

---

1. ...... خصیے (فوطے)۔
2. ...... یعنی نامرد۔
3. ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج٤، ص٢٤٦.
4. ...... "الجوھرة النیرة"، کتاب النکاح، ص١٩، و "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب السابع في المھر، ج١، ص٣٠٦. و "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج٤، ص٢٦٦، وغیرھا .
5. ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج٤، ص٢٥١.

اور قبل وطی کے طلاق ہوئی تو شوہر نصف اس رقم کا عورت سے اور وصول کرے گا اور اگر بغیر قبضہ کیے کُل کو ہبہ کر دیا یا صرف نصف پر قبضہ کیا اور کُل کو ہبہ کر دیا یا نصف باقی کو تو اب کچھ نہیں لے سکتا۔ یوہیں اگر مہر اسباب [1] تھا قبضہ کرنے کے بعد یا بغیر قبضہ ہبہ کر دے تو بہر صورت کچھ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر قبضہ کرنے کے بعد اسے عیب دار کر دیا اور عیب بھی بہت ہے اس کے بعد ہبہ کیا، تو جس دن قبضہ کیا اس دن اس چیز کی جو قیمت تھی اس کا نصف شوہر وصول کرے گا اور اگر عورت نے شوہر کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی جب بھی نصف قیمت لے گا۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: خلوت سے پہلے زن وشوہر میں ایک نے دوسرے کو یا کسی دوسرے نے ان میں سے کسی کو مار ڈالا یا شوہر نے خودکشی کر لی یا زوجہ حرّہ نے خودکشی کر لی تو مہر پورا واجب ہوگا اور اگر زوجہ باندی تھی، اس نے خودکشی کر لی تو نہیں۔ یوہیں اگر اس کے مولیٰ نے جو عاقل بالغ ہے اس کنیز کو مار ڈالا تو مہر ساقط ہو جائے گا اور اگر نابالغ یا مجنون تھا تو ساقط نہ ہوا۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اس کے لیے مہرِ مثل ہے، مثلاً اس کی بہن، پھوپی، چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر۔ اس کی ماں کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل نہیں جبکہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو اور اگر اس کی ماں اسی خاندان کی ہو، مثلاً اس کے باپ کی چچازاد بہن ہے تو اس کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل ہے اور وہ عورت جس کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل ہے وہ کن امور میں اس جیسی ہو ان کی تفصیل یہ ہے:

عمر[۱]، جمال[۲]، مال[۳] میں مشابہ ہو، دونوں[۴] ایک شہر میں ہوں، ایک[۵] زمانہ ہو، عقل[۶] و تمیز[۷] و دیانت[۸] و پارسائی[۹] و علم[۱۰] و ادب[۱۱] میں یکساں ہوں، دونوں[۱۲] کوآری ہوں یا دونوں شیب، اولاد[۱۳] ہونے نہ ہونے میں ایک سی ہوں کہ ان چیزوں کے اختلاف سے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے، مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ عقد کے وقت ان امور میں یکساں ہونے کا اعتبار ہے، بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اس کا اعتبار نہیں، مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا اس وقت جس حیثیت کی تھی، دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کو کمی ہوگئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اس کا اعتبار نہیں۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: اگر اس خاندان میں کوئی ایسی عورت نہ ہو، جس کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو

---

1. یعنی ساز وسامان۔
2. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في احكام الخلوة، ج٤، ص٢٥٤.
3. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠٦.
4. "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٧٣ ـ ٢٧٦.

اس کے خاندان کے مثل ہے اس میں کوئی عورت اس جیسی ہو، اُس کا مہر اس کے لیے مہرِ مثل ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: مہرِ مثل کے ثبوت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہانِ عادل چاہیے، جو بلفظ شہادت بیان کریں اور گواہ نہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: ہزار روپے کا مہر باندھا گیا اس شرط پر کہ اس شہر سے عورت کو نہیں لے جائے گا یا اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہ کرے گا تو اگر شرط پوری کی تو وہ ہزار مہر کے ہیں اور اگر پوری نہ کی بلکہ اسے یہاں سے لے گیا یا اس کی موجودگی میں دوسرا نکاح کرلیا تو مہر مثل ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ یہاں رکھے تو ایک ہزار مہر اور باہر لے جائے تو دو ہزار اور یہیں رکھا تو وہی ایک ہزار ہیں اور باہر لے گیا تو مہر مثل واجب مگر مہر مثل اگر دو ہزار سے زیادہ ہے تو دو ہی ہزار پائے گی زیادہ نہیں اور اگر مہر مثل ایک ہزار سے کم ہے تو پورے ایک ہزار لے گی کم نہیں اور اگر دخول سے پہلے طلاق ہوئی تو بہر صورت جو مقرر ہوا اس کا نصف لے گی یعنی یہاں رکھا تو پانسو اور باہر لے گیا تو ایک ہزار۔

یوہیں اگر کوآری اور ثیب میں دو ہزار اور ایک ہزار کی تفریق تھی تو ثیب میں ایک ہزار مہر رہے گا اور کوآری ثابت ہوئی تو مہر مثل۔ یہ شرط ہے کہ خوبصورت ہے تو دو ہزار اور بدصورت ہے تو ایک ہزار تو اگر خوبصورت ہے، دو ہزار لے گی اور بدصورت ہے تو ایک ہزار اس صورت میں مہرِ مثل نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱: نکاح فاسد میں جب تک وطی نہ ہو مہر لازم نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ کافی نہیں اور وطی ہوگئی تو مہرِ مثل واجب ہے، جو مہر مقرر سے زائد نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو جو مقرر ہوا وہی دیں گے اور نکاحِ فاسد کا حکم یہ ہے کہ اُن میں ہر ایک پر فسخ کر دینا واجب ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے اور اگر خود فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ تفریق کر دے اور تفریق ہوگئی یا شوہر مر گیا تو عورت پر عدّت واجب ہے جبکہ وطی ہو چکی ہو مگر موت میں بھی عدّت وہی تین حیض ہے، چار مہینے دس دن نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدّت ہے، اگرچہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو۔ متارکہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے، مثلاً یہ کہے میں نے اسے چھوڑا، یا چلی جا، یا نکاح کر لے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے اور فقط جانا، آنا

---

1. "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٠٦ .
2. المرجع السابق، ص ٣٠٦.
3. "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ٢٥٥ـ٢٥٧، وغيره.
4. "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ٢٦٦ـ٢٦٨ .

،چھوڑنے سے متارکہ نہ ہوگا، جب تک زبان سے نہ کہے اور لفظ طلاق سے بھی متارکہ ہو جائے گا مگر اس طلاق سے یہ نہ ہوگا کہ اگر پھر اس سے نکاح صحیح کرے، تو تین طلاق کا مالک نہ رہے بلکہ نکاح صحیح کرنے کے بعد تین طلاق کا اسے اختیار رہے گا۔ نکاح سے انکار کر بیٹھا متارکہ نہیں اور اگرچہ تفریق وغیرہ میں اس کا وہاں ہونا ضرور نہیں مگر کسی کا جاننا ضروری ہے اگر کسی نے نہ جانا تو عدت پوری نہ ہوگی۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: نکاح فاسد میں نفقہ واجب نہیں، اگر نفقہ پر مصالحت ہوئی جب بھی نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: آزاد مرد نے کنیز سے نکاح کر کے پھر اپنی عورت کو خرید لیا تو نکاح فاسد ہو گیا اور غلام ماذون[3] نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: مہرِ مسمّٰی تین قسم کا ہے:

اوّل: مجہول الجنس والوصف، مثلاً کپڑا یا چوپایہ یا مکان یا باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا اس سال باغ میں جتنے پھل آئیں گے، ان سب میں مہرِ مثل واجب ہے۔

دوم: معلوم الجنس مجہول الوصف، مثلاً غلام یا گھوڑا یا گائے یا بکری ان سب میں متوسط درجہ کا واجب ہے یا اس کی قیمت۔

سوم: جنس، وصف دونوں معلوم ہوں تو جو کہا وہی واجب ہے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: عورت کا ولی اس کے مہر کا ضامن ہوسکتا ہے، اگرچہ نابالغہ ہو اگرچہ خود ولی نے نکاح پڑھوایا ہو مگر شرط یہ ہے کہ وہ ولی مرض الموت میں مبتلا نہ ہو۔ اگر مرض الموت میں ہے تو دو صورتیں ہیں، وہ عورت اس کی وارث ہے تو کفالت صحیح نہیں اور اگر وارث نہ ہو تو اپنے تہائی مال میں کفالت کرسکتا ہے۔ یوہیں شوہر کا ولی بھی مہر کا ضامن ہوسکتا ہے اور اس میں بھی وہی شرط ہے اور وہی صورتیں ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت یا اس کا ولی یا فضولی اُسی مجلس میں قبول بھی کرلے، ورنہ کفالت صحیح نہ ہوگی اور عورت بالغہ ہو تو جس سے چاہے مطالبہ کرے شوہر سے یا ضامن سے، اگر ضامن سے مطالبہ کیا اور اس نے دیدیا تو

---

1. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، مطلب: في النكاح الفاسد، ج٤، ص٢٦٩.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثامن في النكاح الفاسد واحكامه، ج١، ص٣٣٠.
2. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الثامن في النكاح الفاسد واحكامه، ج١، ص٣٣٠.
3. ......یعنی وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو۔
4. ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.
5. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، ج١، الفصل الخامس، ص٣٠٩.

ضامن شوہر سے وصول کرے اگر اُس کے حکم سے ضمانت کی ہو اور اگر بطورِ خود ضامن ہوگیا تو نہیں لے سکتا اور اگر شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو اس سے مطالبہ نہیں کرسکتی اور اگر شوہر نابالغ کے باپ نے کفالت کی اور مہر دے دیا تو بیٹے سے نہیں وصول کرسکتا۔ ہاں اگر ضامن ہونے کے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ وصول کرلے گا تو اب لے سکتا ہے۔ [1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۷: زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے دو ہزار مہر پر کیا۔ یوں کہ ہزار میں دوں گا اور ہزار عمرو پر اور عمرو نے قبول بھی کرلیا تو دونوں ہزار عمرو پر ہیں اور زید ہزار کا ضامن قرار دیا جائے گا۔ اگر عورت نے اپنے باپ زید سے لے لیے تو زید عمرو سے وصول کرلے اور اگر عورت نے زید کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں سے ہزار لے لیے تو زید کے ورثہ عمرو سے وصول کریں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: شوہر کے باپ کے کہنے سے کسی اجنبی نے ضمانت کرلی پھر ادا کرنے سے پہلے باپ مرگیا تو عورت کو اختیار ہے شوہر سے لے یا اس کے باپ کے ترکہ سے، اگر ترکہ سے لیا تو باقی ورثہ شوہر سے وصول کریں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: نکاح کے وکیل نے مہر کی ضمانت کرلی، اگر شوہر کے حکم سے ہے تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: شوہر نابالغ محتاج ہے تو اس کے باپ سے مہر کا مطالبہ نہیں ہوسکتا اور اگر مالدار ہے تو یہ مطالبہ ہوسکتا ہے کہ لڑکے کے مال سے مہر ادا کردے، یہ نہیں کہ اپنے مال سے ادا کرے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۴۱: باپ نے بیٹے کا مہر ادا کردیا اور ضامن نہ تھا تو اگر دیتے وقت گواہ بنالیے کہ واپس لے لے گا تو لے سکتا ہے، ورنہ نہیں۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: مہر تین قسم ہے:

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الرابع عشر، ج۱، ص۳۲٦.
و "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص۲۷۹.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الرابع عشر ج۱، ص۳۲٦.

3 ...... المرجع السابق، ص۳۲٦.

4 ...... المرجع السابق، ص۳۲۷.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص۲۸۰.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في ضمان الولي المهر، ج٤، ص۲۸۱.

[1] معجّل کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے۔ اور

[2] مؤجل جس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ اور

[3] مطلق جس میں نہ وہ ہو، نہ یہ (1) اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ حصہ معجّل ہو، کچھ مؤجل یا کچھ مطلق یا کچھ مؤجل ہو، کچھ مطلق یا کچھ معجّل اور کچھ مؤجل اور کچھ مطلق۔

مہرِ معجّل وصول کرنے کے لیے عورت اپنے کو شوہر سے روک سکتی ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی و مقدمات وطی (2) سے باز رکھے، خواہ کل معجّل ہو یا بعض اور شوہر کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے، اگرچہ اس کے پیشتر عورت کی رضامندی سے وطی وخلوت ہوچکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے، جب تک وصول نہ کرلے۔ یوہیں اگر شوہر سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مہرِ معجّل وصول کرنے کے لیے جانے سے انکار کرسکتی ہے۔

یوہیں اگر مہرِ مطلق ہو اور وہاں کا عرف ہے کہ ایسے مہر میں کچھ قبل خلوت ادا کیا جاتا ہے تو اس کے خاندان میں جتنا پیشتر ادا کرنے کا رواج ہے، اس کا حکم مہرِ معجّل کا ہے یعنی اس کے وصول کرنے کے لیے وطی و سفر سے منع کرسکتی ہے۔

اور اگر مہرِ مؤجل یعنی میعادی ہے اور میعاد مجہول ہے، جب بھی فوراً دینا واجب ہے۔ ہاں اگر مؤجل ہے اور میعاد یہ ٹھہری کہ موت یا طلاق پر وصول کرنے کا حق ہے تو جب تک طلاق یا موت واقع نہ ہو وصول نہیں کرسکتی، (3) جیسے عموماً ہندوستان میں یہی رائج ہے کہ مہرِ مؤجل سے یہی سمجھتے ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۳: زوجہ نابالغہ ہے تو اس کے باپ یا دادا کو اختیار ہے کہ مہرِ معجّل لینے کے لیے رخصت نہ کریں اور زوجہ خود اپنے کو شوہر کے قبضہ میں نہیں دے سکتی اور نابالغہ کا مہرِ معجّل لینے سے پہلے صرف باپ یا دادا رخصت کرسکتے ہیں، ان کے سوا اور کسی ولی کو اختیار نہیں کہ رخصت کردے۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: عورت نے جب مہرِ معجّل پالیا تو اب شوہر اسے پردیس کو بھی لے جاسکتا ہے، عورت کو اب انکار کا حق نہیں اور اگر مہرِ معجّل میں ایک روپیہ بھی باقی ہے تو وطی و سفر سے باز رہ سکتی ہے۔ یوہیں اگر عورت کا باپ مع اہل وعیال پردیس کو جانا چاہتا ہے اور اپنے ساتھ اپنی جوان لڑکی کو لے جانا چاہتا ہے جس کی شادی ہوچکی ہے اور شوہر نے مہرِ معجّل ادا نہیں کیا ہے تو لے جا سکتا ہے اور مہر وصول ہوچکا ہے تو بغیر اجازت شوہر نہیں لے جاسکتا۔ اگر مہرِ معجّل کُل ادا ہوچکا ہے صرف ایک درہم باقی ہے تو لے

---

1 ...... یعنی وہ مہر جو نہ معجّل ہو اور نہ مؤجل۔

2 ...... وطی سے پہلے بوس وکنار وغیرہ۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المھر، ج٤، ص٢٨٣.

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع في المھر، الفصل الحادي عشر، ج١، ص٣١٧ ـ ٣١٨.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب في منع الزوجۃ نفسھا لقبض المھر، ج٤، ص٢٨٣.

جاسکتا ہے اور شوہر یہ چاہے کہ جو دیا ہے واپس کرلے، تو واپس نہیں لے سکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: نابالغہ کی رخصت ہوچکی مگر مہرِ معجّل وصول نہیں ہوا ہے، تو اس کا ولی روک سکتا ہے اور شوہر کچھ نہیں کرسکتا جب تک مہرِ معجّل ادا نہ کرلے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: باپ اگر لڑکی کا مہر شوہر سے وصول کرنا چاہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ لڑکی بھی وہاں حاضر ہو، پھر اگر شوہر لڑکی کے باپ سے رخصت کے لیے کہے اور لڑکی اپنے باپ کے گھر موجود ہو تو رخصت کردے اور اگر وہاں نہ ہو اور بھیجنے پر بھی قدرت نہ ہو تو مہر پر قبضہ کرنے کا بھی اسے حق نہیں، اگر شوہر مہر دینے پر تیار ہے مگر یہ کہتا ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکی کو نہیں دے گا خود لے لے گا تو قاضی حکم دے گا کہ لڑکی کا باپ ضامن دے کہ مہر لڑکی کے پاس پہنچ جائے گا اور شوہر کو حکم دے گا مہر ادا کردے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: مہرِ مؤجل یعنی میعادی تھا اور میعاد پوری ہوگئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے یا بعض معجّل تھا، بعض میعادی اور میعاد پوری ہوگئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۸: اگر مہر مؤجل (جس کی میعاد موت یا طلاق تھی) یا مطلق تھا اور طلاق یا موت واقع ہوئی تو اب یہ بھی معجّل ہوجائے گا یعنی فی الحال مطالبہ کرسکتی ہے اگرچہ طلاقِ رجعی ہو مگر رجعی میں رجوع کے بعد پھر مؤجل ہوگیا[5] اور اگر مہر منجم ہے یعنی قسط بقسط وصول کرے گی اور طلاق ہوئی تو اب بھی قسط ہی کے ساتھ لے گی۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: مہرِ معجّل لینے کے لیے عورت اگر وطی سے انکار کرے تو اس کی وجہ سے نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اس صورت میں بلا اجازت شوہر کے گھر سے باہر بلکہ سفر میں بھی جاسکتی ہے جبکہ ضرورت سے ہو اور اپنے میکے والوں سے ملنے کے لیے بھی بلا اجازت جاسکتی ہے اور جب مہر وصول کرلیا تو اب بلا اجازت نہیں جاسکتی مگر صرف ماں باپ کی ملاقات کو ہر ہفتہ میں

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر، ج ١، ص ٣١٧.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق، ص ٣١٧،٣١٨.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر، ج ١، ص ٣١٨.

و"الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ٢٨٣.

5 ...... بہارِ شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ عالمگیری اور ردالمحتار میں ہے کہ "رجوع کے بعد پھر مؤجل نہیں ہوگا"۔...علمیہ

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، ج ١، ص ٣١٨.

و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في منع الزوجة نفسها لقبض المهر، ج ٤، ص ٢٨٤.

ایک باردن بھر کے لیے جاسکتی ہے اور محارم[1] کے یہاں سال بھر میں ایک بار اور محارم کے سوا اور رشتہ داروں یا غیروں کے یہاں غمی یاشادی کی کسی تقریب میں نہیں جاسکتی، نہ شوہر ان موقعوں پر جانے کی اجازت دے، اگر اجازت دی تو دونوں گنہگار ہوئے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۰: مہر میں اختلاف ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں:

ایک یہ کہ نفس مہر میں اختلاف ہوا، ایک کہتا ہے مہر بندھا تھا، دوسرا کہتا ہے نکاح کے وقت مہر کا ذکر ہی نہ آیا تو جو کہتا ہے بندھا تھا، گواہ پیش کرے، نہ پیش کر سکے تو انکار کرنے والے کو حلف دیا جائے اگر حلف[3] اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی[4] کا دعویٰ ثابت اور حلف اٹھالے تو مہرِ مثل واجب ہوگا یعنی جبکہ نکاح باقی ہو یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور اگر خلوت سے پہلے طلاق ہوئی تو کپڑے کا جوڑا واجب ہوگا۔ اس کا حکم پیشتر بیان ہو چکا۔

دوسری صورت یہ کہ مقدار میں اختلاف ہو تو اگر مہرِ مثل اتنا ہے جتنا عورت بتاتی ہے یا زائد تو عورت کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے اور اگر مہرِ مثل شوہر کے کہنے کے مطابق ہے یا کم تو قسم کے ساتھ شوہر کی بات مانی جائے اور اگر کسی نے گواہ پیش کیے تو اس کا قول مانا جائے، مہرِ مثل کچھ بھی ہو تو اگر دونوں نے پیش کیے تو جس کا قول مہرِ مثل کے خلاف ہے، اس کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مہرِ مثل دونوں دعووں کے درمیان ہے، مثلاً زوج کا دعویٰ ایک ہزار کا ہے اور عورت کا دو ہزار کا اور مہرِ مثل ڈیڑھ ہزار ہے تو دونوں کو قسم دیں گے جو قسم کھا جائے، اس کا قول معتبر ہے یا جو گواہ پیش کرے، اس کا قول مانا جائے اور اگر دونوں قسم کھا جائیں یا دونوں گواہ پیش کریں تو مہرِ مثل پر فیصلہ ہوگا۔

یہ تفصیل اس وقت ہے کہ نکاح باقی ہو دخول ہوا ہو یا نہیں یا دونوں میں ایک مر چکا ہو۔ یو ہیں اس صورت میں کہ دخول کے بعد طلاق دے دی ہو اور اگر قبل دخول طلاق دی ہو تو متعہ مثل (یعنی جوڑا) جس کے قول کے موافق ہو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر متعہ مثل دونوں کے درمیان ہو تو دونوں پر حلف رکھیں جو حلف اٹھالے اس کی بات معتبر ہے اور دونوں اٹھالیں تو متعہ مثل دیں گے اور اگر کوئی گواہ پیش کرے تو اس کا قول معتبر ہے اور دونوں نے پیش کیے تو جس کا قول متعہ مثل کے خلاف ہے وہ معتبر ہے اور اگر دونوں کا انتقال ہو چکا اور دونوں کے ورثہ میں اختلاف ہو تو مقدار میں زوج کے ورثہ کا قول مانا جائے اور نفس مہر میں اختلاف ہوا کہ مقرر ہوا تھا یا نہیں تو مہرِ مثل پر فیصلہ کریں گے۔[5] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... یعنی وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو۔

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٢٨٦.

3 ...... قسم۔ 4 ...... دعوی کرنے والا۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص ٢٩٠۔٢٩٥، وغيره.

مسئلہ ۵۱: شوہر اگر کابین نامہ[1] لکھنے سے انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے اور اگر مہر روپے کا باندھا گیا اور کابین نامہ میں اشرفیاں لکھی گئیں تو شوہر پر روپے واجب ہیں مگر قاضی اشرفیاں دلوائے گا، جبکہ اسے علم نہ ہو کہ روپے کا مہر بندھا تھا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: شوہر نے کوئی چیز عورت کے یہاں بھیجی اگر یہ کہہ دیا کہ ہدیہ ہے تو اب نہیں کہہ سکتا کہ وہ مہر میں تھی اور اگر کچھ نہ کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ مہر میں بھیجی اور عورت کہتی ہے کہ ہدیہ ہے اور وہ چیز کھانے کی قسم سے ہے، مثلاً روٹی، گوشت، حلوا، مٹھائی وغیرہ تو عورت سے قسم لے کر اس کا قول مانا جائے اور اگر کھانے کی قسم سے نہیں یعنی باقی رہنے والی چیز ہو، مثلاً کپڑے، بکری، گھی، شہد وغیرہا تو شوہر کو حلف دیا جائے، قسم کھالے تو اس کی بات مانیں اور عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چیز از قسم مہر نہیں اور باقی ہے تو واپس دے اور اپنا مہر وصول کرے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۳: شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی اور عورت کے باپ نے شوہر کے یہاں کچھ بھیجا، شوہر کہتا ہے وہ چیز میں نے مہر میں بھیجی تھی تو قسم کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا اور عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ شے واپس کرے یا مہر میں محسوب[4] کرے اور عورت کے باپ نے جو بھیجا تھا، اگر وہ شے ہلاک ہوگئی تو کچھ واپس نہیں لے سکتا اور موجود ہے تو واپس لے سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کے پاس لڑکے کے یہاں سے شکر اور میوے وغیرہ آئے، پھر کسی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اگر وہ چیزیں تقسیم ہوگئیں اور بھیجنے والے نے تقسیم کی اجازت بھی دے دی تھی تو واپس نہیں لے سکتا، ورنہ واپس لے سکتا ہے۔[6] (عالمگیری) تقسیم کی اجازت صراحۃً ہو یا عرفاً، مثلاً ہندوستان میں اس موقع پر ایسی چیزیں اسی لیے بھیجتے ہیں کہ لڑکی والا اپنے کنبہ اور رشتہ داروں میں بانٹے گا یہ چیزیں اس لیے نہیں ہوتیں کہ رکھ لے گا یا خود کھا جائے گا۔

مسئلہ ۵۵: شوہر نے عورت کے یہاں عیدی بھیجی، پھر یہ کہتا ہے کہ وہ روپے مہر میں بھیجے تھے، اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... وہ کاغذ جس پر مہر کی مقدار اور اقرار نامہ لکھا جاتا ہے۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني عشر، ج١، ص٣٢٢.

3 ...... المرجع السابق. و "الدرالمختار"، كتاب النكاح،باب المهر، ج٤، ص٢٩٧۔٣٠٠.

4 ...... شمار۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق، ص٣٢٣.

مسئلہ ۵۶: عورت مرگئی، شوہر نے گائے، بکری وغیرہ کوئی جانور بھیجا کہ ذبح کرکے تیجہ میں کھلایا جائے اور اس کی قیمت نہیں بتائی تھی تو نہیں لے سکتا اور قیمت بتادی تھی تو لے سکتا ہے اور اگر اختلاف ہو وہ کہتا ہے کہ بتادی تھی اور لڑکی والا کہتا ہے کہ نہیں بتائی تھی تو اگر لڑکی والا قسم کھالے تو اس کی بات مان لی جائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: کوئی عورت عدّت میں تھی اسے خرچ دیتا رہا، اس امید پر کہ بعد عدّت اس سے نکاح کرے گا اگر نکاح ہوگیا تو جو کچھ خرچ کیا ہے، واپس نہیں لے سکتا اور عورت نے نکاح سے انکار کر دیا تو جو اسے بطور تملیک دیا ہے، واپس لے سکتا ہے اور جو بطورِ اباحت دیا ہے، مثلاً اس کے یہاں کھانا کھاتی رہی تو یہ واپس نہیں لے سکتا۔[2] (تنویر)

مسئلہ ۵۸: لڑکی کو جو کچھ جہیز میں دیا ہے، وہ واپس نہیں لے سکتا اور ورثہ کو بھی اختیار نہیں جبکہ مرض الموت میں نہ دیا ہو۔ یوہیں جو کچھ سامان نابالغہ لڑکی کے لیے خریدا اگرچہ ابھی نہ دیا ہو یا مرض الموت میں دیا، اس کی مالک بھی تنہا لڑکی ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۹: لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو یعنی بغیر لیے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دے کر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اس چیز کو واپس لے سکتا ہے اور وہ نہ رہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔[4] (بحر وغیرہ) رخصت کے وقت جو کپڑے بھیجے اگر بطورِ تملیک ہیں، جیسے ہندوستان میں عموماً رواج ہے کہ ڈال بری[5] میں جوڑے بھیجے جاتے ہیں اور عرف یہی ہے کہ لڑکی کو مالک کر دیتے ہیں تو انھیں واپس نہیں لے سکتا اور تملیک[6] نہ ہو تو لے سکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: لڑکی کو جہیز دیا پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے بطورِ عاریت[8] دیا ہے اور لڑکی یا اُس کے مرنے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ بطورِ تملیک دیا ہے تو اگر وہ چیز ایسی ہے کہ عموماً لوگ اسے جہیز میں دیا کرتے ہیں تو لڑکی یا اس کے شوہر کا قول مانا جائے اور اگر عموماً یہ بات نہ ہو بلکہ عاریت و تملیک دونوں طرح دی جاتی ہو تو اس کے باپ یا ورثہ کا قول معتبر ہے۔[9] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الثاني عشر، ج١، ص٣٢٣.

2 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٣٠٢ ـ ٣٠٤.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٣٠٤.

4 ...... "البحر الرائق"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٣، ص٣٢٥، وغيره.

5 ...... شادی بیاہ کی ایک رسم۔

6 ...... مالک بنانا۔

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل السادس عشر، ج١، ص٣٢٧.

8 ...... یعنی بغیر کسی عوض کے دوسرے کو کسی چیز کی منفعت کا مالک بنانا۔

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٣٠٥.

مسئلہ ۶۱: جس صورت میں لڑکی کا قول معتبر ہے اگر اس کے باپ نے گواہ پیش کیے، جو اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ دیتے وقت اس نے کہہ دیا تھا کہ عاریت ہے تو گواہ مان لیے جائیں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: بالغہ لڑکی کا نکاح کر دیا اور جہیز کے اسباب بھی معین کر دیے مگر ابھی دیے نہیں اور وہ عقد فسخ ہوگیا پھر دوسرے سے نکاح ہوا تو لڑکی اُس جہیز کا باپ سے مطالبہ نہیں کرسکتی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: لڑکی نے ماں باپ کے مال اور اپنی دستکاری سے کوئی چیز جہیز کے لیے تیار کی اور اس کی ماں مرگئی، باپ نے وہ چیز جہیز میں دے دی تو اُس کے بھائیوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس چیز میں ماں کی طرف سے میراث کا دعویٰ کریں۔ یوہیں اس کا باپ جو کپڑے لاتا رہا اس میں سے یہ اپنے جہیز کے لیے بنا کر رکھتی رہی اور بہت کچھ جمع کرلیا اور باپ مرگیا تو یہ اسباب سب لڑکی کا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: ماں نے بیٹی کے لیے اس کے باپ کے مال سے جہیز تیار کیا یا اس کا کچھ اسباب جہیز میں دے دیا اور اسے علم ہوا اور خاموش رہا اور لڑکی رخصت کر دی گئی تو اب باپ اس جہیز کو لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا۔[4] (تنویر الابصار)

مسئلہ ۶۵: جس گھر میں زن وشو رہتے ہیں اس میں کچھ اسباب ہے، جس کا ہر ایک مدعی ہے تو اگر وہ ایسی شے ہے جو عورتیں برتتی ہیں، مثلاً دوپٹہ، سنگاردان، خاص عورتوں کے پہننے کے کپڑے تو ایسی چیز عورت کو دی جائے گی۔ ہاں اگر شوہر ثبوت دے کہ یہ چیز اس کی ہے تو اسے دیدیں گے اور اگر وہ خاص مردوں کے برتنے کی ہے، مثلاً ٹوپی، عمامہ، انگرکھا[5] اور ہتھیار وغیرہ تو ایسی چیز مرد کو دیں گے مگر جب عورت گواہ سے اپنی ملک ثابت کرے تو اسے دیں گے اور اگر دونوں کے کام کی وہ چیز ہو، مثلاً بچھونا تو یہ بھی مرد ہی کو دیں مگر جب عورت گواہ پیش کرے تو اُسے دیدیں اور اگر ان دونوں میں ایک کا انتقال ہو چکا ہے اس کے ورثہ اور اس میں اختلاف ہوا جب بھی وہی تفصیل ہے مگر جو چیز دونوں کے برتنے کی ہو وہ اسے دیں جو زندہ ہے وارث کو نہیں اور اگر مکان میں مال تجارت ہے اور مشہور ہے کہ وہ شخص اس چیز کی تجارت کرتا تھا تو مرد کو دیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: جو چیز مسلمان کے نکاح میں مہر ہوسکتی ہے، وہ کافر کے نکاح میں بھی ہوسکتی ہے اور جو مسلمان کے

---

1. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل السادس عشر، ج١، ص٣٢٧.
2. المرجع السابق.
3. المرجع السابق، ص٣٢٨.
4. "تنوير الأبصار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج٤، ص٣٠٧.
5. ایک قسم کا مردانہ لباس۔
6. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، ج١، ص٣٢٩.

نکاح میں مہر نہیں ہوسکتی، کافر کے نکاح میں بھی نہیں ہوسکتی سوا شراب وخنزیر کے کہ یہ کافر کے مہر میں ہو سکتے ہیں، مسلمان کے نہیں۔ [1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۶۷: کافر کا نکاح بغیر مہر کے ہوا یعنی مہر کا ذکر نہ آیا یا کہا کہ مہر نہیں دیا جائے گا یا مردار کا مہر باندھا اور یہ ان کے مذہب میں جائز بھی ہو یعنی ان صورتوں میں ان کے یہاں مہرِ مثل کا حکم نہ دیا جاتا ہو تو ان صورتوں میں عورت کو مہر نہ ملے گا اگرچہ وطی ہوچکی ہو یا قبل وطی طلاق ہوگئی ہو یا شوہر مر گیا ہو اگرچہ وہ دونوں اب مسلمان ہوگئے یا مسلمانوں کے پاس اس کا مقدمہ پیش کیا ہو، ہاں باقی احکام نکاح ثابت ہوں گے، مثلاً وجوب نفقہ، وقوع طلاق، عدّت، نسب، خیار بلوغ وغیرہ وغیرہ۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۶۸: نابالغ نے بغیر اجازت ولی نکاح کیا اور وطی بھی کرلی پھر ولی نے رد کردیا تو مہر لازم نہیں۔ [3] (خانیہ)

مسئلہ ۶۹: نابالغہ کے باپ کو حق ہے کہ اپنی لڑکی کا مہرِ معجّل شوہر سے طلب کرے اور اگر لڑکی قابلِ جماع ہے تو شوہر رخصت کرا سکتا ہے اور اس کے لیے کسی سِن [4] کی تخصیص نہیں اور اگر اس قابل نہیں اگرچہ بالغہ ہو تو رخصت پر جبر نہیں کیا جاسکتا۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

لونڈی غلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [6]

اور تم میں قدرت نہ ہونے کے سبب جس کے نکاح میں آزاد عورتیں مسلمان نہ ہوں تو اس سے نکاح کرے، جس کو

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الخامس عشر، ج ۱، ص ۳۲۷.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ۳۰۹.

3 ...... "الفتاوى الخانية"،

4 ...... عمر۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في لابي الصغيرة المطالبة بالمهر، ج ٤، ص ۳۱۲.

6 ...... پ ٥، النساء: ٢٥.

تمھارے ہاتھ مالک ہیں، ایمان والی باندیاں اور اللہ (عزوجل) تمھارے ایمان کو خوب جانتا ہے، تم میں ایک دوسرے سے ہے تو اُن سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انھیں دو۔

حدیث ۱: امام احمد و ابو داود و ترمذی و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کرے، وہ زانی ہے۔'' [1]

حدیث ۲: ابو داود ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ کے نکاح کیا، تو اس کا نکاح باطل ہے۔'' [2]

حدیث ۳: امام شافعی و بیہقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے فرمایا: ''غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے، زیادہ نہیں۔'' [3]

مسئلہ ۱: لونڈی غلام نے اگر خود نکاح کر لیا یا ان کا نکاح کسی اور نے کر دیا تو یہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جائز کر دے گا نافذ ہو جائے گا، رد کر دے گا باطل ہو جائے گا، پھر اگر وطی بھی ہو چکی اور مولیٰ نے رد کر دیا تو جب تک آزاد نہ ہو لونڈی اپنا مہر طلب نہیں کر سکتی، نہ غلام سے مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر وطی نہ ہوئی جب تو مہر واجب ہی نہ ہوا۔ [4] (درمختار، ردالمحتار) یہاں مولیٰ سے مراد وہ ہے جسے اس کے نکاح کی ولایت حاصل ہو، مثلاً مالک نابالغ ہو تو اس کا باپ یا دادا یا قاضی یا وصی [5] اور لونڈی، غلام سے مراد عام ہیں، مدبّر، مکاتب، ماذون، ام ولد یا وہ جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا سب کو شامل ہے۔ [6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مکاتب اپنی لونڈی کا نکاح اپنے اذن سے کر سکتا ہے اور اپنا یا اپنے غلام کا نہیں کر سکتا اور ماذون غلام، لونڈی کا بھی نہیں کر سکتا۔ [7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مولیٰ کی اجازت سے غلام نے نکاح کیا تو مہر و نفقہ خود غلام پر واجب ہے، مولیٰ پر نہیں اور مر گیا تو مہر و نفقہ

---

1. ''جامع الترمذي''، أبواب النكاح، باب ماجاء في نكاح العبد... إلخ، الحديث: ۱۱۱۳، ج۲، ص۳۵۹.
2. ''سنن أبي داود''، كتاب النكاح، باب في نكاح العبد... إلخ، الحديث: ۲۰۷۹، ج۲، ص۳۳۱.
3. ''السنن الكبرى'' للبيهقي، كتاب النكاح، باب نكاح العبد... إلخ، الحديث ۱۳۸۹۷، ج۷، ص۲۵۶.
4. ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج٤، ص۳۱٦.
5. وصی وہ ہے جس کو وصیت کی جائے کہ تم ایسا کرنا۔
6. ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، المرجع السابق.
7. ''ردالمحتار''، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج٤، ص۳۱٦.

دونوں ساقط اور غلام خالص مہر ونفقہ کے سبب بیچ ڈالا جائے گا اور مدبر مکاتب نہ بیچے جائیں بلکہ انھیں حکم دیا جائے کہ کما کر ادا کرتے رہیں۔ ہاں مکاتب اگر بدل کتابت سے عاجز ہو تو اب مکاتب نہ رہے گا اور مہر ونفقہ میں بیچا جائے گا اور غلام کی بیع اُس کا مولیٰ کرے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے سامنے قاضی بیع کر دے گا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جن داموں کو فروخت ہو رہا ہے، مولیٰ اپنے پاس سے اتنے دام دیدے اور فروخت نہ ہونے دے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: مہر میں فروخت ہوا مگر وہ دام ادائے مہر کے لیے کافی نہ ہوں تو اب دوبارہ فروخت نہ کیا جائے بلکہ بقیہ مہر بعد آزادی طلب کرسکتی ہے اور اگر خود اسی عورت کے ہاتھ بیچا گیا تو بقیہ مہر ساقط ہوگیا اور نفقہ میں بیچا گیا اور اُن داموں سے نفقہ ادا نہ ہوا تو باقی بعد عتق[2] لے سکتی ہے اور بیع کے بعد پھر اور نفقہ واجب ہوا تو دوبارہ بیع ہو، اس میں بھی اگر کچھ باقی رہا تو بعد آزادی۔ یوہیں ہر جدید نفقہ میں بیع ہوسکتی ہے اور بقیہ میں نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵: کسی نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا تو اصح یہ ہے کہ مہر واجب ہی نہ ہوا یعنی جب کنیز ماذونہ[4]، مدیونہ[5] نہ ہو، ورنہ مہر میں بیچا جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶: غلام کا نکاح اس کے مولیٰ نے کر دیا پھر فروخت کر ڈالا، تو مہر غلام کی گردن سے وابستہ ہے یعنی عورت جب چاہے اسے فروخت کرا کر مہر وصول کرے اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ پہلی بیع فسخ کرادے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۷: مولیٰ کو اپنے غلام اور لونڈی پر جبری ولایت ہے یعنی جس سے چاہے نکاح کر دے، ان کو منع کا کوئی حق نہیں مگر مکاتب ومکاتبہ کا نکاح بغیر اجازت نہیں کرسکتا اگرچہ نابالغ ہوں کر دے گا تو ان کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر نابالغ مکاتب ومکاتبہ نے بدل کتابت ادا کر دیا اور آزاد ہوگئے تو اب مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جبکہ اور کوئی عصبہ نہ ہو کہ یہ بوجہ نابالغی اجازت کے اہل نہیں اور اگر بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوئے تو مکاتب غلام کا نکاح اجازت مولیٰ پر موقوف ہے اور مکاتبہ کا باطل۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا، اب مولیٰ سے اجازت مانگی اس نے کہا طلاق رجعی دیدے تو اجازت

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج٤، ص٣١٧ .

2 ...... یعنی آزادی کے بعد۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج٤، ص٣١٨۔٣٢٠ .

4 ...... یعنی وہ لونڈی جسے مالک نے تجارت کی اجازت دی ہو۔

5 ...... یعنی مقروض عورت۔

6 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٣١٩ .

7 ...... المرجع السابق، ص٣٢٠ .

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج١، ص٣٣١،٣٣٢ .

ہوگئی اور پہلا نکاح صحیح ہوگیا اور کہا طلاق دیدے یا اُسے علیحدہ کردے تو یہ اجازت نہیں بلکہ پہلا نکاح رد ہوگیا۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۹: مولیٰ سے نکاح کی اجازت لی اور نکاح فاسد کیا تو اجازت ختم ہوگئی یعنی پھر نکاح صحیح کرنا چاہے تو دوبارہ اجازت لینی ہوگی اور نکاح فاسد میں وطی کرلی ہے تو مہر غلام پر واجب یعنی غلام مہر میں بیچا جاسکتا ہے اور اگر اجازت دینے میں مولیٰ نے نکاحِ صحیح کی نیت کی تھی تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور نکاحِ فاسد کی اجازت دی تو یہی نکاحِ صحیح کی بھی اجازت ہے بخلاف وکیل کہ اس نے اگر پہلی صورت میں نکاح فاسد کردیا، تو ابھی وکالت ختم نہ ہوئی دوبارہ صحیح نکاح کرسکتا ہے اور اگر اسے نکاحِ فاسد کا وکیل بنایا ہے تو نکاحِ صحیح کا وکیل نہیں۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: غلام کو نکاح کی اجازت دی تھی، اس نے ایک عقد میں دو۲ عورتوں سے نکاح کیا تو کسی کا نہ ہوا۔ ہاں اگر اجازت ایسے لفظوں سے دی جن سے تعمیم [3] سمجھی جاتی ہے تو ہوجائے گا۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کسی نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مکاتب سے کردیا پھر مرگیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ ہاں اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آیا تو اب فاسد ہوجائے گا کہ لڑکی اسکی مالکہ ہوگئی۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: مکاتب یا مکاتبہ نے نکاح کیا اور مولیٰ مرگیا تو وارث کی اجازت سے صحیح ہوجائے گا۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: لونڈی کا نکاح ہوا تو جو کچھ مہر ہے مولیٰ کو ملے گا، خواہ عقد سے مہر واجب ہوا ہو یا دخول سے، مثلاً نکاحِ فاسد کہ اس میں نفسِ نکاح سے مہر واجب نہیں ہوتا مگر مکاتبہ یا جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے، کہ ان کا مہر انھیں کو ملے گا مولیٰ کو نہیں۔ کنیز کا نکاح کردیا تھا پھر آزاد کردیا اب اُس کے شوہر نے مہر میں کچھ اضافہ کیا تو یہ بھی مولیٰ ہی کو ملے گا۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا اور اجازت سے پہلے طلاق دے دی تو اگرچہ یہ طلاق نہیں مگر اب مولیٰ کی اجازت سے بھی جائز نہ ہوگا۔ [8] (عالمگیری)

---

1. "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج ٤، ص ٣٢١.
2. المرجع السابق، ص ٣٢٣۔٣٢٥.
3. یعنی عمومیت۔
4. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج ١، ص ٣٣٢.
5. "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج ٤، ص ٣٢٦ .
6. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج ١، ص ٣٣٣.
7. المرجع السابق، ص ٣٣٢.
8. المرجع السابق، ص ٣٣٢.

مسئلہ ۱۵: کنیز نے بغیر اذن نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اسے بیچ ڈالا اور وطی ہو چکی ہے تو مشتری[1] کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا، ورنہ نہیں اور اگر مشتری ایسا شخص ہو کہ اُس کنیز سے وطی اس کے لیے حلال نہ ہو تو اگرچہ وطی نہ ہوئی ہو اجازت دے سکتا ہے۔ یوہیں غلام نے بغیر اذن نکاح کیا تھا، مولیٰ نے اسے بیچ ڈالا اور مشتری نے جائز کر دیا یا مولیٰ مر گیا اور وارث نے جائز کر دیا ہو گیا اور آزاد کر دیا گیا تو خود صحیح ہو گیا، اجازت کی حاجت ہی نہ رہی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: لونڈی نے بغیر اجازت نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اجازت دے دی، تو مہر مولیٰ کو ملے گا اگرچہ اجازت کے بعد آزاد کر دیا ہو اگرچہ آزادی کے بعد صحبت ہوئی ہو اور اگر مولیٰ نے اجازت سے پہلے آزاد کر دیا اور وہ بالغہ ہے تو نکاح جائز ہو گیا پھر اگر آزادی سے پہلے وطی ہو چکی ہے تو مہر مولیٰ کو ملے گا ورنہ لونڈی کو اور اگر نابالغہ ہے تو آزادی کے بعد بھی اجازت مولیٰ پر موقوف ہے، جبکہ کوئی اور عصبہ نہ ہو، ورنہ اس کی اجازت پر۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: بغیر گواہوں کے نکاح ہوا اور مولیٰ نے گواہوں کے سامنے جائز کیا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: باپ یا وصی نے نابالغ کی کنیز کا نکاح اس کے غلام سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: لونڈی نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا، اس کے بعد مولیٰ نے وطی کی یا شہوت سے بوسہ لیا تو نکاح فسخ ہو گیا، مولیٰ کو نکاح کا علم ہو یا نہ ہو۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: کنیز خریدی اور قبضہ سے پہلے اس کا نکاح کر دیا، تو اگر بیع تمام ہو گئی نکاح ہو گیا اور بیع فسخ ہو گئی تو نکاح بھی باطل۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: باپ کی کنیز کا بیٹے نے نکاح کر دیا پھر باپ مر گیا تو اب یہ نکاح بیٹے کی اجازت پر موقوف ہے، رد کر دے گا تو رد ہو جائے گا اور اگر بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد اپنا نکاح اس کی کنیز سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔[8] (عالمگیری)

---

1. ......خریدار۔
2. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج۱، ص۳۳۳.
3. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج۱، ص۳۳۵.
4. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج۱، ص۳۳۳.
5. ...... المرجع السابق.
6. ...... المرجع السابق، ص۳۳٤.
7. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج۱، ص۳۳٤.
8. ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۲۲: مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا اور اگر طلاق بائن دیدی پھر نکاح کرنا چاہے تو بغیر اجازت نہیں کرسکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: لونڈی کا نکاح کردیا تو مولیٰ پر یہ واجب نہیں کہ اسے شوہر کے حوالے کردے اور خدمت نہ لے (اور اس کو بتویہ کہتے ہیں۔) ہاں اگر شوہر کے پاس آتی جاتی ہے اور مولیٰ کی خدمت بھی کرتی ہے تو یوں کرسکتی ہے اور شوہر کو موقع ملے تو وطی کرسکتا ہے اور اگر شوہر نے مہر ادا کردیا ہے تو مولیٰ پر یہ ضرور ہے کہ اتنا کہہ دے اگر تجھے موقع ملے تو وطی کرسکتا ہے اور اگر عقد میں بتویہ کی شرط تھی جب بھی مولیٰ پر واجب نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: اگر کنیز کو اس کے شوہر کے حوالے کردیا جب بھی مولیٰ کو اختیار ہے، جب چاہے اس سے خدمت لے اور زمانۂ بتویہ میں نفقہ اور رہنے کو مکان شوہر کے ذمہ ہے اور اگر مولیٰ واپس لے تو مولیٰ پر ہے، شوہر سے ساقط ہوگیا اور اگر خود کسی وقت اپنے آقا کا کام کرجاتی ہے، مولیٰ نے حکم نہیں دیا ہے تو نفقہ وغیرہ شوہر ہی پر ہے۔ یوہیں اگر مولیٰ دن میں کام لیتا ہے مگر رات کو شوہر کے مکان پر بھیج دیتا ہے جب بھی نفقہ شوہر پر ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: زمانۂ بتویہ میں طلاق بائن دی تو نفقہ وغیرہ شوہر کے ذمہ ہے اور واپس لینے کے بعد دی تو مولیٰ پر۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: جس کنیز کا نکاح کردیا اسے سفر میں لے جانا چاہتا ہے، تو مطلقاً اسے اختیار ہے اگرچہ شوہر منع کرے بلکہ اگرچہ شوہر نے پورا مہر دے دیا ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: جس کنیز سے وطی کرتا ہے اب اس کا نکاح کرنا چاہتا ہے تو استبرا واجب ہے، اگر نکاح کردیا اور چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو بچہ مولیٰ کا قرار دیا جائے گا یعنی جبکہ وہ کنیز ام ولد ہو اور مولیٰ نے انکار نہ کیا ہو اور ام ولد نہ ہو تو وہ بچہ مولیٰ کا اس وقت ہے جب اس نے دعویٰ کیا ہو اور اگر لاعلمی میں نکاح کیا تو بہرصورت نکاح فاسد ہے۔ شوہر نے وطی کی ہے تو مہر واجب ہے، ورنہ نہیں اور دانستہ[6] نکاح کردیا تو نکاح ہوجائے گا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب التاسع في نکاح الرقیق، ج۱، ص۳۳٤.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح،باب نکاح الرقیق، ج٤، ص۳۲۷ ـ ۳۲۹.

3 ...... المرجع السابق، ص۳۲۹، وغیرہ.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب التاسع في نکاح الرقیق، ج۱، ص۳۳۵.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب في الفرق بین الاذن والاجازة، ج٤، ص۳۲۹.

6 ...... جان بوجھ کر۔

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، المرجع السابق، ص۳۳۰.

مسئلہ ۲۸: کنیز کا نکاح کردیا تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا، وہ آزاد نہیں مگر جبکہ نکاح میں آزادی کی شرط لگادی ہو تو اس نکاح سے جتنی اولادیں پیدا ہوئیں آزاد ہیں اور اگر طلاق دے کر پھر نکاح کیا تو اس نکاحِ ثانی کی اولاد آزاد نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: کنیز کا نکاح کردیا اور وطی سے پہلے مولیٰ نے اس کو مار ڈالا، اگرچہ خطأً قتل واقع ہوا تو مہر ساقط ہوگیا جبکہ وہ مولیٰ عاقل بالغ ہو اور اگر لونڈی نے خودکشی کی یا مرتدہ ہوگئی یا اس نے اپنے شوہر کے بیٹے کا بشہوت بوسہ لیا یا شوہر کی وطی کے بعد مولیٰ نے قتل کیا تو ان صورتوں میں مہر ساقط نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: وطی کرنے میں اگر انزال باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے، اگر عورت حرّہ یا مکاتبہ ہے تو خود اسکی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولیٰ کی اجازت سے اور اپنی کنیز سے وطی کی تو اصلاً اجازت کی حاجت نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱: کنیز جو کسی کے نکاح میں ہے اگرچہ اس کا شوہر آزاد ہو جب وہ آزاد ہوگی، تو اسے اختیار ہے چاہے اپنے نفس کو اختیار کرے تو نکاح فسخ ہوجائے گا اور وطی نہ ہوئی ہو تو مہر بھی نہیں اور چاہے شوہر کو اختیار کرے تو نکاح برقرار رہے گا اور نابالغہ ہے تو وقتِ بلوغ اسے یہ اختیار ہوگا کہ اپنے نفس کو اختیار کرے یا شوہر کو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: خیارِ عتق سے نکاح فسخ ہونا حکمِ قاضی پر موقوف نہیں اور اگر آزادی کی خبر سن کر ساکت رہی تو خیار[5] باطل نہ ہوگا، جب تک کوئی فعل ایسا نہ پایا جاوے جس سے نکاح کا اختیار کرنا سمجھا جائے اور مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی تو اب اختیار نہ رہا اور اگر اب یہ کہتی ہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ آزادی کے بعد اختیار ملتا ہے تو اس کا یہ جہل عذر قرار دیا جائے گا، لہٰذا مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اپنے نفس کو اختیار کیا نکاح فسخ ہوگیا اور یہ اختیار صرف باندی کے لیے ہے، غلام کو نہیں اور خیارِ بلوغ یعنی نابالغ کا نکاح اگر اس کے باپ یا دادا کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہو تو وقتِ بلوغ اسے فسخِ نکاح کا اختیار ملتا ہے مگر خیارِ بلوغ سے نکاح فسخ ہونا حکمِ قاضی پر موقوف ہے اور بالغ ہوتے وقت اگر سکوت کیا تو خیار جاتا رہا، جبکہ نکاح کا علم ہو اور یہ آخر مجلس تک نہیں رہتا بلکہ فوراً فسخ کرے تو فسخ ہوگا ورنہ نہیں اور اس میں جہل عذر نہیں اور خیارِ بلوغ عورت و مرد دونوں کے لیے حاصل۔[6] (خانیہ وغیرہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج٤، ص٣٢٧.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج٤، ص٣٣٢.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج٤، ص٣٣٣ ـ ٣٣٥، وغیرہ.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج٤، ص٣٢٦ .

5 ...... اختیار۔

6 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج١، ص٣٥٧، وغیرہ.

مسئلہ ۳۳: نکاح کنیز کی خوشی سے ہوا تھا، جب بھی خیارِ عتق اسے حاصل ہے اور اگر بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے نہ اجازت دی، نہ رد کیا اور آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور خیارِ عتق نہیں ہے۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: بیٹے کی کنیز سے نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی تو یہ اولاد اپنے بھائی کی طرف سے آزاد ہے مگر وہ کنیز ام ولد نہ ہوئی۔ یوہیں اگر باپ کی کنیز سے نکاح کیا تو اولاد باپ کی طرف سے آزاد ہوگی اور کنیز ام ولد نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: بیٹے کی باندی سے وطی کی اور اولاد نہ ہوئی تو عقر واجب ہے اور وطی حرام ہے اور عقر یہ ہے کہ صرف باعتبارِ جمال جو اس کی مثل کا مہر ہونا چاہیے، وہ دینا ہوگا اور اولاد ہوئی اور باپ نے اس کا دعویٰ بھی کیا اور وہ باپ حُر، مسلم، عاقل ہو تو نسب ثابت ہو جائے گا بشرطیکہ وقتِ وطی سے وقتِ دعویٰ تک لڑکا اس کنیز کا مالک رہے اور کنیز باپ کی ام ولد ہو جائے گی اور اولاد آزاد اور باپ کنیز کی قیمت لڑکے کو دے، عقر اور اولاد کی قیمت نہیں اور اگر اس درمیان میں لڑکے نے اس کنیز کو اپنے بھائی کے ہاتھ بیچ ڈالا، جب بھی نسب ثابت ہوگا اور یہی احکام ہوں گے۔ لڑکے نے اپنی ام ولد کی اولاد کی نفی کر دی یعنی یہ کہ یہ میری نہیں اور باپ نے دعویٰ کیا کہ یہ میری اولاد ہے یا لڑکے کی مدبرہ یا مکاتبہ کی اولاد کا باپ نے دعویٰ کیا تو ان سب صورتوں میں محض باپ کے دعویٰ کرنے سے نسب ثابت نہ ہوگا جب تک لڑکا باپ کی تصدیق نہ کرے۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: دادا باپ کے حکم میں ہے جبکہ باپ مر چکا ہو یا کافر یا مجنون یا غلام ہو بشرطیکہ وقتِ علوق سے [4] وقتِ دعویٰ تک دادا کو ولایت حاصل ہو۔ [5] (درمختار)

نکاح کافر کا بیان

زہری نے مرسلاً روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اور ان کے شوہر کافر تھے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے، تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں۔ [6] یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔

مسئلہ ۱: جس قسم کا نکاح مسلمانوں میں جائز ہے اگر اُس طرح کافر نکاح کریں تو ان کا نکاح بھی صحیح ہے مگر بعض اس

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج٤، ص٣٣٩.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ج١، ص٣٣٦.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في حكم اسقاط الحمل، ج٤، ص٣٤٠-٣٤٣.

4 ...... یعنی حاملہ ہونے کے وقت سے۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ج٤، ص٣٤٣.

6 ...... انظر: "كنز العمال"، كتاب النكاح، رقم: ٤٥٨٤٢، ج١٦، ص٢٣٠.

قسم کے نکاح ہیں جو مسلمان کے لیے ناجائز اور کافر کرلے تو ہو جائے گا۔اس کی صورت یہ ہے کہ نکاح کی کوئی شرط مفقود ہو، مثلاً بغیر گواہ نکاح ہوا یا عورت کافر کی عدّت میں تھی، اس سے نکاح کیا مگر شرط یہ ہے کہ کفار ایسے نکاح کے جائز ہونے کے معتقد ہوں۔ پھر ایسے نکاح کے بعد اگر دونوں مسلمان ہو گئے تو اسی نکاحِ سابق پر باقی رکھے جائیں [1] جدید نکاح کی حاجت نہیں۔ یوہیں اگر قاضی کے پاس مقدمہ دائر کیا تو قاضی تفریق نہ کرے گا۔ [2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: کافر نے محارم سے نکاح کیا، اگر ایسا نکاح ان لوگوں میں جائز ہو تو نکاح کے لوازم نفقہ وغیرہ ثابت ہو جائیں گے مگر ایک دوسرے کا وارث نہ ہوگا اور اگر دونوں اسلام لائے یا ایک تو تفریق کر دی جائے گی۔ یوہیں اگر قاضی یا کسی مسلمان کے پاس دونوں نے اس کا مقدمہ پیش کیا تو تفریق کردے گا اور ایک نے کیا تو نہیں۔ [3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳: دو بہنوں کے ساتھ ایک عقد میں نکاح کیا، پھر ایک کو جدا کر دیا پھر مسلمان ہوا تو جو باقی ہے اس کا نکاح صحیح ہے، اُسی نکاح پر برقرار رکھے جائیں اور جدا نہ کیا ہو تو دونوں باطل اور اگر دو عقد کے ساتھ نکاح ہوا تو پہلی کا صحیح ہے، دوسری کا باطل۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: کافر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں، پھر اس کے ساتھ بدستور رہتا رہا نہ اس سے دوسرے نے نکاح کیا، نہ اس نے دوبارہ نکاح کیا یا عورت نے خلع کرایا اور بعد خلع بغیر تجدید نکاح بدستور رہا کیا تو ان دونوں صورتوں میں قاضی تفریق کردے گا اگرچہ نہ مسلمان ہوا، نہ قاضی کے پاس مقدمہ آیا اور اگر تین طلاقیں دینے کے بعد عورت کا دوسرے سے نکاح نہ ہوا مگر اس شوہر نے تجدید نکاح کی تو تفریق نہ کی جائے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: کتابیہ سے مسلمان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دے دی، ہنوز [6] عدّت ختم نہ ہوئی تھی کہ اس سے کسی کافر نے نکاح کیا تو تفریق کردی جائے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۶: زوج وزوجہ دونوں کافر غیر کتابی تھے، ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو قاضی دوسرے پر اسلام پیش کرے اگر مسلمان ہوگیا فبہا [8] اور انکار یا سکوت کیا تو تفریق کردے، سکوت کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ تین بار پیش کرے۔ یوہیں

---

1 ...... یعنی اسی پہلے نکاح پر باقی رکھے جائیں۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٤٧ ـ ٣٥١، وغیرہ.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٣٧، وغیرہ.

4 ......المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، المرجع السابق.

6 ......ابھی تک۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٥٢.

8 ......یعنی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔

اگر کتابی کی عورت مسلمان ہوگئی تو مرد پر اسلام پیش کیا جائے، اسلام قبول نہ کیا تو تفریق کر دی جائے اور اگر دونوں کتابی ہیں اور مرد مسلمان ہوا تو عورت بدستور اس کی زوجہ ہے۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۷: نابالغ لڑکا یا لڑکی سمجھ دار ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے اور ناسمجھ ہوں تو انتظار کیا جائے، جب تمیز آجائے تو اسلام پیش کیا جائے اور اگر شوہر مجنون ہے تو اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ ہوش میں آئے تو اس پر اسلام پیش کریں بلکہ اس کے باپ ماں پر اسلام پیش کریں ان میں جو کوئی مسلمان ہو جائے وہ مجنون اس کا تابع ہے اور مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی مسلمان نہ ہوا تو تفریق کر دیں اور اگر اس کے والدین نہ ہوں تو قاضی کسی کو اس کے باپ کا وصی قرار دے کر تفریق کر دے۔ یہ سب تفصیل جنون اصلی[2] میں ہے اور اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو وہ مسلمان ہی ہے اگرچہ اس کے ماں باپ کافر ہوں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: شوہر مسلمان ہو گیا اور عورت مجوسیہ تھی اور یہودیہ یا نصرانیہ ہوگئی تو تفریق نہیں۔ یوہیں اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا بالعکس تو بدستور زوجہ ہے۔ یوہیں اگر مسلمان کی عورت نصرانیہ تھی، یہودیہ ہوگئی یا یہودیہ تھی، نصرانیہ ہوگئی تو بدستور اس کی عورت ہے۔ یوہیں اگر نصرانی کی عورت مجوسیہ ہوگئی تو وہ اس کی عورت ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ دارالاسلام میں اسلام قبول کیا ہو اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوا تو عورت تین حیض گزرنے پر نکاح سے خارج ہوگئی اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے گزرنے پر۔ کم عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا بڑھیا ہوگئی کہ حیض بند ہو گیا اور حاملہ ہو تو وضع حمل سے نکاح جاتا رہا اور یہ تین حیض یا تین مہینے عدت کے نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: جو جگہ ایسی ہو کہ نہ دارالاسلام ہو، نہ دارالحرب وہ دارالحرب کے حکم میں ہے۔[6] (درمختار) اور اگر وہ جگہ دارالاسلام ہو مگر کافر کا تسلط ہو جیسے آج کل ہندوستان تو اس معاملہ میں یہ بھی دارالحرب کے حکم میں ہے، یعنی تین حیض یا تین مہینے گزرنے پر نکاح سے باہر ہوگی۔

مسئلہ ۱۱: ایک دارالاسلام میں آکر رہنے لگا، دوسرا دارالحرب میں رہا جب بھی عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی، مثلاً

1- "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ج٤، ص٣٥٤، ٣٥٥، ٣٦٠.

2- نابالغی کی حالت میں جنون ہوا جو کہ بالغ ہونے کے وقت بھی موجود تھا۔

3- "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ج٤، ص٣٥٤.

4- "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب في الكلام على ابو ى النبي صلى الله عليه وسلم واهل الفترة، ج٤، ص٣٥٤.

5- "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، مطلب الصبي والمجنون ليسا باهل... إلخ، ج٤، ص٣٥٨.

6- "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ج٤، ص٣٥٩.

مسلمان ہوکر یا ذمی بن کر دارالاسلام میں آیا یا یہاں آکر مسلمان یا ذمی ہوا یا قید کرکے دارالحرب سے دارالاسلام میں لایا گیا تو نکاح سے باہر ہوگئی اور اگر دونوں ایک ساتھ قید کرکے لائے گئے یا دونوں ایک ساتھ مسلمان یا ذمی بن کر وہاں سے آئے یا یہاں آکر مسلمان ہوئے یا ذمہ قبول کیا تو نکاح سے باہر نہ ہوئی یا حربی امن لے کر دارالاسلام میں آیا یا مسلمان یا ذمی دارالحرب کو امان لے کر گیا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: باغی کی حکومت سے نکل کر امامِ برحق کی حکومت میں آیا یا بالعکس تو نکاح پر کوئی اثر نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: مسلمان یا ذمی نے دارالحرب میں حربیہ کتابیہ سے نکاح کیا تھا۔ وہ وہاں سے قید کرکے لائی گئی تو نکاح سے خارج نہ ہوئی۔ یوہیں اگر وہ شوہر سے پہلے خود آئی، جب بھی نکاح باقی ہے اور اگر شوہر پہلے آیا اور عورت بعد میں تو نکاح جاتا رہا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ہجرت کرکے دارالاسلام میں آئی، مسلمان ہوکر یا ذمی بن کر یا یہاں آکر مسلمان یا ذمیہ ہوئی تو اگر حاملہ نہ ہو، فوراً نکاح کرسکتی ہے اور حاملہ ہو تو بعد وضع حمل مگر یہ وضع حمل اس کے لیے عدّت نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: کافر نے عورت اور اس کی لڑکی دونوں سے نکاح کیا، اب مسلمان ہوا، اگر ایک عقد میں نکاح ہوا تو دونوں کا باطل اور علیحدہ علیحدہ نکاح کیا اور دخول کسی سے نہ ہوا تو پہلا نکاح صحیح ہے دوسرا باطل اور دونوں سے وطی کرلی ہے تو دونوں باطل اور اگر پہلے ایک سے نکاح ہوا اور دخول بھی ہوگیا، اس کے بعد دوسری سے نکاح کیا تو پہلا جائز دوسرا باطل اور اگر پہلی سے صحبت نہ کی، مگر دوسری سے کی تو دونوں باطل، مگر جبکہ پہلی عورت ماں ہو اور دوسری اسکی بیٹی اور فقط اس دوسری سے وطی کی تو اس لڑکی سے پھر نکاح کرسکتا ہے اور اس کی ماں سے نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: عورت مسلمان ہوئی اور شوہر پر اسلام پیش کیا گیا، اس نے اسلام لانے سے انکار یا سکوت کیا تو تفریق کی جائے گی اور یہ تفریق طلاق قرار دی جائے، یعنی اگر بعد میں مسلمان ہوا اور اسی عورت سے نکاح کیا تو اب دو ہی طلاق کا مالک رہے گا، کہ منجملہ تین طلاقوں کے ایک پہلے ہوچکی ہے اور یہ طلاق بائن ہے اگرچہ دخول ہوچکا ہو یعنی اگر مسلمان ہوکر

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ج٤، ص٣٥٨.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب العاشر في نكاح الكفار، ج١، ص٣٣٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب العاشر في نكاح الكفار، ج١، ص٣٣٨.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ج٤، ص٣٦١.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب العاشر في نكاح الكفار، ج١، ص٣٣٩.

رجعت کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا، بلکہ جدید نکاح کرنا ہوگا اور دخول ہو چکا ہو تو عورت پر عدّت واجب ہے اور عدّت کا نفقہ شوہر سے لے گی اور پورا مہر شوہر سے لے سکتی ہے اور قبل دخول ہو تو نصف مہر واجب ہوا اور عدّت نہیں اور اگر شوہر مسلمان ہوا اور عورت نے انکار کیا تو تفریق فسخ نکاح ہے، کہ عورت کی جانب سے طلاق نہیں ہو سکتی ہے پھر اگر وطی ہو چکی ہے تو پورا مہر لے سکتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔[1] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۷: زن وشو میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور یہ فسخ ہے طلاق نہیں، عورت موطوءہ[2] ہے تو مہر بہر حال پورا لے سکتی ہے اور غیر موطوءہ ہے تو اگر عورت مرتد ہوئی کچھ نہ پائے گی اور شوہر مرتد ہوا تو نصف مہر لے سکتی ہے اور عورت مرتدہ ہوئی اور زمانہ عدّت میں مرگئی اور شوہر مسلمان ہے تو ترکہ پائے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: دونوں ایک ساتھ مرتد ہوگئے پھر مسلمان ہوئے تو پہلا نکاح باقی رہا اور اگر دونوں میں ایک پہلے مسلمان ہوا پھر دوسرا تو نکاح جاتا رہا اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون مرتد ہوا تو دونوں کا مرتد ہونا ایک ساتھ قرار دیا جائے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: عورت مرتدہ ہوگئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اسے قید میں رکھیں، یہاں تک کہ مرجائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مہر بہت تھوڑا رکھا جائے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: عورت نے زبان سے کلمۂ کفر جاری کیا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے یا اس لیے کہ دوسرا نکاح ہوگا تو اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو ہر قاضی کو اختیار ہے کہ کم سے کم مہر پر اسی شوہر کے ساتھ نکاح کر دے، عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کرلے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسلمان کے نکاح میں کتابیہ عورت تھی اور مرتد ہوگیا، یہ عورت بھی اس کے نکاح سے باہر ہوگئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: بچہ اپنے باپ ماں میں اس کا تابع ہوگا جس کا دین بہتر ہو، مثلاً اگر کوئی مسلمان ہوا تو اولاد مسلمان ہے،

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ج٤، ص٣٥٤.

2 ...... ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ج٤، ص٣٦٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب العاشر في نكاح الكفار، ج١، ص٣٣٩.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ج٤، ص٣٦٣.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب العاشر في نكاح الكفار، ج١، ص٣٣٩.

7 ...... المرجع السابق.

ہاں اگر بچہ دارالحرب میں ہے اور اس کا باپ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو اس صورت میں اس کا تابع نہ ہوگا اور اگر ایک کتابی ہے، دوسرا مجوسی یا بت پرست تو بچہ کتابی قرار دیا جائے۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۲۳: مسلمان کا کسی لڑکی سے نکاح ہوا اور اس لڑکی کے والدین مسلمان تھے، پھر مرتد ہو گئے تو وہ لڑکی نکاح سے باہر نہ ہوئی اور اگر لڑکی کے والدین مرتد ہو کر لڑکی کو لے کر دارالحرب کو چلے گئے تو اب باہر ہوگئی اور اگر اس کے والدین میں سے کوئی حالتِ اسلام میں مر چکا ہے یا مرتد ہونے کی حالت میں مرا پھر دوسرا مرتد ہو کر لڑکی کو دارالحرب میں لے گیا تو باہر نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ والدین کے مرتد ہونے سے چھوٹے بچے مرتد نہ ہوں گے، جب تک دونوں مرتد ہو کر اسے دارالحرب کو نہ لے جائیں۔ نیز یہ کہ ایک مرگیا تو دوسرے کے تابع نہ ہوں گے اگرچہ یہ مرتد ہو کر دارالحرب کو لے جائے اور تابع ہونے میں یہ شرط ہے کہ خود وہ بچہ اس قابل نہ ہو کہ اسلام و کفر میں تمیز کر سکے اور سمجھ وال ہے تو اسلام و کفر میں کسی کا تابع نہیں۔

مجنون بھی بچہ ہی کے حکم میں ہے کہ وہ تابع قرار دیا جائے گا، جبکہ جنون اصلی ہو اور بلوغ سے پہلے یا بعد بلوغ مسلمان تھا پھر مجنون ہوگیا تو کسی کا تابع نہیں، بلکہ یہ مسلمان ہے۔ بوہرے کا بھی یہی حکم ہے، کہ اصلی ہے تو تابع اور عارضی ہے تو نہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۴: بالغ ہو اور سمجھ بھی رکھتا ہو مگر اسلام سے واقف نہیں تو مسلمان نہیں یعنی جبکہ ایمان اجمالی بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۲۵: مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا، نہ مسلمان سے، نہ کافر سے، نہ مرتدہ و مرتد سے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: زبان سے کلمۂ کفر نکلا، اس نے تجدید اسلام و تجدید نکاح کی، اگر معاذ اللہ کئی بار یوہیں ہوا جب بھی اسے حلالہ کی اجازت نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: نشہ والا جس کی عقل جاتی رہی اور زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی۔[5] (عالمگیری) مگر تجدیدِ نکاح کیجائے۔

---

[1] ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٦٧۔٣٦٩، وغیرہ.

[2] ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٧١.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٣٩ ۔ ٣٤٠، وغیرهما.

[3] ...... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج٤، ص٣٧٢.

[4] ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب النکاح، الباب العاشر في نکاح الکفار، ج١، ص٣٤٠.

[5] ...... المرجع السابق.

باری مقرر کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ۝ ﴾ (1)

اگر تمھیں خوف ہو کہ عدل نہ کرو گے تو ایک ہی سے نکاح کرو یا وہ باندیاں جن کے تم مالک ہو، یہ زیادہ قریب ہے اس سے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ ﴾ (2)

تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو، اگرچہ حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی چھوڑ دو اور اگر نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۱: امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی دو عورتیں ہوں، ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہوگا۔'' (3)

ترمذی اور حاکم کی روایت ہے، کہ ''اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا، اس طرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔'' (4)

حدیث ۲: ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باری میں عدل فرماتے اور کہتے: ''الٰہی! میں جس کا مالک ہوں، اس میں میں نے یہ تقسیم کر دی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں (یعنی محبتِ قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔'' (5)

---

(1) پ ٤، النساء: ٣.

(2) پ ٥، النساء: ١٢٩.

(3) "سنن أبي داود"، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، الحديث: ٢١٣٣، ج٢، ص ٣٥٢.

(4) "جامع الترمذي"، أبواب النكاح، باب ماجاء في التسوية بين الضرائر، الحديث: ١١٤٤، ج٢، ص ٣٧٥.

(5) "سنن أبي داود"، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، الحديث: ٢١٣٤، ج٢، ص ٣٥٣.

حدیث ۳: صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو[1] رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک عدل کرنے والے اللہ (عزوجل) کے نزدیک رحمٰن کی دہنی طرف نور کے منبر پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں، وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھر والوں میں عدل کرتے ہیں۔''[2]

حدیث ۴: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواجِ مطہرات میں قرعہ ڈالتے، جن کا قرعہ نکلتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔''[3]

مسائلِ فقہیہ

جس کی دو یا تین یا چار عورتیں ہوں اس پر عدل فرض ہے، یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں، اُن میں سب عورتوں کا یکساں لحاظ کرے یعنی ہر ایک کو اس کا پورا حق ادا کرے۔ پوشاک[4] اور نان نفقہ اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے اور جو بات اس کے اختیار کی نہیں اس میں مجبور و معذور ہے، مثلاً ایک کی زیادہ محبت ہے، دوسری کی کم۔ یوہیں جماع سب کے ساتھ برابر ہونا بھی ضروری نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱: ایک مرتبہ جماع قضاءً واجب ہے اور دیانۃً یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے[6] کرتا رہے اور اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اُٹھے اور اتنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اس کے جثہ[7] اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہے۔[8] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: ایک ہی بی بی ہے مگر مرد اس کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں مشغول رہتا ہے، تو عورت شوہر سے مطالبہ کرسکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے، کہ حدیث میں فرمایا: ((وَاِنَّ لِـزَوْجِکَ عَـلَيْکَ

---

1. ...... بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ''عبداللہ بن عمر'' رضی اللہ تعالٰی عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک ''صحیح مسلم'' میں حضرت سیدنا ''عبداللہ بن عمرو'' رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، لہٰذا اسی وجہ سے ہم نے درست کر دیا ہے۔... عِلْمِیہ
2. ...... "صحيح مسلم"، كتاب الامارة، باب فضيلة الامير العادل... إلخ، الحديث: ١٨٢٧، ص ١٠١٥.
3. ...... "صحيح البخاري"، كتاب الشهادات، باب القرعة في المشكلات، الحديث: ٢٦٨٨، ج ٢، ص ٢٠٨.
4. ...... لباس۔
5. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج ٤، ص ٣٧٥.
6. ...... یعنی کبھی کبھی۔
7. ...... جسم، جسامت۔
8. ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج ٤، ص ٣٧٦، وغيره.

حَقًّا)) [1] "تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے۔" روزمرّہ شب بیداری اور روزے رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ رہا یہ کہ اس کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے، کہ چار دن میں ایک دن اس کے لیے اور تین دن عبادت کے لیے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ عورت کا بھی لحاظ رکھے، اس کے لیے بھی کچھ وقت دے اور اس کی مقدار شوہر کے متعلق ہے۔ [2] (جوہرہ، خانیہ)

مسئلہ ۳: نئی اور پرانی، کوآری اور ثیب، تندرست اور بیمار، حاملہ اور غیر حاملہ اور وہ نابالغہ جو قابلِ وطی ہو، حیض ونفاس والی اور جس سے ایلا یا ظہار کیا ہو اور جس کو طلاق رجعی دی اور رجعت کا ارادہ ہو اور احرام والی اور وہ مجنونہ جس سے ایذا کا خوف نہ ہو، مسلمہ اور کتابیہ سب برابر ہیں، سب کی باریاں برابر ہوں گی۔ یوہیں مرد عنّین [3] ہو یا خصی [4]، مریض ہو یا تندرست، بالغ ہو یا نابالغ قابلِ وطی ان سب کا ایک حکم ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: ایک زوجہ کنیز ہے دوسری حرّہ تو آزاد کے لیے دو دن اور دو راتیں اور کنیز کے لیے ایک دن رات اور اگر اس عورت کے پاس جو کنیز ہے، ایک دن رات رہ چکا تھا کہ آزاد ہوگئی تو حرّہ کے پاس چلا جائے۔ یوہیں حرّہ کے پاس ایک دن رات رہ چکا تھا اب کنیز آزاد ہوگئی، تو کنیز کے پاس چلا جائے کہ اب اس کے یہاں دو دن رہنے کی کوئی وجہ نہیں، جو کنیز اس کی مِلک میں ہے اس کے لیے باری نہیں۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: باری میں رات کا اعتبار ہے لہٰذا ایک کی رات میں دوسری کے یہاں بلاضرورت نہیں جاسکتا۔ دن میں کسی حاجت کے لیے جاسکتا ہے اور دوسری بیمار ہے تو اس کے پوچھنے کو رات میں بھی جاسکتا ہے اور مرض شدید ہے تو اس کے یہاں رہ بھی سکتا ہے یعنی جب اس کے یہاں کوئی ایسا نہ ہو جس سے اس کا جی بہلے اور تیمارداری کرے۔ ایک کی باری میں دوسری سے

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب النكاح، باب لزوجك عليك حق، الحديث: ٥١٩٩، ج٣، ص٤٦٣.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجز الثاني، ص٣٣.

و"الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في القسم، ج١، ص٢٠١.

3 ...... یعنی نامرد۔

4 ...... یعنی وہ شخص جس کے خصیے نہ ہوں یا نکال دیئے گئے ہوں۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ١، ص٣٤٠.

6 ...... المرجع السابق.

دن میں بھی جماع نہیں کرسکتا۔[1] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ۶: رات میں کام کرتا ہے مثلاً پہرہ دینے پر نوکر ہے تو باریاں دن کی مقرر کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ۷: ایک عورت کے یہاں آفتاب کے غروب کے بعد آیا۔ دوسری کے یہاں بعد عشا تو باری کے خلاف ہوا۔ یعنی رات کا حصہ دونوں کے پاس برابر صرف کرنا چاہیے۔ رہا دن اس میں برابری ضروری نہیں ایک کے پاس دن کا زیادہ حصہ گزرا، دوسری کے پاس کم تو اس میں حرج نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ۸: شوہر بیمار ہوا اور عورتوں کے مکانات سکونت کے علاوہ بھی اس کا کوئی مکان ہے۔ اور اسی گھر میں ہے تو ہر ایک کو اس کی باری پر اس مکان میں بلائے اور اگر ان میں سے کسی کے مکان میں ہے تو دوسری کی باری میں اس کے مکان پر چلا جائے۔ اور اگر اتنی طاقت نہیں کہ دوسری کے یہاں جائے تو صحت کے بعد دوسری کے یہاں اتنے ہی دن ٹھہرے جتنے دن بیماری میں اس کے یہاں تھا۔[4] (درمختار)

مسئلہ۹: یہ اختیار شوہر کو ہے کہ ایک ایک دن کی باری مقرر کرے یا تین تین دن کی بلکہ ایک ایک ہفتہ کی بھی مقرر کر سکتا ہے اور یہ بھی شوہر ہی کو اختیار ہے کہ شروع کس کے پاس سے کرے ایک ہفتہ سے زیادہ نہ رہے۔ اور اگر ایک کے پاس جو مقرر کیا ہے اس سے زیادہ رہا تو دوسری کے پاس بھی اتنے ہی دنوں رہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰: جب سب عورتوں کی باریاں پوری ہوگئیں تو کچھ دنوں ان میں کسی کے پاس نہ رہنے بلکہ کسی کنیز کے پاس رہنے یا تنہا رہنے کا شوہر کو اختیار ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ ہمیشہ کسی نہ کسی کے یہاں رہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ۱۱: ایک عورت کے پاس مہینے بھر رہا اور دوسری کے پاس نہ رہا۔ اس نے دعویٰ کیا تو آئندہ کے لیے قاضی حکم دے گا کہ دونوں کے پاس برابر برابر رہے اور پہلے جو ایک مہینہ رہ چکا ہے اس کا معاوضہ نہیں اگرچہ عدل نہ کرنے سے گنہگار ہوا اور قاضی کے منع کرنے پر بھی نہ مانے تو سزا کا مستحق ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجز الثاني، ص ۳۲.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج٤، ص ۳۸۵.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج٤، ص ۳۸۳.

4 ...... "الدرالمختار"و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج٤، ص ۳۸۳.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج٤، ص ۳۸۳.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج٤، ص ۳۸۵.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج٤، ص ۳۸۰.

مسئلہ ۱۲: سفر کو جانے میں باری نہیں بلکہ شوہر کو اختیار ہے جسے چاہے اپنے ساتھ لے جائے اور بہتر یہ ہے کہ قرعہ ڈالے جس کے نام کا قرعہ نکلے اسے لے جائے اور سفر سے واپسی کے بعد اور عورتوں کو یہ حق نہیں کہ اس کا مطالبہ کریں کہ جتنے دن سفر میں رہا۔ اتنے ہی اتنے دنوں ان باقیوں کے پاس رہے بلکہ اب سے باری مقرر ہوگی۔[1] (جوہرہ) سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کا بیان نماز میں گزرا۔ عرف میں پردیس میں رہنے کو بھی سفر کہتے ہیں یہ مراد نہیں۔

مسئلہ ۱۳: عورت کو اختیار ہے کہ اپنی باری سَوت[2] کو ہبہ کردے اور ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا چاہے تو واپس لے سکتی ہے۔[3] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۴: دو عورتوں سے نکاح کیا اس شرط پر کہ ایک کے یہاں زیادہ رہے گا یا عورت نے کچھ مال دیا یا مہر میں سے کچھ کم کردیا کہ اس کے پاس زیادہ رہے یا شوہر نے ایک کو مال دیا کہ وہ اپنی باری سَوت کو دے دے یا ایک عورت نے دوسری کو مال دیا کہ یہ اپنی باری اسے دے دے یہ سب صورتیں باطل ہیں اور جو مال دیا ہے واپس ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: وطی و بوسہ ہر قسم کے تمتع سب عورتوں کے ساتھ یکساں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔[5] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۶: ایک مکان میں دو یا چند عورتوں کو اکٹھا نہ کرے اور اگر عورتیں ایک مکان میں رہنے پر خود راضی ہوں تو رہ سکتی ہیں مگر ایک کے سامنے دوسری سے وطی نہ کرے اگر ایسے موقع پر عورت نے انکار کردیا، تو نافرمان نہیں قرار دی جائے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: عورت کو جنابت و حیض و نفاس کے بعد نہانے پر مجبور کرسکتا ہے مگر عورت کتابیہ ہو تو جبر نہیں۔ خوشبو استعمال کرنے اور موئے زیرِ ناف[7] صاف کرنے پر بھی مجبور کرسکتا ہے اور جس چیز کی بُو سے اسے نفرت ہے مثلاً کچا لہسن، کچی پیاز، مولی وغیرہ کھانے، تمبا کو کھانے حقہ پینے کو منع کرسکتا ہے بلکہ ہر مباح چیز جس سے شوہر منع کرے عورت کو اس کا ماننا واجب۔[8] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1. "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجز الثاني، ص۳۳.
2. یعنی ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سَوت کہلاتی ہیں۔
3. "الجوهرة النيرة"، كتاب النكاح، الجز الثاني، ص۳۳. وغيرها.
4. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ۱، ص ۳٤۱.
5. "فتح القدير"، كتاب النكاح، باب القسم، ج۳، ص ۳۰۲.
6. "الفتاوى الهندية"، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ۱، ص ۳٤۱.
7. یعنی ناف کے نیچے کے بال۔
8. "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق. و "ردالمحتار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج٤، ص ۳۸۵.

مسئلہ ۱۸: شوہر بناؤ سنگار کو کہتا ہے یہ نہیں کرتی یا وہ اپنے پاس بُلاتا ہے اور یہ نہیں آتی اس صورت میں شوہر کو مارنے کا بھی حق ہے اور نماز نہیں پڑھتی تو طلاق دینی جائز ہے اگرچہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہو، تو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے وہ پوچھ آئے[2] اور ان صورتوں میں اسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: عورت کا باپ اپاہج ہو اور اس کا کوئی نگران نہیں تو عورت اس کی خدمت کے لیے جاسکتی ہے اگرچہ شوہر منع کرتا ہو۔[4] (عالمگیری)

حقوق الزّوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ زن وشو[5] میں نااتفاقی ہے۔ مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی، ہر ایک دوسرے کے لیے بلائے جان[6] ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ[7] اور نتائج نہایت خراب۔ آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا اثرِ بد[8] اِنھیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت اس نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین[9] میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی سے بدتر کر کے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ

---

1. ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ۱، ص ۳۴۱.
2. امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے فیضان سے دعوتِ اسلامی کے 35 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ''دارالافتاء اہلسنت'' بھی ہے، جہاں بالمشافہ اور ٹیلیفون کے ذریعے نیز بذریعۂ ڈاک مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ ذیل میں چند پتے ملاحظہ فرمائیے:
   - دارالافتاء اہلسنت کنزالایمان جامع مسجد کنزالایمان بابری چوک (گرومندر) باب المدینہ کراچی 021-4855174 / 4911779
   Email:ahlaysunnat_12@hotmail.com Email:ahlaysunnat@hotmail.com
   - دارالافتاء اہلسنت نزد جامع مسجد زینب سوساں روڈ مدینہ ٹاؤن سردارآباد (فیصل آباد) 041-8555591
   - دارالافتاء اہلسنت بالمقابل حاجی احمد جان، بینک روڈ صدر راولپنڈی 051-5511445
3. ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ۱، ص ۳۴۱.
4. ''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ۱، ص ۳۴۱۔۳۴۲.
5. میاں بیوی۔
6. یعنی مصیبت۔
7. بدمزہ۔
8. برا اثر۔
9. یعنی میاں بیوی۔

مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو، چاہے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیالاتِ فاسدہ طرفین میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نبھ سکے۔ دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ: ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾ [1] جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ: ﴿ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ [2] جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔

اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انھیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے، یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضرور ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمل [3] کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ بفساد [4] نہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سلجھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے۔

حدیث ۱: حاکم نے امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔'' [5]

حدیث ۲ تا ۵: نسائی ابوہریرہ سے اور امام احمد معاذ سے اور حاکم بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔'' [6] اسی کے مثل ابوداود اور حاکم کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔ [7]

حدیث ۶: امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

---

1 ...... پ ٥، النساء: ٣٤.

2 ...... پ ٤، النساء: ١٩.

3 ...... برداشت۔

4 ...... یعنی لڑائی جھگڑے کے لئے تیار۔

5 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب البر و الصلة، باب اعظم الناس حقا... إلخ، الحديث: ٧٤١٨، ج٥، ص ٢٤٤.
"كنز العمال"، كتاب النكاح، رقم: ٤٤٧٦٤، ج١٦، ص ١٤١.

6 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب البر و الصلة، باب حق الزوج على الزوجة، الحديث: ٧٤٠٦، ج٥، ص ٢٤٠.

7 ...... "سنن أبي داود"، كتاب النكاح، باب في حق الزوج على المرأة، الحديث: ٢١٤٠، ج٢، ص ٣٣٥.

اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لیے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کُل حق ادا نہ کرے۔ (1)

حدیث ۷: امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو حقِ شوہر ادا نہ کیا۔ (2)

حدیث ۸: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔'' (3)

اور دوسری روایت میں ہے کہ: ''جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عزوجل اُس عورت سے ناراض رہتا ہے۔'' (4)

حدیث ۹: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حورعین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے، اِسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔'' (5)

حدیث ۱۰: طبرانی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حقِ شوہر ادا نہ کرے۔'' (6)

حدیث ۱۱: طبرانی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرمایا: ''جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان

---

(1) ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب النكاح، باب حق الزوج على المرأة، الحديث:١٨٥٣، ج٢، ص ٤١١.

(2) ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث: ١٢٦١٤، ج٤، ص٣١٧.

(3) ......"صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق [باب] اذا قال احدكم آمين... إلخ، الحديث: ٣٢٣٧، ج٢، ص٣٨٨.

(4) ...... "صحيح مسلم"، كتاب النكاح، باب تحريم امتناعها من فراش زوجها، الحديث: ١٤٣٦، ص٧٥٣.

(5) ...... "جامع الترمذي"، أبواب الرضاع، ١٩ باب ، الحديث: ١١٧٧، ج٢، ص٣٩٢.

(6) ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٩٠، ج٢٠، ص٥٢ .

جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا، پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے، ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔'' (1)

حدیث ۱۲: ابوداود وطیالسی وابن عساکر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت (2) اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ (عزوجل) اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو۔ فرمایا: اگرچہ ظالم ہو۔'' (3)

حدیث ۱۳: طبرانی تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اسکی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔'' (4)

حدیث ۱۴: ابونعیم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ''اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو، اس لیے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔'' (5)

حدیث ۱۵: ابونعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔'' (6)

حدیث ۱۶: ترمذی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' (7)

---

1 ...... "مجمع الزوائد"، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأة، الحدیث: ٧٦٤٤، ج٤، ص٥٦٦.

2 ...... بغیر اجازت۔

3 ...... "کنزالعمال"، کتاب النکاح، رقم: ٤٤٨٠١، ج١٦، ص١٤٤.

4 ...... "المعجم الکبیر"، باب التاء، الحدیث: ١٢٥٨، ج٢، ص٥٢.

5 ...... "کنزالعمال"، کتاب النکاح، رقم: ٤٤٨٠٩، ج١٦، ص١٤٥.

6 ...... "حلیة الاولیا" رقم: ٨٨٣٠، ج٦، ص٣٣٦.

7 ...... "جامع الترمذی"، أبواب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة، الحدیث: ١١٦٤، ج٢، ص٣٨٦.

حدیث ۱۷: بیہقی شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی: (۱) بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دے۔ اور (۲) وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور (۳) نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔''[1]

یہ چند حدیثیں حقوقِ شوہر کی ذکر کی گئیں عورتوں پر لازم ہے کہ حقوقِ شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ تعالٰی کی ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔

اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے، مردوں پر ضرور ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشاداتِ عالیہ کی پابندی کریں۔

حدیث ۱۸: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی۔''[2]

اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے، کہ ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی، وہ تیرے لیے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔''[3]

حدیث ۱۹: صحیح مسلم میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔''[4] یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

حدیث ۲۰: حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش

---

1 ...... ''شعب الایمان''، باب في حقوق الاولاد والأهلين، الحدیث: ۸۷۲۷، ج۶، ص ۴۱۷.

2 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب النکاح، باب الوصاة بالنساء، الحدیث: ۵۱۸۶، ج۳، ص ۴۵۷.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، الحدیث: ۱۴۶۸، ص ۷۷۵.

4 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، الحدیث: ۱۴۶۹، ص ۷۷۵.

آئیں۔" (1)

حدیث ۲۱: صحیحین میں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا۔" (2)

دوسری روایت میں ہے، "عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔" (3) یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار لہٰذا جوان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

شادی کے رسوم

شادیوں میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہیں، ہر ملک میں نئی رسوم ہر قوم و خاندان کے رواج اور طریقے جداگانہ جو رسمیں ہمارے ملک میں جاری ہیں ان میں بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسوم کی بنا عرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں لہٰذا جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اُس وقت تک اُسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہو۔

بعض لوگ اسقدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں، مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سبکدوش ہوں (4) اور فتنہ کا دروازہ بند ہو۔ اب رسوم کے پورا کرنے کو بھیک مانگنے طرح طرح کی فکریں کرتے، اس خیال میں کہ کہیں سے مل جائے تو شادی کریں برسیں (5) گزار دیتے ہیں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ قرض لے کر رسوم کو انجام دیتے ہیں، یہ ظاہر کہ مفلس کو قرض دے کون پھر جب یوں قرض نہ ملا تو بنیوں (6) کے پاس گئے اور سودی قرض کی نوبت آئی سود لینا جس طرح حرام اسی طرح دینا بھی حرام حدیث میں دونوں پر لعنت آئی اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی لعنت کے مستحق ہوتے اور شریعت کی مخالفت کرتے ہیں مگر رسم چھوڑنا گوارا نہیں کرتے۔ پھر اگر باپ دادا کی کمائی ہوئی کچھ جائداد ہے تو اُسے سودی قرض میں مکفول کیا ورنہ رہنے کا جھونپڑا ہی گرو رکھا تھوڑے دنوں میں سود کا سیلاب سب کو بہا لے گیا۔ جائداد نیلام ہوگئی مکان بنیے کے قبضہ میں گیا در بدر

1 ...... "سنن ابن ماجه"، ابواب النكاح، باب حسن معاشرة النساء، الحديث: ۱۹۷۸، ج۲، ص۴۷۸.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب النكاح، باب مايكره من ضرب النساء، الحديث: ۵۲۰۴، ج۳، ص۴۶۵.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التفسير، سورة (والشمس وضحٰها)، الحديث: ۴۹۴۲، ج۳، ص۳۷۸.

4 ...... یعنی بری الذمہ۔ 5 ...... کئی سال۔ 6 ...... یعنی ہندو تاجر۔

مارے مارے پھرتے ہیں نہ کھانے کا ٹھکانہ، نہ رہنے کی جگہ اُنکی مثالیں ہر جگہ بکثرت ملیں گی کہ ایسے ہی غیر ضروری مصارف کی وجہ سے مسلمانوں کی بیشتر جائدادیں سود کی نذر ہوگئیں، پھر قرضخواہ کے تقاضے اور اُسکے تشدد آمیز [1] لہجہ سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے۔ یہ ساری تباہی بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور مسلمان اپنی فضول خرچیوں سے باز نہیں آتے، یہی نہیں کہ اسی پر بس ہو اس کی خرابیاں اسی زندگی دنیا ہی تک محدود ہوں بلکہ آخرت کا وبال الگ ہے۔ بموجب حدیث صحیح لعنت کا استحقاق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید براں عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں چلا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہوجاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دُور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کو آری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کا ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا۔ یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔

نیز اسی ضمن میں رت جگا [2] بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور گلگلے پکتے ہیں، صبح کو مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں۔ یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے۔ نیاز گھر میں بھی ہوسکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں عورتوں کی کیا ضرورت، پھر اگر اس رسم کی ادا کے لیے عورت ہی ہونا ضرور ہو تو اس جمگھٹے [3] کی کیا حاجت، پھر جوانوں اور کنواریوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے، پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے چلتی ہیں تو وہی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں ہاتھ میں ایک چومک ہوتا ہے یہ سب ناجائز جب صبح ہوگئی چراغ کی کیا ضرورت اور اگر چراغ کی حاجت تو مٹی کا کافی ہے آٹے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے۔

دولھا، دلھن کو بٹنا لگانا [4]، مائیوں بٹھانا، جائز ہے ان میں کوئی حرج نہیں۔ دولھا کو مہندی لگانا، ناجائز ہے۔ یوہیں کنگنا باندھنا، ڈال بری کی رسم کہ کپڑے وغیرہ بھیجے جاتے ہیں جائز۔ دولھا کو ریشمی کپڑے پہنانا حرام۔ یوہیں مغرق جوتے [5] بھی

---

1 ...... سخت۔
2 ...... ایک رسم جس میں رات بھر جاگتے ہیں۔
3 ...... ہجوم، ٹولی۔
4 ...... شادی بیاہ کی رسم جس میں ایک خوشبودار مسالہ دولہا اور دلہن کے جسم کو صاف اور ملائم بنانے کے لیے ملا جاتا ہے۔
5 ...... وہ جوتے جس پر سونا چاندی لگا ہو۔

ناجائز اور خالص پھولوں کا سہرا جائز بلاوجہ ممنوع نہیں کہا جا سکتا۔

ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں۔ کون اس کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی، بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات [1] نہ ہوں تو اُسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا ہے، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔

ناچ میں جن فواحش و بدکاریوں اور مخرب اخلاق [2] باتوں کا اجتماع ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں، ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں، دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں، بازاریوں سے تعلق اور گھر والی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیسے بُرے بُرے نتائج رونما ہوتے ہیں اور اگر ان بیہودہ کاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا ضرور ہوتا ہے کہ حیا و غیرت اٹھا کر طاق پر رکھ دیتا ہے۔ بعضوں کو یہاں تک سنا گیا ہے کہ خود بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ جوان بیٹوں کو دکھاتے ہیں۔ ایسی بدتہذیبی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیا و غیرت کا پتا دیتا ہے۔

شادی میں ناچ باجے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری امر ہے کہ نسبت [3] کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناچ لانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے۔ لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف نہ ہو تو اُسی کی اولاد کے کام آئے گا۔ ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اُس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا۔ ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بی بی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہوگئی، یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدودِ شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔

ولیمہ سنت ہے بنیت اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولیمہ کرو خویش و اقارب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلاؤ۔ بالجملہ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

وَهُوَ حَسْبِىْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْهِ التُّكْلَان.

---

1 ...... حرام کام۔

2 ...... اخلاق بگاڑنے والی۔

3 ...... یعنی منگنی۔

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	المصنف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
3	صحيح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
4	صحيح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
5	سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	سنن أبي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
7	سنن الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
8	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
9	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
10	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
11	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
12	حلية الاولياء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
13	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ
14	شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
15	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
17	كنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
18	مرقاة المفاتيح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ

کتب فقه حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاوی الخانية	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الجوهرة النيرة	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
3	الفتاوی البزازية	علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردی، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
4	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
5	تنوير الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	الفتاوی الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
8	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
9	الفتاوی الرضوية	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور